

ضربِ کلیم

یعنی

اعلانِ جنگ، دورِ حاضر کے خلاف

اقبال

نہیں مقام کی خوگر طبیعتِ آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں دُوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

فہرست

☆	علی حضرت نواب سرجمید اللہ خاں فرماں روئے بھوپال کی	14
	خدمت میں	
☆	ناظرین سے	16
☆	تمہید	17

اسلام اور مسلمان

21	صبح	1
22	لا الہ الا اللہ	2
24	تن بہ تقدیر	3
25	معراج	4
27	ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام	5
30	زمین و آسمان	6
31	مسلمان کا زوال	7
32	علم و عشق	8
34	اجتہاد	9
35	شکر و شکایت	10

36	ذکر و فکر	11
37	مُلائے حرم	12
38	تقدیر	13
39	توحید	14
40	علم اور دین	15
41	ہندی مسلمان	16
42	آزادی شمشیر کے اعلان پر	17
43	جہاد	18
45	تَوَت اور دین	19
46	نقر و مِلوکِیت	20
47	اسلام	21
48	حیاتِ ابدی	22
49	سُلطانی	23
51	صوفی سے	24
52	افرنگ زدہ	25
53	تصوّف	26
55	ہندی اسلام	27
56	غزل (دلِ مَرْدہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دو بارہ)	28
58	دُنیا	29
59	نماز	30
60	وحی	31
61	شکست	32

62 عقل و دل	33
63 مستی کردار	34
64 قبر	35
65 قلندر کی پہچان	36
66 فلسفہ	37
67 مردانِ خدا	38
68 کافر و مومن	39
69 مہدی برحق	40
70 مومن	41
72 محمد علی باب	42
73 تقدیر	43
78 اے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم!	44
76 مدینیت اسلام	45
78 امامت	46
79 فقر و راہبی	47
81 غزل (تیری متاعِ حیات علم و ہنر کا سرور)	48
83 تسلیم و رضا	49
84 ملکۂ توحید	50
85 الہام اور آزادی	51
87 جان و تن	52
88 لاہور و کراچی	53
89 نبوت	54

90 آدم	55
91 مکہ اور خیو	56
92 اے پیرِ حرم	57
93 مہدی	58
94 مردِ مسلمان	59
96 پنجابی مسلمان	60
97 آزادی	61
98 اشاعتِ اسلام فرنگستان میں	62
99 لاوالا	63
100 اُمراءِ عرب سے	64
101 احکامِ الہی	65
102 موت	66
103 تُم باذنِ اللہ	67

allurdubooks.blogspot.com

تعلیم و تربیت

105 مقصود	1
106 زمانہ حاضر کا انسان	2
107 اقوامِ مشرق	3
108 آگاہی	4
109 مسلمینِ مشرق	5
110 مغربی تہذیب	6

111 اسرارِ پیدا	7
112 سُلطانِ ٹیپو کی وصیت	8
114 غزل (نہ میں اعجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی)	9
115 بیداری	10
116 خودی کی تربیت	11
117 آزادیِ فکر	12
118 خودی کی زندگی	13
119 حکومت	14
120 ہندی مکتب	15
122 تربیت	16
123 خوب و زشت	17
124 مرگِ خودی	18
125 مہمانِ عزیز	19
126 عصرِ حاضر	20
127 طالبِ علم	21
128 امتحان	22
129 مدرسہ	23
131 حکیمِ نطشہ	24
132 اساتذہ	25
133 غزل (ملے گا منزل مقصود کا اُسی کو سراغ)	26
134 دین و تعلیم	27
135 جاوید سے	28

عورت

142 مرد و فرنگ	1
143 ایک سوال	2
143 پردہ	3
144 خلوت	4
145 عورت	5
146 آزادی نسواں	6
147 عورت کی حفاظت	7
148 عورت اور تعلیم	8
149 عورت	9

allurdubooks.blogspot.com

ادبیات، فنون لطیفہ

151 دین و ہنر	1
152 تخلیق	2
153 جنوں	3
154 اپنے شعر سے	4
155 پیرس کی مسجد	5
156 ادبیات	6
157 نگاہ	7

158 مسجدِ تقوت الاسلام	8
160 تیاتر	9
161 شعاعِ اُمید	10
165 اُمید	11
166 نگاہِ شوق	12
168 اہلِ ہنر سے	13
169 غزل (دریا میں موتی، اے موج بے باک!)	14
171 وجود	15
172 سرود	16
173 نسیم و شبنم	17
174 اہرامِ مصر	18
175 مخلوقاتِ ہنر	19
176 اقبال	20
177 فنونِ لطیفہ	21
178 صبحِ چمن	22
179 خاتما کی	23
181 رومی	24
182 جدّت	25
183 مرزا بیدل	26
184 جلال و جمال	27
185 مصوّر	28
186 سرودِ حلال	29

187	سرودِ حرام	30
187	فوارہ	31
188	شاعر	32
189	شعرِ عجم	33
190	ہنرورانِ ہند	34
191	مردِ بزرگ	35
192	عالمِ نو	36
193	ایجادِ معانی	37
194	موسیقی	38
194	ذوقِ نظر	39
195	شعر	40
195	رقص و موسیقی	41
196	ضبط	42
196	رقص	43

سیاسیاتِ مشرق و مغرب

198	اشتر اکیت	1
199	کارل مارکس کی آواز	2
200	انقلاب	3
200	خوشامد	4
201	مناصب	5

202	یورپ اور یہود	6
203	نفسیاتِ غلامی	7
204	بلشویک روس	8
205	آج اور کل	9
206	مشرق	10
207	سیاستِ افرنگ	11
208	خواجگی	12
209	غلاموں کے لیے	13
210	اہلِ مصر سے	14
211	ابی سینیا	15
212	ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام	16
214	جمعیتِ اقوامِ مشرق	17
215	سلطانی جاوید	18
216	جمہوریت	19
216	یورپ اور سوریہ	20
217	مسونینی	21
219	گلمہ	22
220	انتداب	23
220	لادین سیاست	24
221	دامِ تہذیب	25
222	نصیحت	26
223	ایک بحری تڑاق اور سکندر	27

224	جمعیت اقوام	28
225	شام و فلسطین	29
226	سیاسی پیشوا	30
227	نفسیاتِ غلامی	31
228	غلاموں کی نماز	32
229	فلسطینی عرب سے	33
230	مشرق و مغرب	34
230	نفسیاتِ حاکی	35

محرابِ گل افغان کے افکار

232	میرے گستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں	1
233	حقیقتِ ازلی ہے رقابتِ اقوام	2
234	تری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی	3
235	کیا چرخِ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ	4
237	یہ مدرسہ، یہ کھیل، یہ غوغائے روارو	5
238	جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد	6
239	رومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندستان	7
241	زاغ کہتا ہے نہایت بد نما ہیں تیرے ہر	8
242	عشقِ طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہوس	9
243	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا نارا	10
244	جس کے پرتو سے مٹ رہی تیری شبِ دوش	11

245 لا دینی ولا ملنی، کس سچ میں اُلجھاؤ!	12
246 مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دگرگوں	13
247 بے جُرأتِ رندانہ ہر عشق ہے رُوباہی	14
248 آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد	15
249 قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی	16
250 آگ اس کی پُھونک دیتی ہے برنا و پیر کو	17
251 یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سُوری نے	18
252 نگاہ وہ نہیں جو سُرخ و زرد پہچانے	19
253 فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی	20



علی حضرت نواب سرجمید اللہ خاں فرمانروائے بھوپال کی خدمت میں

زمانہ با اُمم ایشیا چہ کرد و کند
کسے نہ بود کہ ایں داستاں فرو خواند
تو صاحب نظری آنچہ در ضمیر من است
دل تو بیند و اندیشہ تو می داند
بگیر ایں ہمہ سرمایہ بہار از من
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

allurdubooks.blogspot.com

سر: (Sir)، انگریز حکومت کی طرف سے کسی کی برادری اور عزت کے لیے دیا گیا خطاب۔ جمید اللہ خاں: حکمران کا نام ہے۔ فرمان روا: حکم چلانے والا، حکم جاری کرنے والا۔ بھوپال: برصغیر پاک و ہند کی ایک مشہور مسلم ریاست۔ اُمم: امت کی جمع، قومیں۔ چہ: کیا (سوالیہ)۔ کرد: کیا۔ کند: کرتا ہے، کر رہا ہے۔ کسے: کوئی ایک، کوئی۔ بود: تھا۔ ایں: یہ۔ فرو خواند: پڑھے، پڑھ لے۔ تو صاحب نظری: تو نظر والا ہے یعنی تو بصیرت والا ہے۔ آنچہ: جو کچھ (آن: وہ۔ چہ: کیا، جو)۔ در: میں، اندر۔ ضمیر: باطن، مراد دل۔ من: میں، میرا دل۔ تو: تیرا دل۔ بیند: دیکھتا ہے۔ اندیشہ: تو: تیرا خیال، تیرا فکر می داند: جانتا ہے۔ بگیر: پکڑ لے، لے۔ ہمہ: سب، سارا۔ سرمایہ بہار: بہار کی دولت یا پونجی، بہت سے پھول، یعنی اعلیٰ خیالات اور افکار از من: مجھ سے۔ بدست تو: تیرے ہاتھ میں تازہ تر: زیادہ تازہ۔ ماند: رہتا ہے۔

۱۔ زمانے نے ایشیا کی قوموں کے ساتھ کیا کچھ کیا اور کر رہا ہے۔ کوئی بھی ایسا انسان نہ تھا جو یہ داستان پڑھ ڈالتا۔

۲۔ تو بصیرت والا انسان ہے جو کچھ میرے دل میں ہے وہ تیرا دل دیکھ رہا ہے اور اسے جانتا ہے یعنی میرے دل کی باتوں سے واقف ہے۔

۳۔ تو مجھ سے بیمار کی یہ ساری پونجی (میرے افکار و خیالات) لے لے، کیونکہ تیرے ہاتھ میں پکڑا ہوا پھول نہیں پر لگے رہنے سے کہیں زیادہ تازہ اور گلنتہ رہتا ہے۔

اس شعر کا دوسرا مصرع فارسی کے مشہور شاعر طالب آملی کا ہے جس نے ۱۰۳۶ھ/ ۱۶۲۶ء میں

وفات پائی)



ناظرین سے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا رُجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنک
یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ
خونِ دل و جگر سے ہے سرمایہٴ حیات
فطرت 'لہو ترنگ' ہے غافل! نہ 'جل ترنگ'

allurdubooks.blogspot.com

ناظرین: ناظر کی جمع، دیکھنے والے مراد کتاب پڑھنے والے حقائق: حقیقت کی جمع، حقیقتیں، مراد کسی چیز کی اصلیت یا صحیح صورت حال۔ رُجاج: شیشہ حریف: جو مقابلے میں آئے، جو دوسرے سے کمرائے، زور و ست: ہاتھ کی طاقت، بہت قوت۔ ضربتِ کاری: زوردار یا گہرا وان، جس کا اثر گہرائی تک جائے۔ مقام: قیام کرنے یا ٹھہرنے کی جگہ، یہاں مراد موقع، وقت۔ نوائے چنگ: باجے کا نمونہ۔ خونِ دل و جگر: دل اور جگر کا خون، مراد ایسی سخت محنت اور جدوجہد جس سے انسان کا دل اور جگر پھل کے رہ جائے۔ سرمایہٴ حیات: زندگی کی دولت، یعنی پھر زندگی اپنی صحیح صورت میں سامنے آتی ہے زندگی کا مقصد پورا ہوتا ہے فطرت: قدرت، انسان کی پیداؤش حادث لہو ترنگ: (باجے کے) پیالوں میں پانی کی جگہ خون، یعنی سخت محنت اور جدوجہد (لہو: خون + ترنگ: ساز بجاتے وقت تار کی آواز، جل ترنگ: ایسا باجا جس میں چھوٹے بڑے پیالے ہوتے ہیں۔ ان میں پانی ڈال کر باجے کو تیلیوں سے بجایا جاتا ہے یہاں مراد بخش و آرام کی زندگی (پانی + ترنگ)۔

تمہید

(۱)

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری

کہ خاوراں میں ہے قوموں کی رُوحِ تریا کی

اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے

بُری ہے مستی اندیشہ ہائے اُفلا کی

تری نجات غمِ مرگ سے نہیں ممکن

کہ تُو خودی کو سمجھتا ہے پیکرِ خاکی

زمانہ اپنے حوادث چُھپا نہیں سکتا

ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی

عطا ہوا خس و خاشاکِ ایشیا مجھ کو

کہ میرے شعلے میں ہے سُرکشی و بے باکی!

ترا گناہ ہے اقبال! مجلس آرائی
 اگرچہ تُو ہے مثالِ زمانہ کم پیوند
 جو کوکنار کے خُوگر تھے، اُن غریبوں کو
 تری نوا نے دیا ذوقِ جذبہ ہائے بلند
 تڑپ رہے ہیں فضا ہائے نیلگوں کے لیے
 وہ پر شکستہ کہ صحنِ سرا میں تھے خورسند
 تری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی
 مقامِ شوق و سُرور و نظر سے محرومی

allurdubooks.blogspot.com

تمہید: پھیلا، ہموار کرنا مراد آواز، کتاب کا شروع کا حصہ دیر، بہت خانہ غیر مسلموں کی عبادت کی جگہ مراد
 کافر، حرم: گھر کی چار دیواری، کعبہ مراد مسلمان، اسلام خودی: اپنی ذات، شخصیت یا وجود کا احساس، مراد
 انسان کے اندر بھی قوتوں اور صلاحیتوں سے کام لینا، خاوراں: شرق، مراد شرق کے نملک، تریا کی: اہم
 کھائے ہوئے، نشے کی حالت میں، یعنی سوئی ہوئی، عمل کی صلاحیت نہ رکھنے والی، مستی اندیشہ ہائے افلا کی:
 آسمانی خیالوں کی مستی، یعنی ایسے افکار یا خیالات میں کھوجانا جو دیکھنے میں تو بہت بلند ہوں لیکن عملی طور پر بے
 فائدہ ہوں، غم مرگ: موت کا دکھ (غم: دکھ، افسوس + مرگ: موت)، پیکر خاکی: مٹی کا جسم، مراد بیکار سی شے
 حوادث: حادثہ کی جمع بمعنی واقعات، حالات، قلب و نظر: دل اور نظر، عطا ہوا: عطا، بمعنی کسی چیز کا ملنا،
 حاصل ہونا، خس و خاشاک: سوکھی گھاس کا تنکا اور کوڑا کرکٹ، مراد عمل سے ماری، غلامی کی زندگی بسر کرنے

والی قومیں، ایشیا، وہبر اعظم جس میں پاکستان، ہندوستان، جاپان، چین، روس کا آدھا حصہ اور عرب شامل ہیں۔
 شعلے: شعلہ، آگ کی لپٹ، آنچ، (علامہ کی پُرسوز شاعری)۔ سرکشی: سر اٹھانا، مافرمانی، یہاں بمعنی تیزی، شعلے
 کی تیزی۔ بے باکی: بے خوف یا بے ڈر ہونا، بمعنی تیزی کے ہے یعنی لہکی شاعری جو پُرسوز ہے بے خوف ہے
 اور اثر کرنے والی ہے۔

(۲)

مجلس آرائی: مجلس جانے کی کیفیت (مجلس: لہکی جگہ جہاں چند دوست یا راکھٹے ہوں + آرائی: آراستہ کرنا،
 جانا؛ یعنی دوست احباب کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آنا، یہاں مراد ہے اپنی شاعری سے دوسروں کو متاثر
 کرنا)۔ مثال زمانہ: زمانے کی طرح، یعنی دوسرے لوگوں کی طرح کم پیوند: دوسروں کے ساتھ کم میل ملاپ
 رکھنے والا۔ کوکنار: خشکاش کا ڈوڈا جسے پوست بھی کہتے ہیں، انہوں، مراد بے عملی کی زندگی، جدوجہد سے خالی
 زندگی ہوا: آواز، نغمہ، یعنی شاعری، ذوق جذبہ ہائے بلند: بلند جذبہ ہوں کا ذوق، بلند جذبہ ہوں کا شوق، فضا ہائے
 نیلگوں: نیلے رنگوں کی فضا کیس، یعنی زمین سے اوپر اور آسمان کے نیچے کی کھلی فضا جس میں پردے اڑتے
 ہیں۔ مراد آزادی کی فضا پر شکستہ: ٹوٹے ہوئے پر والا یا والے، مراد غلام لوگ، قوم، صحن سَرا: گھر کا آئینہ،
 مراد تھوڑی سی جگہ، خورسند: خوش، نوا: سحر، صبح کی آواز، صبح کا نغمہ، پردوں کا صبح کے وقت چھپنا، مقام
 شوق و سرور و نظر سے محرومی: یعنی لہکی جگہ یا منزل کا کھوجانا یا نہ ملنا جہاں عشق، خوشی و مسرت اور نظر کی
 دلچسپی کا سامان ہو۔

إسلام اور مُسلمان

allurdubooks.blogspot.com

صبح

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی ازاں سے پیدا

allurdubooks.blogspot.com

سحر: صبح، روزمرہ مخلوع ہونے والی صبح لرزتا ہے: کانپتا ہے، تھرتھراتا ہے (خوف کے مارے)، شبستانِ وجود: وجود کا شبستان، یعنی یہ کائنات، یہ دنیا، بندۂ مومن: ایمان والا بندہ، مراد ایسا انسان جو اللہ پر ایمان رکھتا اور اسی سے ڈرتا ہے، باقی دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ڈر نہیں ڈرتا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

خودی کا سِر نہاں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

خودی ہے تیغ، فساں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ دُور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

صنم کدہ ہے جہاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا

فریبِ سود و زیاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند

مُبتانِ وہم و گُماں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

عُرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زنجاری

نہ ہے زماں نہ مکاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند

بہار ہو کہ خزاں، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اگر چہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

مجھے ہے حکمِ اذان، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے (إلا، مگر، سوائے + اللہ)۔ خودی: اپنے وجود کا احساس، یہاں یہ مراد ہے کہ انسان قوتوں کا مجموعہ ہے۔ ان قوتوں اور صلاحیتوں کی ایک خاص تربیت کا نام شخصیت ہے۔ اس مخصوص تربیت کو برقرار رکھنے کے لیے انسان کو ایسی خصوصیتوں کی طرف مائل ہونا چاہیے جو شخصیت کے احساس کو مضبوط اور پکا کرتی ہیں۔ تنق: تلوار نساں: ڈھال، جس پر تلوار کا وارو کا جانا ہے۔ برائیم: حضرت ابراہیم علیہ السلام جنھوں نے بخاریہ ضرورہ کے بت توڑ ڈالے اور اس طرح خدا کی مخالف قوتوں کو مٹا دیا۔ صنم کدہ: بت یعنی بتوں کا گھر، لہٰذا جگہ جہاں بہت سے بت رکھے گئے ہوں، تاکہ لوگ ان کی عبادت کریں، بت خانہ: متاعِ غرور: دھوکے کا سامان، اسبابِ یابوئی، یہ اشارہ ہے قرآن کریم کی سورہ آل عمران کی آیت ۱۸۵ کی طرف جس میں فرمایا گیا ہے کہ ”دنیاوی زندگی دھوکے کی پونجی کے سوا کچھ نہیں ہے“۔ سود و زیاں: نفع اور نقصان، فائدہ اور گھٹا۔ مال و دولت: دنیا: دنیا کا مال و دولت۔ رشتہ: لفظی معنی دھاگیا رتی، مراد کسی خاندان کے لوگوں کا آپس میں تعلق، اپنائیت، پیوند: ملاپ، مراد قربت داری، رشتہ داری خرد: چھل، زمان و مکان: زمانہ اور جگہ یا مقام، وقت اور ٹھکانا، فلسفے کی زو سے ہر مادی چیز کے لیے زمانہ یا وقت اور جگہ یا مقام ضروری ہے اور ان دونوں کے بغیر کسی مادے کا وجود نہیں ہے۔ رُٹا ری: وہ شخص جس نے رُٹا رہن رکھی ہو، رواج کا پابند یہ نغمہ: یہ گیت یا سریلی آواز، اشارہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی طرف۔ فصلِ گل و لالہ: گلاب اور لالہ کے پھولوں کا موسم یعنی بہار کا موسم جس میں پھول کثرت سے کھلتے ہیں۔ پابند: جس کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں، قیدی، محتاجِ آستینوں میں: آستینوں کے اندر یعنی وہ چیز (بت یعنی قوم کے کافرانہ رویے جو ظاہری طور پر نظر نہیں آتے) جو چھپی ہوئی ہو، نمایاں نہ ہو۔ حکمِ اذان: اذان کا حکم، یعنی من غلط اور کافرانہ یا غلامانہ خیالات اور رویوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم۔

تن بہ تقدیر

اسی قرآن میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مومن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر
'تن بہ تقدیر' ہے آج اُن کے عمل کا انداز
تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر
تھا جو 'ناخوب' بتدریج وہی 'خوب' ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

تن بہ تقدیر: خود کوئی جدوجہد یا عمل نہ کرنے، اللہ کے کیے پر راضی رہنے کی حالت، ترکِ جہاں: دنیا کو چھوڑ دینا، یعنی دنیاوی معاملات سے بالکل الگ تھلگ رہ کر زندگی بسر کرنا، جیسا کہ صوفیائے کیا مومن: ایران والا، یعنی جو صرف ایک خدا (توحید) پر ایمان رکھتا ہو اور دنیا کی کسی دوسری طاقت سے نہ ڈرتا ہو مہ و پرویں: چاند اور ستارے مراد کائنات، یہ دنیا، ناخوب: جو اچھا نہ ہو، بُرا (نا: نفی کا حرف + خوب: اچھا)۔ بتدریج: درجہ بدرجہ، آہستہ آہستہ۔

معراج

دے ولولہ شوق جسے لذت پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرہ مہ و مہر کو تاراج
مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکہ باز
پُرسوز اگر ہو نفسِ سینہ دُرّاج
ناؤک ہے مسلمان، ہدف اس کا ہے ثریا
ہے ہر سراپردہ جاں نکتہ معراج
تو معنی 'والتَّحْمِ' نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے تیرا مد و جزر ابھی چاند کا محتاج

معراج: بلندی، ترقی، یہاں اشارہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی طرف، جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی دعوت پر نصیب ہوئی۔ ۲۶ اور ۲۷ رجب کی درمیانی رات کو، جب آپ مکہ معظمہ میں بخواب تھے، حضرت جبرئیل آپ کو براق پر سوار کر کے عالم بالا لے گئے جہاں خدا تعالیٰ کے دیدار سے فیض یاب ہو کر واپس تشریف لے آئے۔ سورہ الاسراء آیت (۱) میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ولولہ شوق: شوق یعنی عشق، آرزو

اور خواہش کا جوش و خروش، مراد کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے بلند جذبہ لذت پر وار: اُڑنے کی لذت، بلندیوں تک رسائی یعنی پہنچنے کا لطف، عظمت حاصل کرنے کا شدید جذبہ وژہ: چھوٹے سے چھوٹا بحر، مراد کمزور سے کمزور مد و مہر: چاند اور سورج، مراد بڑی سے بڑی طاقت یا راج: تاج، برباد: یارانی چمن: چمن کے دوست، مراد قوم و ملت کے افراد، معرکہ باز: باز کا معرکہ، مراد بڑی سے بڑی طاقت، پُرسوز: سوز یعنی گری اور جوش سے بھر ہوا، نفس سینہ و راج: تیز کے سینے کا سلس، مراد کمزور سے کمزور انسان / قوم کے سینے میں بہت جوش اور ولولہ ہونا، ماؤک: تیر بڑیا: چھ ستاروں کا گچھا جو بہت بلندی پر نظر آتا ہے اسے خوشہ پروین اور عقیدہ پروین بھی کہا جاتا ہے۔ ستر سراپردہ جاں: روح کے گھر کے اندر کا بھید، یعنی روح کے باطن کا بھید یا باطن کی انتہائی پاکیزگی کا بھید، نکتہ معراج: یعنی حضورؐ کے واقعہ معراج شریف کا عمدہ راز، معنی ”والتَّحْمُ“: اشارہ ہے سورہ والتَّحْم کی طرف جس میں کہا گیا ہے قسم ہے تارے کی جب وہ اُترا مد و جزر: چڑھاؤ اور اُتار سمندر میں پانی کا پورے چاند کی روشنی کے نتیجے میں اُترا اور چڑھا، جوار بھانا، طوفانی کیفیت۔



ایک فلسفہ زدہ سید زادے کے نام

تُو اپنی خودی اگر نہ کھوتا زُناری برگساں نہ ہوتا
ہینگل کا صدف گہر سے خالی ہے اُس کا ظلم سب خیالی
محکم کیسے ہو زندگانی کس طرح خودی ہو لازمانی!
آدم کو ثبات کی طلب ہے دستورِ حیات کی طلب ہے
دُنیا کی عشا ہو جس سے اشراق مومن کی اذّاں بدائے آفاق
میں اصل کا خاص سومنائی آبا مرے لاتی و منائی
تُو سید ہاشمی کی اولاد میری کفِ خاک برہمن زاد
ہے فلسفہ میرے آب و گل میں پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں
اقبال اگرچہ بے ہنر ہے اس کی رگ رگ سے باخبر ہے
شعلہ ہے ترے جنوں کا بے سوز سُن مجھ سے یہ نکتہٴ دل افروز
انجامِ خرد ہے بے حضوری ہے فلسفہ زندگی سے دُوری
افکار کے نغمہ ہائے بے صوت ہیں ذوقِ عمل کے واسطے موت
دیں مسلکِ زندگی کی تقویم دیں سرِ محمدؐ و براہیمؑ
”دل در سخنِ محمدی بند ☆ اے پورِ علیؑ ز بُو علی چند!

چوں دیدہٴ راہ ہیں نداری

☆☆

قاید قرشی بہ از بخاری“

فلسفہ زدہ: فلسفہ کا مارا ہوا، فلسفہ سے بہت لگاؤ رکھنے والا، مارا ہوا، مراد کھویا ہوا، ڈوبا ہوا، خودی کھوٹا: اپنی شخصیت یعنی اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو ختم یا ختم کر دینا، اُن سے کام نہ لینا اور بیکار ہو کے رہ جانا۔ ڈٹاری برگساں: برگساں کی تعلیمات پر چلنے والا۔ فرانس کا ایک مشہور فلسفی، جس نے انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں زندگی بسر کی۔ اُس نے پھل کی بجائے وجدان کو سب کچھ سمجھا ہے (خدا اور رسول اکرم کو نہیں مانتا)۔ دیکھل: جرمنی کا ایک مشہور فلسفی جس کا تعلق اٹھارہویں اور انیسویں صدی عیسوی کے وسط سے ہے۔ اس نے بہت سے مسائل میں فلاطون کے فلسفہ کو اپنایا یعنی جو کچھ فلاطون نے فلسفے کی باتیں کیں، دیکھل بھی اسی طرح کی باتیں کرتا رہا۔ زندگانی: زندگی، حیات۔ لاڈمانی: جو زمانے کی قید میں نہ ہو، وقت سے آزاد اور بلند تر ہو۔ ثبات: برقرار رہنا، قائم رہنے کی حالت۔ دستور حیات: زندگی کا قانون، زندگی کا طریقہ، زندگی کا اصول۔ عشا: رات، یہاں بمعنی مادی تاریکیاں۔ اشراق: روشن ہونا، چمکنا، سورج طلوع ہونا۔ مومن کی آواں: مردجاہد کی آواں، یعنی اس کے ایسے ایرانی عمل جو دنیا سے کھر اور مادیت کی تاریکیاں دور کر دیں۔ بڈائے آفاق: ایسی آواز جو پوری دنیا میں گونجے۔ اصل کا: بنیاد کا، مراد خاندانی لحاظ سے۔ خاص سوماتی: جس کا خاص تعلق سومنات سے ہو، مراد ہندو برہمن۔ لاتی و مناتی: لات اور منات سے وابستہ یا اُن سے تعلق رکھنے والے، مراد بتوں کی پوجا کرنے والے۔ کفِ خاک: مٹی کی مٹی، مراد وجود یا ذات۔ برہمن زاد: برہمن کی جینی ہوئی، برہمن کی نسل سے، بہت پرست کی اولاد علامہ کے آبا و اجداد ذات کے برہمن تھے۔ آب و گل: پانی اور مٹی، مراد فطرت، طبیعت خمیر۔ ریشہ ہائے دل: دل کی جڑیں، دل کی رگیں، یعنی زواں زواں۔ اقبال: یہاں خود علامہ اقبال مراد ہیں۔ رگ رگ سے: ایک ایک بات یا مسئلہ سے۔ باخبر: واقف، جاننے والا، محاورہ: رگ رگ سے باخبر ہونا۔ جنوں: پاگل پن، یہاں عشق کے معنوں میں ہے۔ بے سوز: جس میں کوئی گری یا تپش نہ ہو، سرد بلکہ دل افروز: دل کو چمکانے یا روشن کرنے والی گہری بات۔ انجام خرد: پھل کا انجام، یعنی فلسفے یا اُس علم کا انجام جو جہد و عمل اور سچے جذبوں سے خالی ہو۔ بے حضوری: حاضر یا موجود نہ ہونا، مراد کائنات میں مناظر قدرت میں موجود خدا کی محکمی سے بے گانہ اور دور رہنا۔ زندگی سے دوری: مراد قوت عمل اور جہد و جہد سے دور رہنا۔ نغمہ ہائے بے صوت: ایسے نغمے یا ترانے جن کی کوئی آواز نہ ہو، مراد بے اثر اور بیکار قسم کے سر یعنی خیالات۔ ذوقِ عمل: عمل کا ذوق، جہد و جہد کا شوق۔ موت: یہاں مراد جمعی، فنا یا فنا کا باعث۔ مسلکِ زندگی: زندگی کا راستہ مراد حقیقی اور اعلیٰ مقاصد سے ہر زندگی کا طریق کار۔ تقویم: کیلنڈر۔ جنتی، مراد گزارنے یا عمل کرنے کا قانون۔ سر محمد و برائیم: محمد اور ابراہیمؑ کا بھید، ران مراد اسلام۔

☆ حضور اکرم کی فرمائی ہوئی باتوں سے دل لگا، یعنی آپ کے ارشادات پر عمل کر، اے علیؑ کی اولاد تو کہہ
تک یوعلیٰ (یہنا) کے فلسفے سے چمٹا رہے گا۔

☆ چونکہ تیری نگاہ راستے کو پہچاننے سے عاجز ہے اس لیے کسی قریشی کو نہ مانا لینا کسی بخاری کو قانک نہانے
سے بہتر ہے یہاں قریشی سے مراد حضور اکرم کی ذات گرامی ہے بخاری سے مراد یوعلیٰ یہنا ہیں۔ یہ آخری دو
شعر (فارسی کے) مشہور شاعر افضل الدین خاٹائی (وفات ۵۹۵ھ / ۱۱۹۹ء) کی مثنوی تختہ العراقین سے لیے
گئے ہیں۔ یہ حضرت خضرؑ نے خاٹائی کے ایک سوال کے جواب میں نصیحت کے طور پر کہے ہیں۔ (مثنوی تختہ
العراقین، مطبوعہ تہران ص ۶۵، ۶۶)



زمین و آسماں

ممکن ہے کہ تُو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اُوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا
ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دگرگوں
اے سالکِ رہ! فکر نہ کر سُود و زیاں کا
شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اُور جہاں کی
تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!

سلسلہ: تسلسل، کسی چیز یا کام وغیرہ کا مسلسل ہونا۔ احوال: حال کی جمع، حالات، مراد کائنات میں تبدیلیاں۔
دگرگوں: دوسرے رنگ کا، مراد بدلتا ہوا سالکِ رہ: یعنی جدوجہد اور عمل کے راستے پر گامزن، سُود و زیاں:
نفع و نقصان۔

مسلمان کا زوال

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسر، تو نگری سے نہیں

اگر جواں ہوں مری قوم کے جسور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں

سبب کچھ اور ہے، تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندہ مومن کا بے زری سے نہیں

اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہوا
قلندری سے ہوا ہے، تو نگری سے نہیں

قاضی الحاجات: ضرورتیں پوری کرنے والا فقر: مفلسی، مراد دنیا و دولت کی حرص و لالچ سے پاک ہونا۔
تو نگری: امیری، امیر ہونا، دولت مندی۔ جسور: دلیر، بڑے بے خوف۔ قلندری: قلندر ہونا، دنیا سے بے نیاز ہو
کر صرف اللہ کی ذات سے وابستہ ہونا۔ سکندری: سکندر ہونا، سکندر کی اسی شان رکھنا۔ بے زری: دولت نہ ہونا،
مفلسی، غریبی۔

علم و عشق

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تخمین و ظن
بندۂ تخمین و ظن! کرم کتابی نہ بن
عشق سراپا حضور، علم سراپا حجاب!
عشق کی گرمی سے ہے معرکہ کائنات
علم مقام صفات، عشق تماشائے ذات
عشق سکون و ثبات، عشق حیات و ممات
علم ہے پیدا سوال، عشق ہے پنہاں جواب!
عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فقر و دیں
عشق کے ادنیٰ غلام صاحب تاج و نگین
عشق مکان و مکین، عشق زمان و زمیں
عشق سراپا یقین، اور یقین فتح باب!

شرعِ محبت میں ہے عشرتِ منزل حرام
 شورشِ طُوفانِ حلال، لذتِ ساحلِ حرام
 عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
 علم ہے ابنِ الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

تخمین: اندازہ یعنی کچی بات یا یقین والی بات نہ ہونا۔ فطرس: گمان، شک اور یقین کے درمیان کی حالت۔ کرم کتابی: کتاب کا کثیر اجزاء چٹ جانا ہے مراد ایسا آدمی جو کتابوں کے مطالعہ میں کھویا رہتا ہے۔ حضور: مراد اللہ کی تجلیات کا آنکھوں کے سامنے ہونا۔ معرکہ کائنات: کائنات کا میدان جنگ یعنی اس دنیا میں جو کچھ رونق اور ہنگامے ہیں۔ مقامِ صفات: صفتوں کا مرتبہ (مقام بمعنی ٹھکانہ بھی ہے)۔ تماشا کئے ذات: ذات کو دیکھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آنے کی حالت۔ ثبات: پائیداری، یہاں بمعنی اپنی جگہ پر قائم رہنا۔ مہمات: موت، موت کا وقت۔ پیدا سوال: کھلا اور ظاہر سوال۔ معجزات: معجزہ کی جمع، وہ کام جو عام انسانی طاقت سے باہر ہو۔ فقر: دنیا کی مادی خواہشات اور قوتوں سے بے نیازی۔ نکلیں: بمعنی شاعی نہر، یعنی حکومت اور اقتدار کی علامت۔ مکان و مکین: ٹھکانا اور اس میں رہنے والا، مراد کائنات کی ہر ہر شے میں سمائی ہوئی طاقت یعنی ہر شے میں اللہ کا ظہور ہے۔ فتح باب: دروازے کا کھلنا، مراد ہر طرح کے مسکوں اور معاملات کا حل اور کامیابی۔ شرعِ محبت: محبت کا قانون، عشقِ حقیقی کا طریقہ۔ عشرتِ منزل: پڑاؤ، ایک ہی جگہ پر رک جانے کی خوشی۔ طوفان: مراد زندگی کا زوردار ہنگاموں سے گزرنا۔ حاصل: پھل، نتیجہ۔ ابنِ الکتاب: کتاب کا بیٹا، یہاں مراد صرف کتابوں کے مطالعے تک محدود بات۔ اُمّ الکتاب: کتاب کی ماں، یعنی کتابوں کے وجود کا باعث۔

اجتہاد

ہند میں حکمت دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذتِ کردار، نہ افکارِ عمیق

حلقہ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں
آہ محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق!

خود بدلتے نہیں، قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق!

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق!

اجتہاد: شرعی مسکوں کا قرآن وحدیث کے حوالے سے، ہر دور کے حالات کے مطابق، حل تلاش کرنے کا عمل۔
حکمت دیں: دین کی اصل حقیقت اور فلاسفی رائے کو دراز کر دینے کی بات، یعنی بہت ذور تک یا گہرائی تک
کسی بات پر غور کرنے کا عمل۔ حلقہ شوق: عشق کا حلقہ، یہاں مراد علمی اور دینی حلقہ۔ جرأتِ اندیشہ: غور و فکر
کرنے میں دلیری سے کام لینا۔ تقلید: کسی کے پیچھے چلنا، یہاں مراد مسائل پر خود غور کرنے کی بجائے دوسروں کا
خیال اپنلا۔ تحقیق: کسی بات / مسئلے کی حقیقت، یا تہہ تک پہنچنا۔ فقیہانِ حرم: دین اسلام کے وہ عالم جو شرعی
مسائل کو جائز اور ناجائز کے حالات کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ بے توفیق: جس میں فیصلے کی جرأت
نہ ہو، پست ہمت، مسک۔ طریقہ، راست، یعنی خیال، طریق، طریقہ، ذہنک۔

شکر و شکایت

میں بندۂ ناداں ہوں، مگر شکر ہے تیرا
رکھتا ہوں نہاں خانۂ لاہوت سے پیوند
اک ولولۂ تازہ دیا میں نے دلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند
تاثیر ہے یہ میرے نفس کی کہ خزاں میں
مُرغانِ سحر خواں مری صحبت میں ہیں خورسند
لیکن مجھے پیدا کیا اُس دیس میں تُو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضامند!

بندۂ ناداں: ایسا انسان جسے کسی بات کی سمجھ نہ ہو، بے خبر نہاں خانۂ لاہوت: لاہوت کا ٹھکانا ہوا گھر، یہاں مراد عالم بالا لایا لوہر کی دنیا کے بھیدوں / رازوں کا مقام، پیوند: تعلق، ولولۂ تازہ: نیا جوش و خروش، خاکِ بخارا: ایک شہر کا نام، خاکِ بخارا و سمرقند یعنی پوری اسلامی دنیا تا شیراز، اثر ڈالنے کی کیفیت، نفس: سانس، مراد شاعری، مُرغان: مرغ بمعنی پرندے کی جمع، سحر خواں: صبح کو پڑھنے والے، صبح سویرے چھپانے والے، صحبت: دو یا زیادہ آدمیوں کا مل بیٹھنا، خورسند: خوش۔

ذِکْر و فکر

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے ”علم الاسماء“

مقامِ ذکر، کمالاتِ رومی و عطار
مقامِ فکر، مقالاتِ بوعلی سینا

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکان
مقامِ ذکر ہے ”سبحان ربی الاعلیٰ“

allurdubooks.blogspot.com

سالک: چلنے والا، یعنی اللہ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا، صوفی مقام: پڑاؤ ڈالنے کی جگہ یا تصوف کے مقامات/مرتبوں میں سے کوئی مقام جو سالک ایک ایک کر کے طے کرتا ہے۔ ”علم الاسماء“: یہ اشارہ ہے سورۃ البقرہ کی آیت ۳۱ کی طرف، ”اور آدم کو نام سکھا دیے گئے“، کمالات: کمال کی جمع، کسی ہنر یا فن وغیرہ میں کامل ہونا، رومی: مشہور صوفی شاعر مولانا جلال الدین رومی (وفات ۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ/ ۱۲۳۳ء) مزار ترکی کے شہر قونیہ میں ہے مراد اللہ تعالیٰ کے عشق میں ڈوبا ہوا انسان، عطار: فارسی کے مشہور صوفی شاعر شیخ فرید الدین محمد (وفات ۶۷۲ھ/ ۱۲۳۹ء) یہاں بھی رومی والی بات مراد ہے، مقالات: جمع مقالہ، تحریریں، مراد حکمت اور فلسفے کی باتیں، بوعلی سینا: مشہور فلسفی (وفات ۴۲۸ھ/ ۱۰۳۷ء) یہاں مراد عامیہ سب فلسفی سبحان ربی الاعلیٰ: ”میرا بلند مرتبہ پروردگار پاک ہے۔“ (سجدے کی حالت میں پڑھا جاتا ہے)۔

مُلائے حرم

عجب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نیکہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام
تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذان میں نہیں ہے مری سحر کا پیام

allurdubooks.blogspot.com

مُلائے حرم: حرم کا متنا یعنی مسجد میں نماز پڑھانے والا، مراد بصیرت سے مادی مذہبی آدمی، رسائی: پہنچ، نیکہ: نیک،
یعنی نیکہ، جلال: عظمت، شان، دیدہ بہ جمال: خُسی مراد خلوص و نیت صبر۔

تقدیر

نا اہل کو حاصل ہے کبھی قوت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہر ذاتی
شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابع منطق نظر آتی
ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخ اُمم جس کو نہیں ہم سے چھپاتی
ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی
بُراں صفتِ تیغِ دو پیکر نظر اس کی!

جبروت: عظمت، بڑائی، جوہر ذاتی: کسی کی ذات میں پائی جانے والی خوبیاں اور اہلیتیں، منطق: ایک علم جس میں عقلی دلیلوں سے کسی مسئلے پر غور کیا جاتا ہے تابع: پیچھے چلنے والی، حقیقت: صحیح بات، اصل بات، تاریخ اُمم: اُمم یعنی قوموں کی تاریخ، تاریخی حالات: بُراں: کاٹنے والی، حیر: تیغ، تلوار، دو پیکر: دو دھاری، جو دو طرف سے کاٹ کرے۔

توحید

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے، فقط اک مسئلہ علمِ کلام
روشن اس صُوء سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلمان سے ہے پوشیدہ مسلمان کا مقام
میں نے اے میرے سپہ! تیری سپہ دیکھی ہے
”قل هو اللہ“ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام
آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُتلا، نہ فقیہ
وحدت افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام
قوم کیا چیز ہے، قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں یہ پچارے دو رکعت کے امام!

توحید: خدا کو ایک ماننے کا عقیدہ۔ زندہ قوت: لکڑی قوت جو اپنے زور پر مادی دنیا پر غلبہ پالے۔ مسئلہ: معاملہ
سوال: علمِ کلام: ایک علم جس میں اسلام کے عقیدوں کو عقلی / فلسفیانہ دلیلوں سے ثابت کیا جاتا ہے صُوء: روشنی۔
کردار: عمل۔ میرے سپہ: فوج کا سردار سپہ سالار۔ ”قل هو اللہ“: کہہ دے اللہ (ایک ہے)۔ اٹا ہ ہے سورہ
اخلاص آیت (۱) کی طرف۔ یہاں بمعنی اللہ کی توحید۔ شمشیر: تلوار نیام: تلوار کا غلاف۔ فقہ: شرعی مسئلے جاننے
والا۔ وحدتِ کردار: ایک جیسا عمل۔ خام: کچا، مراد بے کان یا قص۔ امامت: سرداری، رہبری۔ دو رکعت کے
امام: مسجد میں صرف نماز پڑھانے والے مولوی جنہیں مولوی علم نہ آتا ہو یا جن کی فکر محدود ہو۔

علم اور دین

وہ علم اپنے بُتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم

زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری، قصہ جدید و قدیم

چمن میں تربیتِ غنچہ ہو نہیں سکتی
نہیں ہے قطرہ شبنم اگر شریکِ نسیم

وہ علم، کم بصری جس میں ہمکنار نہیں
تجلیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم!

ابراہیمؑ: حضرت ابراہیم علیہ السلام یہاں مراد فکر و عقل، خُلق و بصیرتِ مذہبیہ: راستگی، کم نظری: کم عقلی، بے
طبی: نسیم: مہج کی ہوا، کم بصری: کم نظر ہونے کی حالت، مراد بے طبی: ہمکنار نہیں: یہاں بمعنی جو ساتھ شامل نہ
ہو، تجلیات: بجلی کی جمع، جلو سے اللہ تعالیٰ کے جلو سے: کلیم: حضرت موسیٰؑ جو کھو رہینا پر اللہ سے ہم کلام
ہوئے: مشاہدات: مشاہدہ کی جمع، بمعنی آنکھوں سے دیکھی اور سمجھی ہوئی باتیں، حکیم: فلسفی۔

ہندی مسلمان

غدارِ وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلمان کو گداگر

پنجاب کے اربابِ نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومنِ پارینہ ہے کافر

آوازہ حق اٹھتا ہے کب اور کدھر سے
”مسکین وکم ماندہ دریں کشمکش اندر!“

غدارِ وطن : جو اپنے وطن کا وفادار نہ ہو اور اس کے دشمنوں سے ساز باز رکھے۔ اربابِ نبوت : نبوت والے، اشارہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف جس نے پنجاب میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ شریعت : دین کا قانون، اسلامی قانون۔ مومنِ پارینہ : پُرانا یا قدیم مومن، مراد صحیح مسلمان۔ آوازہ حق : سچی اور کھری بات یا آواز۔ ”مسکین وکم ماندہ دریں کشمکش اندر“ : میرا بچا وہ دل ہی کشمکش یا کھینچاٹائی میں پڑا ہوا ہے۔

آزادی شمشیر کے اعلان پر

سوچا بھی ہے اے مردِ مسلمان کبھی ٹوٹنے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیرِ جگر دار
اُسِ بیت کا یہ مصرعِ اوّل ہے کہ جس میں
پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار
ہے فکر مجھے مصرعِ ثانی کی زیادہ
اللہ کرے تجھ کو عطا فقر کی تلوار
قبضے میں یہ تلوار بھی آ جائے تو مومن
یا خالدِ جانباز ہے یا حیدرِ کرار

شمشیرِ جگر دار: مضبوط اور تیز تلوار۔ بیت: گھر، یہاں بمعنی شعر جس کے دو مصرعے ہوتے ہیں۔ مصرع: (صحیح مصرع)، دروازے کا ایک پت، مراد شعر کا ایک حصہ فقر: دنیاوی حرص و ہوس اور مادی خواہشات سے پاک رہنے اور عشقِ الہی میں رہنے کی حالت۔ قبضے میں آنا: مراد ہاتھ میں آنا، ہاتھ لگنا۔ خالدِ جانباز: مراد حضرت خالد بن ولیدؓ جنہوں نے خلافت راشدہ کے زمانے میں کئی جنگوں میں بطور کمانڈر حصہ لیا اور اپنی بہادری اور دلیری کے بہت جوہر دکھائے۔ حیدرِ کرار: بڑھ بڑھ کے حملہ کرنے والا شیر۔ مراد حضرت علیؓ جنہوں نے کفر کی طاقتوں کو اپنی انتہائی دلیری اور بے خوفی سے ہلاک رکھ دیا۔

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دُنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
لیکن جناب شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سود و بے اثر
تغ و تفنگ دستِ مسلمان میں ہے کہاں
ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اُسے کہ مسلمان کی موت مر
تعلیم اُس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دُنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر

ہم پوچھتے ہیں شیخ کیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر!

allurdubooks.blogspot.com

شیخ: بوڑھا آدمی، مرشد، مراد خود غرض مذہبی نہ نمایاں قلم: مراد اسلام کی اشاعت تحریر کے ذریعے کرنا۔ کارگر: جس کا اثر ہو۔ جناب: درگاہ، بارگاہ، بزرگوں کے لیے تعظیم کا لفظ (یہاں یہ طے کے طور پر استعمال ہوا ہے) وعظ: نصیحت کرنا، نماز کی مسجد یا مجلس میں نصیحت والی تقریر۔ بے سود: بے فائدہ، جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ تفنگ: ہندوؤں، دستِ مسلمان: مسلمان کا ہاتھ۔ کافر: انکار کرنے والا، مراد خدا کے واحد کو نہ ماننے والا۔ ترک جہاد: جہاد چھوڑنا، یعنی جہاد نہ کرنا۔ بخیرہ: خون سے بھرا ہاتھ، جنگ کے لیے ہر وقت تیار۔ ڈوب گیا: یہاں مراد جنگ کی تیاریاں کرنے لگا۔ زورہ: لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی ایک پوشاک۔ دوش: کندھا۔ شیخ کیسا نواز: اشارہ ہے مرزا غلام احمد دہلوی کی طرف جس نے جہاد کے خلاف فتویٰ دے کر انگریزوں (کیسا) کی مدد کی۔ مشرق: مشرقی ممالک برصغیر پاکستان و ہندو عرب وغیرہ۔ مغرب: سورج ڈوبنے کی جگہ مراد یورپ کے ممالک۔ زیبا: خوب صورت، نہایت اچھی محاسبہ: حساب کتاب، مراد پوچھ گچھ کرنا۔

قُوّت اور دین

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں
سو بار ہوئی حضرتِ انساں کی قبا چاک
تاریخِ اُمم کا یہ پیامِ اڑی ہے
’صاحبِ نظراں! نشہٴ قُوّت ہے خطرناک‘

اس سیلِ سبک سیر و زمیں کیر کے آگے
عقل و نظر و علم و ہنر ہیں خس و خاشاک

لا دیں ہو تو ہے زہرِ ہلاہل سے بھی بڑھ کر
ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک

اسکندر: سکندر اعظم، یونان کا بادشاہ، چنگیز: مشہور منگول سردار، چنگیز خان: حضرتِ انساں: انسان چونکہ خدا کی تمام مخلوق سے افضل ہے اس لیے ادب کے طور پر حضرت کہا: پیامِ اڑی: ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پیغام، صاحبِ نظراں: نظر رکھے (بصیرت) والے انسان، بیل: طوفان، طغیانی، سبک سیر: تیز چلنے والا، زمیں: زمین کو پکڑنے والا، یعنی جو زمین پر پھیل جائے، زہرِ ہلاہل: ہلاک کر دینے والا، زہرِ حریاک: زہر کا توڑ، ایسی دوا جس سے زہر کا اثر ختم ہو جائے۔

فقر و ملوکیت

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
ضرب کاری ہے، اگر سینے میں ہے قلبِ سلیم
اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی و بے تابی سے
تازہ ہر عہد میں ہے قصہ فرعون و کلیم
اب ترا دور بھی آنے کو ہے اے فقرِ غیور
کھا گئی رُوحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم
عشق و مستی نے کیا ضبطِ نفس مجھ پہ حرام
کہ کرہ ٹھنچے کی ٹھلتی نہیں بے موج نسیم

بے ساز و یراق: ہر قسم کے جھٹھیا اور سامانِ زندگی کے بغیر۔ قلبِ سلیم: خدا اور رسولِ اکرم کی محبت میں ڈوبا ہوا دل۔ تازہ: یہاں بمعنی ڈھرایا جانے والا۔ فرعون: مراد چاہر اور ظالم حکمران۔ کلیم: مراد چاہر اور ظالم حکمرانوں کے خلاف جہاد کرنے والا۔ فقرِ غیور: وہ فقر جس میں بڑی غیرت ہو۔ ہوائے زر و سیم: سونے اور چاندی یعنی دولت کی حرص۔ عشق و مستی: جنون کا جوش یعنی اسلام سے بے پناہ محبت۔ ضبطِ نفس: سانس روک لینا، یعنی پونے سے زکنا۔ بے موج نسیم: صبح کی ہوا کی لہر کے بغیر۔

اسلام

رُوحِ اسلام کی ہے نورِ خودی، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور
یہی ہر چیز کی تقویم، یہی اصلِ نمود
گرچہ اس رُوح کو فطرت نے رکھا ہے مستور
لفظِ 'اسلام' سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے فقرِ غیور!

allurdubooks.blogspot.com

نورِ خودی: خودی کی روشنی، مراد جمال کی وہ شان جو خودی کی ریاضت سے صاحبِ خودی میں پیدا ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ کی معرفت، نارِ خودی: خودی کی آگ، جلال کی شان، اشارہ ہے خدا کی راہ میں جہاد کا جذبہ۔ نور و
حضور: جلوہ اور حاضر یا سو جو رہو، خدا کی تجلیوں کا نظروں کے سامنے ہونا، تقویم: سنتری، کیلنڈر یعنی قانون،
دستورِ عمل، اصلِ نمود: ظاہر ہونے لیا یا ہونے کی بنیاد رکھنا، دشمنی، ریر فقرِ غیور: غیرت والا فقر، مراد اسلام۔

حیاتِ ابدی

زندگانی ہے صدف، قطرہ نیساں ہے خودی
وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے
ہو اگر خود نگر و خود گر و خود گیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے

allurdubooks.blogspot.com

قطرہ نیساں: موسمِ بہار میں ہونے والی بارش کا قطرہ جو پٹی کے منہ میں گر کر سونے بنتا ہے۔ خود نگر: اپنے آپ کو دیکھنے والی، یعنی اپنی ذات اور اپنے ماحول سے پوری طرح آگاہ۔ خود گیر: اپنے آپ کو پکڑنے والی، مراد اپنی حفاظت اور ہر بات کے حل کی طاقت رکھنے والی۔

سُلطانی

کے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی

خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سُلطانی

یہی مقام ہے مومن کی قوتوں کا عیار
اسی مقام سے آدم ہے ظلِ سبحانی

یہ جبر و قہر نہیں ہے، یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی

کیا گیا ہے غلامی میں بتلا تجھ کو
کہ تجھ سے ہو نہ سکی فقر کی نگہبانی

مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
 خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی
 ہوا حریفِ مہ و آفتابِ ثُو جس سے
 رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ دُرِ خشانی



allurdubooks.blogspot.com

سلطانی: غلبہ، دبدب، حکومت۔ بے پردہ: بالکل ظاہر، کسی نکاوٹ کے بغیر نظر آنے والی۔ روحِ قرآنی: قرآن کی اصل حقیقت اور پیغامِ قاہری: غلبہ یہاں مراد ایسی باطنی قوت جس سے کائنات کی تسخیر کی جائے۔ عیار: کسوٹی، کمر اکھوٹا پر کھچے والی چیز۔ ظلیلِ سبحانی: اللہ تعالیٰ کا سایہ مراد وہ انسان جس پر خدا کے انوار پڑتے ہوں، خدا کی تخلیقوں کا پرتو، دنیا پر حکومت کرنے والا۔ جبر و قہر: مجبور کرنا اور زیر دستی یا غلبہ۔ جہاں بانی: دنیا پر حکومت کرنے کی کیفیت۔ مثالِ ماہ: چاند کی مانند۔ داغِ سجود: سجدوں کا نشان جو ملے پڑ جاتا ہے یعنی اللہ کی بہت عبادت کرنے اور صرف اسی سے ڈرنے کی حالت۔ فرنگی: انگریز، مغربی تہذیب۔ مہ و آفتاب: چاند اور سورج۔ دُرِ خشانی: چمک، روشنی۔

۱۔ ریاضِ منزل (دولتِ کدہ سرداس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

صوفی سے

تری نگاہ میں ہے مُعجزات کی دُنیا
مری نگاہ میں ہے حادثات کی دُنیا
تخیلات کی دُنیا غریب ہے، لیکن
غریب تر ہے حیات و ممات کی دُنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تری
بُلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دُنیا

مُعجزات: معجزہ کی جمع، ایسے کام جو انسان کی طاقت سے باہر ہوں اور جو صرف چٹمبر، خدا کی دی ہوئی طاقت سے کر سکیں۔ حادثات: حادثہ کی جمع، نئی نئی وجود میں آنے والی چیزیں مراد اس مادی دنیا میں ہر پہل بدلتے حالات۔ تخیلات: تخیل کی جمع، خیال میں لانا، خیالات۔ غریب: مسافر، یہاں مراد عجیب، انوکھی۔ غریب تر: زیادہ عجیب۔ ممات: موت۔ ممکنات: ممکن کی جمع، مراد وجودات، اللہ کی ذات کے سوا جو کچھ اس دنیا میں ہے۔

اُفرنگ زدہ

(۱)

ترا وجود سراپا تجلی افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر
مگر یہ پیکرِ خاکی خودی سے ہے خالی
فقط نیام ہے تو، زرنگار و بے شمشیر!

(۲)

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
وجود کیا ہے، فقط جوہرِ خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

اُفرنگ زدہ: مراد مغربی تہذیب کا دلدادہ، جو اسلامی تعلیم و تہذیب سے دور ہو۔ وجود: مراد ہستی، ذات، سراپا: سر سے پاؤں تک، پورے طور پر۔ تجلی: جلوہ، مراد مغربی تہذیب کا عکس / مرکز عمارت گر: عمارت بنانے والا، معمار یہاں مراد اپنی تہذیب کے سانچے میں ڈھالتے والا۔ نیام: وہ غلاف جس میں تلوار رکھی جاتی ہے زرنگار: سونے سے آراستہ، جس پر سونے کے ٹکڑوں سے نکلے ہوئے بنائے گئے ہوں۔ بے شمشیر: تلوار کے بغیر، مراد بے کار یا جو کارآمد نہ ہو۔

ثابت: جو دلیل سے واضح ہو۔ جوہرِ خودی: خودی کی الہیت اور قوت۔ نمود: ظاہر یا نمایاں ہونے کا عمل۔ بے نمود: جو ظاہر یا نمایاں نہ ہو۔

تصوف

یہ حکمتِ ملکوتی، یہ علمِ لاہوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ ذکرِ نیم شبی، یہ مراقبہ، یہ سرور
تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ عقل جو مہ و پرویں کا کھیلتی ہے شکار
شریکِ شورشِ پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

خِرد نے کہہ بھی دیا 'لا الہ' تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

عجب نہیں کہ پریشاں ہے گفتگو میری
فروغِ صبح پریشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

تصوف: وہ علم جس کے ذریعہ دل کی صفائی اور نفس کا تزکیہ ہو۔ حکمتِ ملکوتی: ایسا غلطہ جس کا تعلق فرشتوں کی دنیا سے ہو، مراد ریاضت اور عبادت۔ علمِ لاہوتی: وہ علم جو خدا کی معرفت کے متعلق بحث کرے۔ حرم: چار دیواری، کعبہ یہاں مراد اسلام درود، دکھ یعنی اسلام کو پہنچنے والا انتھان۔ درماں: علاج، چارہ۔ ذکرِ نیم شبی: آدھی رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرنے کا عمل۔ مراقبہ کی جمع، گردن جھکا کر اور

مادی دنیا سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوبے رہنے کی حالت۔ مہ و پرویں: چاند اور ستارے
شورش پنہاں: چھپا ہوا جوش و جذبہ، مراد عشق الہی کی کیفیات اور حالات۔ خرد: عقل۔ لا الہ: کوئی معبود نہیں
(اللہ کے سوا)۔ تو کیا حاصل: تو کوئی فائدہ نہیں۔ پریشاں: پھیلا ہوا، منتشر، بے ربط۔ فروغِ صبح: صبح کی روشنی
جو پوری دنیا پر چھلی ہوئی ہے۔

۱۔ ریاض منزل (دولت کدہ سرا میں مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔



ہندی اسلام

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
وحدت کی حفاظت نہیں بے قوتِ بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خداداد
اے مردِ خدا! تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل
جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
مسکینی و محکومی و نومیدی جاوید
جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد
ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

وحدتِ افکار: خیالات ایک جیسے ہوں، سب خیالات پر باہم متفق ہوں۔ الہام: اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی
وسیلے کے بغیر کسی خیال کا دل میں نازل ہونا۔ الحاد: اللہ کے وجود کا انکار غار: پہاڑ کے اندر جو کھوکھو ہوتی ہے
مسکین: مراد عاجزی، محتاجی، محکومی، غلامی، غیر قوم یا قوسوں کا مطیع ہو کے رہنا نومیدی جاوید: ہمیشہ ہمیش کی
نامیدی/مافیہا ایجاد: وجود میں لانے کا عمل، کوئی نئی چیز بنانا ناداں: جسے کچھ علم نہ ہو، بے علم، بے خبر۔

غزل

دلِ مُردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مَرَضِ گہن کا چارہ
ترا بحرِ پُر سکوں ہے، یہ سکوں ہے یا فسوں ہے؟
نہ ٹہنگ ہے، نہ طُوفان، نہ خرابیِ کنارہ!
تُو ضمیرِ آسماں سے ابھی آشنا نہیں ہے
نہیں بے قرار کرتا تجھے غمزہ ستارہ
ترے نیستاں میں ڈالا مرے نغمہٴ سحر نے
مری خاکِ پے پے میں جو نہاں تھا اک شرارہ
نظر آئے گا اُسی کو یہ جہانِ دوش و فردا
جسے آگنی میتر مری شوخیِ نظارہ

دلِ مُردہ: مُردہ ہوا دل، یعنی جذبوں سے خالی دل۔ مَرَضِ گہن: نہ مادی و غیرہ، چارہ: علاج۔
بحر: سمندر مراد دل۔ پُر سکوں: جس میں کوئی طوفان ہو، یعنی جذبوں سے خالی فسوں: جادو۔ اصل لفظ افسوں۔
ٹہنگ: مگر چھ، مراد چھوٹے موٹے جذبے۔ خرابیِ کنارہ: ساحل کی تباہی یا بربادی۔ ضمیرِ آسماں: آسمان کا

باطن، مراد تقدیر، غمزہ ستارہ: ستارے کا زخروہ، مراد تقدیر کا چکر، نیستاں: بانسوں کا جنگل جس میں معمولی سی چنگاری پڑنے پر بھی آگ بھڑک اٹھتی ہے یہاں مراد دل، نغمہ، سحر: میح کا نغمہ، مراد قوم کو بیدار کرنے والی شاعری، خاک پے پیر: چلنے والی خاک، مراد خود شاعر یا اس کا دل، شرارہ: چنگاری، مراد جذبے/ افکار، جہان دوش و فردا: گزرے ہوئے کل اور آنے والے کل کی دنیا، مراد یہ دنیا، یہ کائنات، شوخی نظارہ: دیکھنے کی قوت کی چیزی، مراد گہری بصیرت۔



allurdubooks.blogspot.com

دُنیا

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بُوقلمونی
وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ نگلیں ہے
دیتی ہے مری چشمِ بصیرت بھی یہ فتویٰ
وہ کوہ، یہ دریا ہے، وہ گردوں، یہ زمیں ہے
حق بات کو لیکن میں چھپا کر نہیں رکھتا
تُو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

بُوقلمونی: مختلف یا کئی رنگوں کا ہوا، رنگارنگی۔ نگلیں: عکس، قیمتی پتھر۔ چشمِ بصیرت: مراد ذورنگ یا گہرائی تک دیکھنے والی آنکھ کسی بات کی تک پہنچنے والی نگاہ۔ فتویٰ: شرعی یا مذہبی فیصلہ، یہاں مراد بتانا (یعنی بتاتی ہے)۔
گردوں: آسمان۔ حق بات: سچی اور کمری بات۔

نماز

بدل کے بھیں پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات
یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

بھیں: شکل، صورت، روپ، پیر: بوڑھا، آدم: مراد انسان، جواں ہیں: یعنی اس طرح برقرار ہیں، پوچے جا رہے ہیں، لات و منات: قبل از اسلام کے وہ بت جن کی عرب میں پوجا ہوا کرتی تھی، مراد غیر شرعی معادلات اور خواہشات، گراں: پوچھل، بھاری۔

وحیؑ

عقلِ بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کارِ حیات
فکر بے نور ترا، جذبِ عمل بے بنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تاریک حیات
خوب و ناخوب عمل کی ہو گرہ و ا کیونکر
گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات!

وحی: اللہ کی طرف سے پیغمبروں کو جبرئیلؑ کے ذریعہ پیغام۔ بے مایہ: جس کی کوئی قیمت نہ ہو، بے قدر، حقیر۔ سزاوار: ملنے یا کسی چیز کے لائق ہونا۔ ظن و تخمیں: گمان اور اندازہ۔ زبوں: خواہ، عاجز، ناتواں۔ کارِ حیات: زندگی کا کام، مراد زندگی کے معاملات۔ بے نور: جس میں روشنی نہ ہو، مراد تاریک، گھٹیا، خوں نہ ہونا۔ جذبِ عمل: عمل کی کشش، مراد اعلیٰ مقصد حاصل کرنے کا جذبہ۔ شبِ تاریک حیات: زندگی کی تاریک رات یا خوب: جو اچھا نہ ہو یا (ہونا): کھلتا، مراد یہ مسئلہ حل کیونکر ہو۔ شارح: تشریح کرنے والی، اسرارِ حیات: زندگی کے پیچیدہ۔

۱۔ ریاض منزل (دولت کدہ اسرار مسعود) میں لکھے گئے۔

شکست

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ اُلت
فقیہ شہر بھی رُہبانیت پہ ہے مجبور
کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگِ دستِ بدست
گریز کشمکشِ زندگی سے، مردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

شکست: مراد جدوجہد نہ کرنا اور ہمت ہار کر بیٹھے رہنا۔ مجاہدانہ حرارت: ایسی گری یعنی ایسا جوش و جذبہ جس میں مجاہد کے سے عمل اور جہاد کی شان ہو۔ شرابِ اُلت: ایسی شراب یعنی صوفی کا ایسا ذکر و فکر جس کا تعلق صرف خدا کی ذات سے ہو۔ اُلت اشارہ ہے سورۃ اعراف کی ایک آیت کی طرف جس میں خدا تعالیٰ نے روحوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ”کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں“ تو سب نے ہاں میں جواب دیا۔ فقیہ شہر: شہر کے مفتی، مراد ملک کے مسلمان علما۔ رُہبانیت: عیسائیوں کے پادریوں کی ترک دنیا کی حالت۔ جنگِ دستِ بدست: ہاتھوں ہاتھ جنگ، مراد حق بات کہنے پر برصغیر کے برطانوی حکمرانوں سے کھلم کھلا لڑائی۔ گریز: چٹا کشمکشِ زندگی: زندگی کی کھیچ پھانسی، یعنی زندگی کے ہنگامے۔

عقل و دل

ہر خاکی و نوری پہ حکومت ہے خرد کی
باہر نہیں کچھ عقلِ خدا داد کی زد سے
عالم ہے غلام اس کے جلالِ اِزلی کا
اک دل ہے کہ ہر لحظہ اُلجھتا ہے خرد سے

نوری: مراد فرشتہ۔ عقلِ خدا داد: خدا کی دی ہوئی عقل۔ دُؤ: نشانہ۔ جلالِ اِزلی: ایسا رعب و دبدب و رُشّان و شوکت جو ہمیشہ ہمیشہ برقرار رہے۔

مستی کردار

صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار
شاعر کی نوا مُردہ و افسردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست، نہ خوابیدہ نہ بیدار
وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستی کردار

مستی کردار: عمل یا جدوجہد میں جوش و جذبہ کا انداز طریقت: اپنی ذات / نفس کو نفسانی خواہشوں سے پاک رکھنے کے اصول یعنی صوفیوں کا مسلک۔ مستی احوال: تصوف کی اصطلاح میں صوفیوں کے وجد کی کیفیت۔ مستی گفتار: باتوں کی مستی، یعنی صرف وعظ کرنا، جہد و عمل نہ کرنا، نوا: آواز، یعنی شاعری۔ مُردہ: مری ہوئی، مراد تائیر سے خالی، افسردہ: بھٹی ہوئی، بے اثر، افکار: فکر کی جمع، خیالات۔ سرمست: بہت مست، خوابیدہ: سویا ہوا، سوئی ہوئی، بے عملی کی حالت۔ بیدار: جاگنے والا، حوالی، عمل کی حالت۔ مردِ مجاہد: جہاد کرنے والا دلیر، مراد مردِ ہمت۔ رگ و پے: جسم کا زواں زواں۔

قبر

مرقد کا شبستاں بھی اُسے راس نہ آیا
آرام قلندر کو تیرے خاک نہیں ہے
خاموشی افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدی و پہنائی افلاک نہیں ہے

allurdubooks.blogspot.com

مرقد: سونے یا آرام کرنے کی جگہ، مراد قبر، شبستاں: رات کو سونے کی جگہ، راس نہ آیا: سواقی یا مزاج کے مطابق نہ ہو، قلندر: خدا کا فقیر یعنی محبوبِ حقیقی کی ذات میں خود کو فنا کرنے والا صوفی، تیرے خاک: مٹی کے نیچے یعنی قبر میں، خاموشی افلاک: آسمانوں کی خاموشی، بے قیدی: قید میں نہ ہوا، آزادی، پہنائی افلاک: آسمانوں کی وسعت/پھیلاؤ۔

قلندر کی پہچان

کہتا ہے زمانے سے یہ درویشِ جواں مرد
جاتا ہے جدھر بندہ حق، تُو بھی اُدھر جا!
ہنگامے ہیں میرے تری طاقت سے زیادہ
پچتا ہوا ہنگاہِ قلندر سے گزر جا
میں کشتی و ملاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تُو تو اتر جا
توڑا نہیں جادو مری تکبیر نے تیرا؟
ہے تجھ میں مکر جانے کی جرأت تو مگر جا!
مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

درویشِ جواں مرد: خدا کی محبت میں فادیر اور بڑا انسان۔ بندہ حق: اللہ کا بندہ یعنی مردِ مومن۔ ہنگاہِ قلندر:
قلندر کا ٹھکانا، محتاج: حاجت مند، ضرورت مند۔ چڑھتا ہوا دریا: وہ دریا جس میں طغیانی آتی ہوئی ہو۔ تکبیر:
اللہ کی عظمت، بڑائی کا بیان، مگر جانا: اپنی بات سے دھڑکنا، مٹی بات کو جھٹلانا۔ جرأت: دلیری، بہادری، مہر و
مہ و انجم: سورج اور چاند اور ستارے۔ محاسب: حساب کرنے والا، مراد پوچھ گچھ کرنے والا، حکومت کرنے
والا۔ ایام: یوم کی جمع، دن بمعنی زمانہ۔ مرکب: سواری، مراد محکوم یا غلام۔ راکب: سوار، مراد محکوم / حاکم۔

فلسفہ

افکارِ جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے
معلوم ہیں مجھ کو ترے احوال کہ میں بھی
مدت ہوئی گزرا تھا اسی راہ گزر سے
الفاظ کے پتھروں میں اُلجھتے نہیں دانا
غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے!
پیدا ہے فقط حلقہٴ اربابِ جنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شر سے
جس معنی پیچیدہ کی تصدیق کرے دل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گہر سے
یا مُردہ ہے یا نزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لکھا نہ گیا خونِ جگر سے

فلسفہ: علم کی ایک شاخ، حکمت، وہ عمل جو اشیا کے وجود کی حقیقتوں اور اسباب سے متعلق بحث کرتا ہے۔ خفی: چھپے ہوئے، جلی: روشن، واضح، الفاظ کے بیچ، لفظوں کا اُلٹ پھیر، لکھنا: پڑنا، غواص: غوطہ گانے والا، جودیا کی تہ میں سوتی تلاش کرتا ہے۔ حلقہٴ اربابِ جنوں: یہاں مراد عشقِ حقیقی میں ڈوبے ہوئے انسانوں کا حلقہ، گہری بصیرت والے، معنی پیچیدہ: مشکل معنی تصدیق: کسی بات یا معاملے کے صحیح ہونے کی گواہی دینا یا بندہ گہر: چمکتا ہو سوتی گرفتار: پکڑا ہوا، جلا، خونِ جگر: مراد جہاد اور عشق کا جذبہ۔

مردانِ خدا

وہی ہے بندہٴ خُر جس کی ضرب ہے کاری
نہ وہ کہ خُرب ہے جس کی تمام عیاری
اَزَل سے فطرتِ احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کُلہ داری
زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
اُنھی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری
وجود اُنھی کا طوافِ بیتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر، تمام زُناری!

بندہٴ خُر: آزاد انسان، مراد مرد مومن، ضرب: وار، حملہ، کاری: پورے اثر والی / والا، حرب: لڑائی، جنگ۔
اَزَل سے: مراد شروع سے (ازل: ایسا وقت جس کا نہ کوئی آغاز ہو نہ انتہا) فطرتِ احرار: آزاد انسانوں کی
سرشت / طبیعت، دوش بدوش: کندھے سے کندھا ملائے ہوئے، قلندری: قلندر ہونے کی کیفیت، قبا پوشی: قبا
(ایک خاص قسم کا لباس) پہننے کی حالت، مراد مذہبی عالم یا شیخ ہونا، کُلہ داری: نگاہ یعنی تاج رکھنے کی کیفیت
مراد بادشاہت، طوافِ بیتاں: جنوں کے گرد چکر لگانا، عبادت کا انداز، زُناری: زُنار پہنے ہوئے، مراد است
پرست۔

کافر و مومن

کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
تُو ڈھونڈ رہا ہے سَمِ افرنگ کا تریاق؟
اک نکتہ مرے پاس ہے شمشیر کی مانند
بُرّندہ و صَیقل زدہ و روشن و بَرّاق
کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق!

خضر: حضرت خضرؑ جو بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ سَمِ افرنگ: انگریزوں کا زہر، مراد مغربی تعلیم و تہذیب۔ تریاق: زہر کا اثر مٹانے والی دوا۔ بُرّندہ: کاٹنے والی، حیر۔ صَیقل زدہ: بہت چمکتی ہوئی۔ بَرّاق: چمکیلی، روشن، واضح۔ گم ہے: کھویا ہوا ہے یعنی صرف اسی دنیا میں گم ہے۔ آفاق: افق کی جمع، آسمان کا کنارہ، مراد دنیاوی معاملات۔

مہدی برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے ستار

پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
نے جدتِ گفتار ہے، نے جدتِ کردار

ہیں اہلِ سیاست کے وہی کہنہ خُم و چیچ
شاعر اسی افلاسِ تخیل میں گرفتار

دُنیا کو ہے اُس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نیک زلزلہ عالمِ افکار

مہدی برحق: حقیقی یا صحیح مہدی، زنداں: قید، ثوابت: ثابت کی جمع، وہ ستارہ جو اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے مراد جدوجہد نہ کرنے والے انسان، ستار: گردش کرنے والے ستارے جدوجہد کرنے والے، پیرانِ کلیسا: کلیسا کے بزرگ یعنی عیسائیوں کے مذہبی رہنما، شیخانِ حرم: مراد مسلمانوں کے مذہبی رہنما، جدتِ گفتار: نئی باتیں (موجودہ دور کے حالات کے مطابق)، خُم و چیچ: مراد طور طریقے، افلاسِ تخیل: سوچ کی مفلسی، یعنی ایسی قوتِ فکر جو ایک ہی ڈگر پر قائم ہے اور آگے بڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی، زلزلہ: بھونچال، مراد جو ایک زبردست انقلاب پیدا کر دے عالمِ افکار: افکار کی دنیا، سوچوں یا نظریات کی دنیا۔

مومنؑ (دُنیا میں)

ہو حلقہٴ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
افلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن
چتے نہیں گنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرائیل کا صیاد ہے مومن

جنت میں

کہتے ہیں فرشتے کہ دل آویز ہے مومن
حوروں کو شکایت ہے، کم آمیز ہے مومن

حلقہٴ یاراں: دوستوں کا حلقہ/جماعت، سوسنوں کا حلقہ۔ برہنہ: ریشم۔ مراد نرم یا نرم مزاج۔ رزم حق و باطل: سچ اور جھوٹ یعنی اسلام اور کفر کی جنگ (یہ شعر دراصل سورہ المائدہ آیت ۵۴ کے ایک لکڑے کا منظوم ترجمہ ہے)۔ افلاک: فلک بمعنی آسمان کی جمع۔ حریفانہ کشاکش: دشمنوں کی سی کھینچ پھانسی، دشمن کے ساتھ شدید اختلاف اور ٹکراؤ۔ چپے نہیں: نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں۔ کجنگ: جھڑپا، مراد قوم/قومیں۔ حمام: کبوتر، مراد کمزور افراد/قومیں۔ جبریل: حضرت جبریلؑ، مراد بلند سے بلند قومیں یا عالم بالا۔ سرافیل: حضرت سرافیلؑ جو قیامت کے روز صور پھونکیں گے (اس سے بھی جبریل والی بات مراد ہے)۔

دل آویز: دل پسند، دل کو بھانے والا۔ کم آمیز: دوسروں میں کم اُٹھنے بیٹھنے والا۔

۱۔ بھوپال (شیخ محل) میں لکھے گئے۔

محمد علی باب

تھی خوب حضورِ علما باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعرابِ سلمات
اُس کی غلطی پر علما تھے متنبہم
بولاء، تھیں معلوم نہیں میرے مقامات
اب میری امامت کے تصدق میں ہیں آزاد
محبوس تھے اعراب میں قرآن کے آیات!

allurdubooks.blogspot.com

محمد علی باب: میرزا محمد علی باب کا تعلق ایران کے شہر شیراز سے تھا۔ ۱۲۶۰ ہجری میں اس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کی طرف سے اس کام پر مامور ہوا ہے کہ وہ لوگوں کو آگاہ کر دے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہونے والا ہے۔ اور یہ کہ وہ اس اعتبار سے باب یعنی دروازہ ہے کہ جب تک لوگ اس کے افکار کے دروازے سے نہ گزر لیں ان پر یہ بات واضح نہ ہوگی کہ امام مہدی اور مسیح موعود کب اور کس طرح ظہور فرمائیں گے۔ یہ بابی مذہب کا بانی تھا۔ ۱۸۵۰ء میں قتل ہوا حضورِ علماء عالموں کے سامنے باب: دروازہ، یہاں مراد محمد علی باب اعرابِ سلمات: لفظ سلمات کے زیرِ زیر، یعنی تلفظ (سلمات جمع سماء یعنی آسمان)، متنبہم: ہنسنا، یعنی علما ہنس رہے تھے۔ مقامات: منزلیں، مرتبے، امامت: رہنمائی، پیشوائی، تصدق: مراد طفیل، کسی چیز کے طفیل، بدولت، محبوس: جس کیے گئے، بند یا قیدی، اعراب: زیر، زیر وغیرہ، کسی لفظ کا تلفظ، آیات: آہستہ بھینٹ نکالنے کی جمع، مراد قرآن کی آیتیں۔

تقدیر

(ابلیس و یزداں)

ابلیس

اے خدائے گن فکاں! مجھ کو نہ تھا آدم سے پیر
آہ! وہ زندانیِ نزدیک و دُور و دیر و زود
حرفِ 'استکبار' تیرے سامنے ممکن نہ تھا
ہاں، مگر تیری مشیت میں نہ تھا میرا سجود

یزداں

کب کھلا تجھ پر یہ راز، انکار سے پہلے کہ بعد؟

ابلیس

بعد، اے تیری تجلی سے کمالاتِ وجود!

یزداں

(فرشتوں کی طرف دیکھ کر)

پستیِ فطرت نے سکھلائی ہے یہ حجت اے
کہتا ہے تیری مشیت میں نہ تھا میرا جود
دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
ظالم اپنے شعلہ سوزاں کو خود کہتا ہے دود!

(ماخوذ از مثنوی لدین ابن عربی)

خدا نے کس فکاں: ”ہو جا اور وہ ہو گیا/ ہو گئی“ کا خدا قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے مراد کُل مخلوقات کا
خدا زندانی نزدیک و دور، نزدیک اور دور یعنی مکاں کا قیدی، دیر و زود، دیر اور جلد یعنی زمان (وقت) مراد
آدم زمان و مکاں کے چکر میں گرفتار ہے، حرفِ استکبار: تکبر یا بڑائی کی بات، مشیت: مرضی یعنی خدا کی
مرضی، یزداں: خدا، کب کھلا: کب روشن یا ظاہر ہو، تجلی: جلوہ، کمالات: وجود و جود کے کمالات یعنی کائنات
کی تخلیق میں قدرت کے جو کمالات نظر آتے ہیں، پستی فطرت: فطرت یعنی طبیعت کا گھنچا پن، حجت: دلیل،
شعلہ سوزاں: جلادے والا شعلہ، دود: دھواں۔

۱۔ یہ نظم مشہور صوفی مثنوی لدین ابن عربی (وفات ۱۲۳۹ء) کی تحریر سے لفظ کی گئی ہے۔

اے رُوحِ محمدؐ

شیرازہ ہوا ملتِ مرحوم کا اُتر
اب تُو ہی بتا، تیرا مسلمان کدھر جائے!

وہ لذتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
پوشیدہ جو ہے مجھ میں، وہ طوفان کدھر جائے

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کدھر جائے

اس راز کو اب فاش کر اے رُوحِ محمدؐ!
آیاتِ الہی کا نگہبان کدھر جائے!

شیرازہ: کتاب کی جز ہندی والا فیتہ، یہاں مراد نظام، ہندوستان۔ ملتِ مرحوم: وہ قوم جس پر دمِ اُرت
خداوندی ہو، یہاں مراد اُمتِ مسلمہ۔ اُتر: رُوح اُترتا آشوب: مراد دین سے بے حد عشق کا ذوق، جوش و
جذبہ بحرِ عرب: عرب میں واقع سندھ کا نام، عرب قوم، مراد دنیا کے مسلمان۔ پوشیدہ: چھپا ہوا بے قافلہ و
راحلہ و زاد: قافلے، سواری اور سامان سفر کے بغیر کوہ و بیاباں: پہاڑ و جنگل۔ حُدی خوان: حُدی پڑھنے
والا، وہ آدمی جو لوگوں کے قافلے کے آگے ایسے شعر پڑھتے ہوئے چلتا ہے جن سے اونٹ مست ہو کر چیز چلنے
لگتا ہے۔ فاش کر: ظاہر کر، کھول دے۔ آیاتِ الہی: خدا کی نشانیاں۔

مدنیتِ اسلام

بتاؤں تجھ کو مسلمان کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جنوں
طلوع ہے صفتِ آفتاب اس کا غروب
یگانہ اور مثالِ زمانہ گونا گوں!

نہ اس میں عصرِ رواں کی حیا سے بیزاری
نہ اس میں عہدِ گھن کے فسانہ و افسوں

حقائقِ ابدی پر اساس ہے اس کی
یہ زندگی ہے، نہیں ہے طلسمِ افلاطوں!

عناصر اس کے ہیں رُوح القدس کا ذوقِ جمال
عجم کا حُسنِ طبیعت، عَرَب کا سوزِ درُوں!

مدنیت: تہذیب، تمدن، نہایتِ اندیشہ، غور و فکر کی انتہا، کمالِ جنوں: عشق کا کامل ہوا، صفتِ آفتاب: سورج کی طرح، یگانہ: مراد جس کی کوئی مثال نہ ہو، مثالِ زمانہ: زمانے کی طرح، گونا گوں: رنگ رنگ یا قسم قسم کا، عصرِ رواں: چلتا ہوا زمانہ، مراد موجودہ، جدید دور، فسانہ و افسوں: افسانہ اور جادو، مراد ایسی باتیں یا کہانیاں جن میں کوئی حقیقت نہ ہو، حقائقِ ابدی: ایسی حقیقتیں جو ہمیشہ برقرار رہیں، اساس: بنیاد، طلسم

افلاطون: افلاطون کا جادو مشہور یونانی فلسفی افلاطون کے فلسفے کے مطابق یہ کائنات اور زندگی سب محض ایک جادو ہے یعنی ان کی اپنی کوئی حقیقت یا وجود نہیں ہے۔ عناصر: مختصر بمعنی مادہ کی جمع، مادہ یعنی آگ، پانی، ہوا اور ہوا جس سے مادی جسم ترکیب پاتا ہے۔ رُوح القدس: مقدس روح، مراد حضرت جبرئیلؑ۔ ذوقِ جمال: حُسن و خوبی کا جذبہ / شوقِ عجم: غیر عرب علاقے / مملکت، یہاں مراد ایران وغیرہ۔ حُسنِ طبیعت: ذہن کا فطری حُسن کو پسند کرنے کا ذوق۔ عرب کا سوزِ دُروں: یعنی عربوں کا ساسوز و گداز۔



امامت

تُو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آنے میں تجھ کو دکھا کر رُخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دُشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہِ ملتِ بیضا ہے امامت اُس کی
جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے!

امامت: پیشوائی، رہبری، صاحبِ اسرار، چھٹی حقینوں سے واقف امامِ برحق: حقیقی رہنما، حاضر و موجود: مراد موجودہ زمانے کی برائیاں / خرابیاں، بیزار: نفرت کرنے والا، رُخِ دوست: دوست کا چہرہ مراد اللہ کا دیدار، احساسِ زیاں: نقصان کا احساس، لہو گرما دے: جوش و جذبہ پیدا کر دے، سان: وہ پتھر جس پر تلوار / بھڑی چیز کرتے ہیں، تلوار کرے: چیزی پیدا کر دے، فتنہِ ملتِ بیضا: روشن ملت یعنی ملتِ اسلامیہ کے لیے خرابی کا باعث، پرستار: پرستش کرنے والا، مراد حاکموں کی چاہلوسی کرنے والا۔

فقر و راہی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
تری نگاہ میں ہے ایک، فقر و رُہبانی

سکوں پرستی راہب سے فقر ہے بیزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی

پسند رُوح و بدن کی ہے و انمود اس کو
کہ ہے نہایتِ مومن خودی کی عریانی

وجود صیرنی کائنات ہے اُس کا
اُسے خبر ہے، یہ باقی ہے اور وہ فانی

اُسی سے پوچھ کہ پیشِ نگاہ ہے جو کچھ
جہاں ہے یا کہ فقط رنگ و بو کی طغیانی

یہ فقر مردِ مسلمان نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلْمانی و سلیمانی

رہبانی: ترک دنیا کی کیفیت۔ سکوں پرستی: سکون سے محبت یعنی جدوجہد نہ کرنا۔ فقر: خدا اور رسول خدا سے محبت کی بنا پر غیر شرعی اور نفسانی و دنیاوی خواہشات سے بچنے کی کیفیت۔ فقیر: درویش، خدا مست، عشق حقیقی میں ڈوبا ہوا شخص۔ سفینہ: کشتی۔ طوفانی: جو طوفان میں پھنسا پھنسی ہو۔ وانمود: دکھانے یا ظاہر کرنے کی کیفیت، مراد نمائش۔ نہایت مومن: مومن کی انتہا۔ خودی کی عریانی: مراد خودی کو عملی طور پر سامنے لانا۔ حیرتی کائنات: کائنات کے کمرے کھولنے کو پرکھو۔ الایچش نگاہ: نظروں کے سامنے۔ رنگ و بو کی طغیانی: رنگ و خوشبو کا طوفان مراد اس دنیا کی فانی اور ماضی خوبصورتی وغیرہ کی کثرت۔ دولت سلمانی: حضرت سلمان فارسی (صحابی، وفات ۳۳ھ / ۶۵۳ء) کی دولت، یعنی بہت زہد اور تقویٰ اور باطنی پاکیزگی۔ سلیمانی: حضرت سلیمان، مراد حکمرانی، اشاہ ہے اس دور کی طرف جب آغا اسلام میں مسلمان دنیا پر چھا گئے تھے۔



غزل

تیری متاعِ حیاتِ علم و ہنر کا سرور

میری متاعِ حیاتِ ایک دلِ ناصبور!

معجزہ اہلِ فکر، فلسفہ پیچ پیچ

معجزہ اہلِ ذکر، موسیٰ و فرعون و طور

مصلحت کہہ دیا میں نے مسلمان تجھے

تیرے نفس میں نہیں، گرمیِ یومِ النشور

ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا

تو ہے ابھی ہوش میں، میرے جنوں کا قصور!

فیضِ نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے

حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور

خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم

عشق ہو جس کا جسور، فقر ہو جس کا غیور

متاع حیات: زندگی کا سرمایہ / دولت، علم و ہنر: فلسفہ و حکمت اور فن و غیرہ۔ دلِ ماصبور: بے صبر دل۔ اہل فکر: فلسفہ و حکمت جاننے والے، فلسفی جو بہت غور و فکر کرتے ہیں فلسفہ پیچ پیچ: بہت الجھا ہوا یعنی مشکل فلسفہ۔ اہل ذکر: اللہ کی یاد میں کھوئے ہوئے لوگ، سوشین موسیٰ و فرعون و طور: حضرت موسیٰ، فرعون مصر کا بادشاہ جس نے حدائی کا دعویٰ کیا، طور جس پر حضرت موسیٰ، خدا سے منکلام ہوئے مراد مردِ مومن بڑی سے بڑی طاقت سے بھی ٹکرا جاتا اور اللہ کے جلوے سے بھی فیضیاب ہوتا ہے۔ گرمی یومِ القصور: اُنھنے کے دن (قبروں سے مردوں کے اُنھنے کے دن) یعنی روزِ قیامت کی گرمی، ایک مردِ مومن کا سا جوش و جذبہ فیضِ نظر: کسی اللہ والے کی نگاہ یعنی اس کی صحبت سے بچنے والا فائدہ / برکت۔ ضبطِ سخن: بات قابو میں رکھنا، جگہ ادب میں رہ کر بات کرنا۔ حرف پریشاں: بکھری ہوئی بات، بے نیکی بات جو موقع کے مطابق نہ ہو۔ اہلِ نظر: مراد بصیرت والے لوگ جو چھپے اسرار کو مختلف نشانوں سے سمجھ لیتے ہیں۔ حضور: سامنے، موجودگی، خوار، ذلیل، زسوا، جسور: جسارت والا، دلیر، مڈر، غیور، غیرت والا۔



تسلیم و رضا

ہر شاخ سے یہ نکتہ پیچیدہ ہے پیدا
پودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا
ظلمت کدہ خاک پہ شا کر نہیں رہتا
ہر لحظہ ہے دانے کو جنوں نشو و نما کا
فطرت کے تقاضوں پہ نہ کر راہِ عمل بند
مقصود ہے کچھ اور ہی تسلیم و رضا کا
جرات ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا، ملکِ خدا تنگ نہیں ہے!

تسلیم: سپردگما، مراد خدا کی مرضی پر راضی رہنا، رضا: راضی ہونا، خوشی، خدا کی مرضی پر خوش رہنا، نکتہ پیچیدہ: مشکل اور غیر واضح گہری بات، پیدا: ظاہر، پہنائے فضا: فضا کی وسعت، پھیلاؤ، ظلمت کدہ خاک: مٹی کی تاریک جگہ یعنی زمین کے اندر، شا کر: شکر کرنے والا یعنی تاعت کرنے والا، ہر لحظہ: ہر گھڑی، جنوں: پاگل پن، مراد جوش نشو و نما: بڑھنے پھولنے کا عمل، فطرت: قدرت، طبیعت، تقاضا: خواہش، مقصود: مقصد، غرض، جرات: دلیری، بے خوفی، نمو: بڑھنے پھولنے کا عمل۔

نکتہ توحید

بیاں میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
وہ رمز شوق کہ پوشیدہ لا الہ میں ہے
طریق شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے
سرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
تو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے
جہاں میں بندہ خر کے مشاہدات ہیں کیا
تری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے
مقام فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے!

رمز شوق: خدا سے عشق و جذبہ کا بھید۔ پوشیدہ: چھپی ہوئی۔ لا الہ: یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ طریق شیخ: متزایا و اعلا کا طریقہ / راستہ۔ فقیہانہ: فتویٰ دینے والوں کی طرح حق و باطل: سچ اور جھوٹ، مراد اسلام اور کفر۔ کارزار: لڑائی، جنگ۔ حرب و ضرب: لڑائی اور وار کما، باہمی جنگ۔ بیگانہ: ناواقف۔ بندہ خر: آزاد انسان یعنی مردِ مومن۔ مشاہدات: مشاہدہ کی جمع ایسی باتیں جو آنکھوں سے دیکھی اور سمجھی گئی ہوں۔ روش: طوں طریقہ۔ گدایانہ: فقیروں کا سارا۔

إلهام اور آزادی

هو بندۀ آزاد اگر صاحبِ إلهام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز
اس کے نفسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چہنستاں شرر آمیز
شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغانِ مخرخیز!
اُس مردِ خود آگاہ و خدا مست کی نصبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جم و پرویز
محلوم کے إلهام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

إلهام: کسی وسیلے کے بغیر خدا کی طرف سے انسان کے دل میں کوئی خیال آنا۔ صاحبِ إلهام: جس کو الہام ہوتا ہو، جس کے دل پر خدا کوئی بہت یا خیال مازل کرتا ہے مہمیز: کھوڑے کو ایڑ لگانے کی سیخ، یہاں مراد فکرو عمل کی تحریک کو تیز کرنے والی۔ نفسِ گرم: گرم سانس، مراد عشق کا سوز و جذبہ چہنستاں: جہنم کی جگہ مراد

جہاں بہت بھول ہوں۔ شرر آمیز: چنگاریوں سے بھری ہوئی، یعنی سرخ رنگ کے بھول کھل اٹھتے ہیں۔
 شاہیں: عقاب کی قسم کا ایک سفید شکاری پردہ، مراد مرد خود آگاہ۔ مرغانِ سحر خیز: صبح کو اٹھنے یعنی چھپانے
 والے پردے۔ باذوق مسلمان مرد خود آگاہ: مرد مومن جو اپنی پوشیدہ قوتوں اور صلاحیتوں سے پوری طرح
 باخبر ہے۔ خدا مست: خدا کے عشق میں ڈوبا ہوا۔ شکوہ و جم و پرویز: جمشید اور پرویز کا سراجاہ و جلال۔ جمشید اور
 پرویز قبل از اسلام کے ایران کے دو عظیم بادشاہ یہاں مراد بہت عظیم، شان و شوکت، غارت گر: کوٹنے اور تباہ
 کرنے والا۔ صورتِ چنگیز: چنگیز کی مانند، مراد بہت ظالمانہ، چنگیز منگولوں کا انتہائی ظالم سردار جس نے ۶۱۶ھ /
 ۱۲۱۹ء میں ایران پر حملہ کر کے اسے تباہ کیا۔



جان و تن

عقل مذت سے ہے اس پیچاک میں اُلجھی ہوئی
رُوح کس جوہر سے، خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے
میری مشکل ہستی و شور و سُرور و درد و داغ
تیری مشکل، مے سے ہے ساغر کہ مے ساغر سے ہے
ارتباطِ حرف و معنی، اختلاطِ جان و تن
جس طرح انگر قبا پوش اپنی خاکستر سے ہے!

پیچاک: اُلجھن، مشکل، پیچیدگی، اُلجھی ہوئی، پھنسی ہوئی، جوہر: وہ مادہ جس سے آگے کوئی چیز تیار کی جائے
خاکِ تیرہ: سیاہ مٹی، مراد جسم، تن، شور و سُرور، جوش و جذبہ و کردار کی مستی، درد و داغ: مراد حقیقی عشق کا سوز
و غم، ارتباط: ایک دوسرے سے تعلق یا ربط، اختلاط: سیل جول، ملاہم مل بیٹھنا، یک جا ہونا، انگر: چنگاری، قبا
پوش: قبا لباس پہنے ہوئے، خاکستر: راکھ۔

لاہور و کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور
موت کیا شے ہے، فقط عالمِ معنی کا سفر
اُن شہیدوں کی دینت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدرو قیمت میں ہے خونِ جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ، اے مردِ مسلمان تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ 'لَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ'

عالمِ معنی: حقیقی دنیا، آخرت کی دنیا۔ دینت: خون بہا، یعنی خون کا بدلہ / قیمت اہلِ کلیسا: کلیسا یعنی گرجا کے لوگ مراد عیسائی یعنی انگریزی حکومت۔ حرم: کعبہ۔ "لَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ": قرآنی سورۃ القصص آیت ۸۸ کا ایک کلمہ: اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو یعنی خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

نبوت

میں نہ عارف، نہ مُجدد، نہ مُحدث، نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں، مگر عالمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام
عصرِ حاضر کی شبِ تاریں دیکھی میں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفتِ ماہِ تمام
”وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام“

عارف: دانا، جاننے والا، یہاں مراد خدا کی پہچان رکھنے والا مُجدد و: مراد کامل ولی جو ہر صدی میں پیدا ہوتا اور
دینی و شرعی مسائل کی تجدیدِ تبلیغ کے ذریعے کرتا ہے مُحدث: حدیثِ رسول اکرم کے علم کا ماہر فاش: ظاہر ضمیر
فلک: آسمان کا باطن، یعنی آسمانی کتابوں میں جو کچھ تعلیم دی گئی ہے۔ نیلی فام: نیلے رنگ کا۔ شبِ تاری:
اندھیری رات، مراد اُسے حالاتِ صفت: مانند، طرح۔ ماہِ تمام: پورا چاند جو بہت روشن ہوتا ہے۔ برگ
حشیش: بھگ کا پتہ/ یونی شوکت: رعب، دبدبہ۔

آدم

طلسمِ بُود و عدم، جس کا نام ہے آدم
خدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ سخن
زمانہ صبحِ ازل سے رہا ہے محوِ سفر
مگر یہ اس کی تگ و دو سے ہو سکا نہ کہن
اگر نہ ہو تجھے اُبھن تو کھول کر کہہ دوں
وجودِ حضرتِ انساں نہ رُوح ہے نہ بدن!

بود و عدم: ہونا اور نہ ہونا یعنی وجود کا ہونا اور نہ ہونا۔ قادر: قدرت / طاقت رکھنے والا / والی۔ سخن: بات، مراد زبان یا کویاں۔ صبحِ ازل: مراد تخلیقِ کائنات سے بھی پہلے سے۔ تگ و دو: بھاگ دوڑ، مراکوش، کھول کر: واضح طور

مکہ اور جنیوا

اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم
تفریقِ مللِ حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملتِ آدم
مکے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم!

allurdubooks.blogspot.com

مکہ اور جنیوا: مکہ سے مراد اسلام ہے اور جنیوا اٹالیا ہے "لیگس اقوامِ عالم" (League of Nations) کی طرف جو مغربی ملکوں نے ۱۹۱۳ء کی جنگِ عظیم کے بعد قائم کی تھی اور جس کا صدر مقام جنیوا تھا، اس کا بظاہر مقصد دنیا میں امن قائم کرنا تھا لیکن درحقیقت کمزور ملکوں کو غلام بنانے کی کوشش تھی۔ صحبتِ رمل پہنچنے کی کیفیت وحدتِ آدم: انسانوں کا ایک ہونا یعنی رنگ، نسل، وطن اور قوم کا امتیاز نہ ہونا۔ ملل: ملت کی جمع، قومیں حکمتِ افرنگ: مراد یورپی قوموں کی سیاست۔ ملتِ آدم: مراد تمام انسان ایک قوم کی صورت ہوں۔ جمعیتِ اقوام: مختلف قوموں کا اکٹھا ہونا، یہاں اٹالیا ہے لیگ آف نیشنز کی طرف، جو یورپ کی قوموں نے جنگِ عظیمِ اول (۱۹۱۳ء) کے بعد تشکیل دی۔ جمعیتِ آدم: مراد تمام انسانوں کی ایک جماعت۔

اے پیرِ حرم

اے پیرِ حرم! رسم و رُو خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا
اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت!
دے ان کو سبقِ خودِ شگنی، خودِ نگری کا
تُو ان کو سکھا خارا شگانی کے طریقے
مغرب نے سکھایا انھیں فنِ شیشہ گری کا
دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا
کہہ جاتا ہوں میں زورِ جنوں میں ترے اُسرار
مجھ کو بھی صلہ دے مری آشفۃ سَری کا!

پیرِ حرم: چار دیواری کا بوڑھا، مراد صوفی یا مذہبی رہنما، رسم و رُو خانقہی: خانقاہ میں بیٹھے رہنے کا طوطرِ طریقہ، مراد
عمل و جدوجہد سے دُور رہنا، مقصود: مطلب، نوائے سحری: صبح سپہرے کا نغمہ، مراد شاعری، خودِ شگنی: خود کو
توڑنے کا عمل، مراد اپنی کوتاہیوں خرابیوں کی اصلاح، خودِ نگری: خود کو دیکھنے کا عمل، مراد اپنی ذات کی شناخت
یعنی اپنی پوشیدہ قوتوں اور اہلیتوں سے باخبر ہونے کا عمل، خارا شگانی: سخت پتھر توڑنے کا عمل، مراد سخت
جدوجہد و محنت کرنے کا عمل، شیشہ گری: شیشہ بنانے کا عمل، مراد ظاہری بناؤ سکھار، دارو: دوا، علاج
پریشاں نظری: کسی ایک مرکز پر نظر کا نہ جہنا، مراد اسلام پر پوری توجہ نہ ہونا، زورِ جنوں: مراد جذبات کی
شدت، اُسرارِ رازِ سر بمعنی جہد کی جمع، راز کی باتیں، آشفۃ سَری: دیوانہ پن، مراد ملکیتِ اسلامیہ سے بیحد محبت۔

مہدی

قوموں کی حیات ان کے تخیل پہ ہے موقوف

یہ ذوق سکھاتا ہے ادب مرغِ چمن کو

محبوبِ فرنگی نے بہ اندازِ فرنگی

مہدی کے تخیل سے کیا زندہ وطن کو

اے وہ کہ تُو مہدی کے تخیل سے ہے بیزار

نومید نہ کر آہوئے مشکلیں سے ختن کو

ہو زندہ کفن پوش تو میت اُسے سمجھیں

یا چاک کریں مردکِ ناداں کے کفن کو؟

مہدی: جسے خدا تعالیٰ نے حق کی طرف ہدایت کی ہو، حضرت مہدیؑ جن کا قیامت سے پہلے ظہور ہوگا۔ تخیل: قوتِ فکر، خیال میں لانا، موقوف: منحصر، مرغِ چمن: جنم/باغ کا پرندہ، محبوبِ فرنگی: یہ اشارہ ہے اُس آدمی کی طرف جس نے انگریزوں کے اشارے پر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ قرآن کی رو سے انگریز کی اطاعت ضروری ہے۔ بہ اندازِ فرنگی: انگریزوں کے طور طریقے سے۔ آہوئے مشکلیں: وہ ہرن جس کی مٹھک کی خوشبو چاروں طرف مٹھے، یہاں مراد امام مہدیؑ جن کی تعلیمات سے دنیا میں امن و امان اور عدل و انصاف قائم ہوگا۔ ختن: ترکستان کا ایک علاقہ جہاں کے ہرن اپنی مٹھک (ناف کے خون کے قطرے چسنے کے بعد حیرت انگیز خوشبودار ہو جاتے ہیں) کی وجہ سے مشہور ہیں۔ کفن پوش: کفن پہنے ہوئے، مراد مردہ۔ چاک کریں: پھاڑیں چیر ڈالیں، مردکِ ناداں: بے وقوف اور جاہل، بالکل بے علم انسان۔

مردِ مسلمان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی بُرہان!

قہاری و عَفَّاری و مُدَوِّسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ہمسیہ جبریل امیں بندہ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن!

تُدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دُنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

فطرت کا سرودِ اڑلی اس کے شب و روز
 آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمن
 بنتے ہیں مری کارگہ فکر میں انجم
 لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان!

allurdubooks.blogspot.com

نئی آن: نئی آبرو/ شان، گفتار: بولنا، باتیں کرنا، بہ بان: روشن دلیل، تہاری: قاہر ہونا، دشمنوں/ کافروں پر سختی کرنے کی حالت، عقاری: بخشے یا خطا سوا ف کردینے کا عمل، تقدوسی: خطاؤں اور گناہوں سے پاک ہونے کی کیفیت، جبروت: عظمت اور قوت، حدائی عظمت: عناصر: مراد ایسی اشیاء جنہیں ملا کر ایک چیز بنائی جائے بخارا، بدخشان: مراد کوئی بھی شہر، قاری: پڑھنے والا، مراد قرآن کریم پڑھنے والا، عیار: کسوٹی، میزان: ترازو مراد ایک ساء، اللہ کی کسوٹی پر پورا اترنے والا/ گفتار اور کردار میں توازن والا، اول و دل جانا: ذر کے مارے دل کا کاپ اٹھا، فطرت: قدرت، سرودِ اڑلی: ہمیشہ ہمیشہ کا ترانہ/ نغمہ، آہنگ: لے، نثر: یکتا: ایک ساء، بالکل ویسا ہی، صفتِ سورۂ رحمن: سورۂ رحمن کی مانند، پارہ ۷۷ کی ایک سورت جس میں یہ آیت ”قَبْلَ اَيِّ الْاَوَّلِ وَبَعْدُهَا نَسْجَلُكُنَّ“ بار بار آتی ہے۔ (تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے) یا کارگہ فکر: فکر کا کارخانہ، مراد شعور میں، شاعری جس میں جہد و عمل کا پیغام ہے، انجم: انجم بمعنی ستارہ کی جمع، تارے، مقدر: قسمت، نصیب

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کر لے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے
یہ شاخِ نشیمن سے اُترتا ہے بہت جلد

تازہ پسند: نئی نئی چیزیں پسند کرنے والا۔ تحقیق: کسی بات / مسئلے کی حقیقت تک پہنچنے کا علم۔ بازی: کھیل۔
تاویل: کسی مسئلے / بات کے ظاہری مطلب سے ہٹ کر دوسرا مطلب جو صحیح نہ ہو صیاد: شکاری۔

آزادی

ہے کس کی یہ جرات کہ مسلمان کو ٹوکے
حریتِ افکار کی نعمت ہے خداداد
چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدہ پائس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صنم آباد
قرآن کو بازیچہ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد
ہے مملکتِ ہند میں اک طرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس، مسلمان ہے آزاد!

حریتِ افکار: خیالات کی آزادی، ہر قسم کے خیالات کو کسی خوف کے بغیر ظاہر کرنا۔ خدا و خدا کی دلی ہوئی۔
آتش کدہ: آگ کا گھر، آتش پرستوں کی عبادت گاہ۔ پارس: (فارسی) ایران کا صوبہ۔ آتش پرستی کا آئینہ
اسلام سے بہت پہلے، ایران میں ہوا تھا۔ بازیچہ: کھلونا۔ طرفہ تماشا: نوکھایا عجیب منظر / کھیل۔ محبوس: جس
کیا گیا، قیدی، یعنی اس پر صحیح عمل نہیں ہو رہا۔

إشاعتِ اسلامِ فرنگستان میں

ضمیر اس مدنیّت کا دیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اُخوت کا ہے نسب پہ قیام
بلند تر نہیں انگریز کی نگاہوں میں
قبولِ دینِ مسیحی سے برہمن کا مقام
اگر قبول کرے، دینِ مصطفیٰؐ، انگریز
سیاہ روز مسلمان رہے گا پھر بھی غلام

ضمیر: باطن، دل، مدنیّت: تہذیب و تمدن، نسب: خاندان، قبیلہ، دینِ مسیحی: عیسائی مذہب، برہمن: ہندوؤں کا مذہبی پیشوا سیاہ روز: تاریک دن والا، مراد بد نصیب۔

لا وِلاَّ

فضائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
سفرِ خاکی شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ
نہادِ زندگی میں ابتدا 'لا' انتہا 'اِلا'
پیامِ موت ہے جب 'لا' ہوا 'اِلا' سے بیگانہ
وہ ملتِ روح جس کی 'لا' سے آگے بڑھ نہیں سکتی
یقین جانو، ہوا لبریز اُس ملت کا پیانہ

لا وِلاَّ: نہیں اور نہ سوائے، امثالہ ہے کلمہ طیبہ کی طرف: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ گویا "لا" ابتدا ہے اور "اِلا" انتہا۔ فضائے نور: روشن فضا، مراد زمین کے باہر کی فضا، برگ و بر: بچے اور پھل (نشوونما پانے کا عمل)۔ خاکی شبستاں: مٹی کی بنی ہوئی رات گزارنے کی جگہ، مراد زمین کے اندر۔ نہادِ زندگی: زندگی کی بنیاد/ جڑیاں۔ اصل: بیگانہ: بے خبر، ناواقف لبریز: بھرا ہوا پُر۔ پیانہ: پیلہ، جامِ برتن۔

اُمراءِ عرب سے^۱

کرے یہ کافر ہندی بھی جُرأتِ گرفتار
اگر نہ ہو اُمراءِ عرب کی بے ادبی!
یہ نکتہ پہلے سکھایا گیا کس اُمت کو؟
وِصالِ مُصطفوی، افتراقِ بولہبی!
نہیں وجودِ حدود و شعور سے اس کا
محمدؐ عربی سے ہے عالمِ عربی!

اُمرا: امیر بمعنی سردار کی جمع۔ کافر ہندی: ہندوستان کا کافر (عرب، برصغیر کے مسلمانوں کو بھی کافر جانتے تھے)؛ یہاں مراد خود اقبال۔ وصالِ مُصطفوی: مصطفیٰؐ سے وابستگی، یعنی حضور اکرمؐ اور اسلام سے محبت۔ افتراقِ بولہبی: بولہب سے کناہہ کشی یعنی کفر سے دور رہنے کی حالت (ابولہب: حضور اکرمؐ کا چچا اور اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا)۔ حدود: حد کی جمع شعور: شہر بمعنی سرحد (حدود دشمنوں مراد ممالک کی سرحدیں)۔

احکامِ الہی

پابندیِ تقدیر کہ پابندیِ احکام!
یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ مُرد مند
اک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
ہے اس کا مُقلد ابھی ناخوش، ابھی خورسند
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الہی کا ہے پابند

پابندیِ احکام: مراد خدا نے جو کچھ حکم دیا ہے اُس پر پوری طرح عمل کرنا۔ مُقلد: کسی کی پیروی کرنے والا، پیچھے چلنے والا۔ جمادات: جمادات کی جمع، ہر بے جان چیز جو حرکت نہ کر سکے۔

موت

لُحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے
اگر ہو زندہ تو دلِ ماضی رہتا ہے
مہ و ستارہ، مثالِ شرارہ یک دو نفس
مے خودی کا ابد تک سُور رہتا ہے
فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دُور رہتا ہے!

لُحد: قبر، غیب و حضور: غائب و موجود ہونے کی کیفیت، مثالِ شرارہ: چنگاری کی مانند، یک دو نفس: ایک و
سلسلہ، مرادِ لُحد ماضی، مے خودی: خودی کی شراب، خودی میں ڈوبے رہنے کی حالت، وجود کا مرکز:
مرادِ خودی، جس تک موت کے فرشتے کا ہاتھ نہیں پہنچتا۔

تُم بِاَذِنِ اللہ

جہاں اگرچہ دگرگوں ہے، تُم بِاَذِنِ اللہ
وہی زمیں، وہی گردوں ہے، تُم بِاَذِنِ اللہ
کیا نوائے 'انا الحق' کو آتشیں جس نے
تری رگوں میں وہی خوں ہے، تُم بِاَذِنِ اللہ
غمیں نہ ہو کہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسوں ہے، تُم بِاَذِنِ اللہ

تُم بِاَذِنِ اللہ: اٹھ اللہ کے حکم سے (حضرت عیسیٰؑ کا ایک فقرہ جو وہ مردوں کو زندہ کرتے وقت کہا کرتے تھے) نوائے 'انا الحق': میں حق/خدا ہوں کی آواز، حمید بن منصور حلاج کا فقرہ، جس کا مطلب تھا کہ مجھ میں خدا ہے یعنی کائنات کے ہر ہر ذرے میں خدا کا ظہور ہے مراد تو حید: آتشیں: آگ والی، مراد عشق کی آگ والی، بیدار والی غمیں نہ ہو: غم نہ کر، بے فکر ہو جا۔ پراگندہ: بکھرا ہوا، منتشر، شعور: عقل، ذہانت، کھرا کھوٹا پرکھنے کی اہلیت۔ افسوں: جاوہ فریب۔

تعلیم و تربیت

allurdubooks.blogspot.com

مقصود

(سپنوزا)

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات کیا ہے، حضور و سرور و نور و وجود
(فلاطون)

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود

حیات و موت نہیں التفات کے لائق
فقط خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود

مقصود: اصلی غرض، مقصد۔ سپنوزا: ہائینڈ کا ایک فلسفی (وفات ۱۶۷۷ء) جو یہودی گھرانے میں پیدا ہوا۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے فلسفہ پڑھا۔ پھر مذہب سے برگشتہ ہونے کے سبب یہودیوں نے اسے وہاں سے نکال دیا۔ وہ ہیک جا کر آباد ہو گیا اور عینکوں کے شیشے پالش کر کے روزی کمانا اور ساتھ ساتھ فلسفے کی کتابیں لکھتا رہا۔ مراد وائشمنڈ: بھلے اور شعور والا انسان۔ حضور: موجودگی، مراد خدا کی تجلیات آنکھوں کے سامنے ہوا۔ سرور: خوشی، مراد روحانی مسرت، نور، روشنی، جلوہ، عشق، وجود پیدا ہونے کی کیفیت، مراد تمام کائنات میں خدا کا ظہور، شبِ تاریک: اندھیری رات، شرر کی نمود: چنگاری کے ظاہر ہونے کی حالت، التفات: توجہ کسی چیز کو اہمیت دینا، لائق: مستحق۔

۱۔ ریاض منزل (دولت کدہ سراں مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

زمانہ حاضر کا انسان

”عشق ناپید و خرد می گزردش صورتِ مارِ
عقل کو تابعِ فرمانِ نظر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں اُلجھا ایسا
آج تک فیصلہٴ نفع و ضرر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا!

”عشق ناپید و خرد می گزردش صورتِ مارِ“: عشق غائب ہے اور عقل اُسے (انسان کو) سانپ کی طرح ڈس رہی ہے (یعنی موجودہ دور کا انسان عشق سے محروم.....)۔ تابع: ماتحت، حکم ماننے والی فرمانِ نظر: نظر کا حکم، مراد عشق / بصیرت جو کچھ کہے۔ افکار کی دنیا: خیالات کی دنیا۔ خم و پیچ: اُلٹی سیدھی یا ٹیڑھی چال۔ ضرر: نقصان۔ شبِ تاریک: سیاہ رات، مراد دکھوں مصیبتوں کی حالت۔

اقوامِ مشرق

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور
زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مدّٰنیت کہ جو ہے خود لبِ گور!

اقوامِ مشرق: مشرق کی قومیں، مشرق میں واقع ملکوں کے لوگ۔ حقائق: حقیقت کی جمع، مراد وہ حالات جو بالکل صاف نظر آ رہے ہیں۔ محکومی: غلامی، تقلید: پیروی، کور: اندھی، فرنگی مدّٰنیت: یورپی تہذیب و تمدّن، لبِ گور: قبر کے کنارے، مرنے کے قریب۔

آگاہی

نظرِ سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ
خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ
وہی نگاہ کے ناخوب و خوب سے محرم
وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

آگاہی: واقفِ لباخبر ہونے کی حالت۔ سپہر: آسمان۔ ستارہ شناس: ستاروں کے علم کا ماہر، نجومی۔ مملکتِ صبح و شام: دن و رات کی سلطنت / حکومت، مراد کائنات کے راز، ہیحد۔ ناخوب: جو اچھا نہ ہو۔ محرم: واقف، کسی کے ہیحد سے واقف۔

مصلحینِ مشرق

میں ہوں نوَ مید تیرے ساقیانِ سامری فن سے
کہ بزمِ خاوراں میں لے کے آئے ساتگیں خالی
نئی بجلی کہاں ان بادلوں کے جیب و دامن میں
پُرانی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی!

مصلحین: مصلح کی جمع، اصلاح / درست کرنے والے، مراد قوم کے رہبر / رہنما، ساقیان: ساقی کی جمع، پلانے والے، مراد قوم کے رہنما، سامری فن: سامری کا ساہنہ رکھے والے (سامری: حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا جادوگر جس نے سونے کا چھڑا بنا کر بنی اسرائیل سے اس کی عبادت کروائی) مراد حیار و دفریب کا، بزمِ خاوراں: مشرق کی مجلس، مراد شرقی ملک، ساتگیں: بڑا پیالہ، جیب و دامن: گریبان اور جھولی، نئی بجلی: مراد نئے خیالات جن کی بنا پر قوم مہتری کرے۔

مغربی تہذیب

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ رُوح اس مدنیّت کی رہ سکی نہ عقیف
رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف

فسادِ قلب و نظر: دل اور نظر کی خرابی، مراد جذبوں اور بصیرت کے لیے نقصان دہ۔ عقیف: پا رسا، پاک باطن۔
ناپید: غائب، غم۔ ضمیرِ پاک: پاک باطن، پاک دل۔ ذوقِ لطیف: پسندیدہ و ناپسندیدہ میں تمیز کرنے کی
صلاحیت۔

اَسرارِ پیدا

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد

ناچیز جہانِ مہ و پرویں ترے آگے
وہ عالمِ مجبور ہے، تُو عالمِ آزاد

موجوں کی تپش کیا ہے، فقط ذوقِ طلب ہے
پنہاں جو صدف میں ہے، وہ دولت ہے خدا داد

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرے
پُر دم ہے اگر تُو تو نہیں خطرہ اُفتاد

اَسرارِ پیدا: کھلے جہد، کھلی حقیقتیں، شمشیر: تلوار، صورتِ فولاد: سخت لوہے کی مانند مہا چیز: بے قدر، جس کی کوئی اہمیت نہ ہو، جہانِ مہ و پرویں: چاند اور ستاروں کی دنیا یا کائنات، عالمِ مجبور: ایسی دنیا جو خود کچھ نہ کر سکے، جس کام پر اسے لگایا جائے وہی کرتی رہے، تپش: گرمی، جوش، ذوقِ طلب: کسی شے کو پا لینے کا جذبہ، حرکت و عمل کا جذبہ، پنہاں: چھپی ہوئی، صدف: پتلی، خدا داد: خدا کی دی ہوئی، پُر دم: سانس سے بھرا ہوا، یعنی طاقتور، خطرہ اُفتاد: گرنے کا خطرہ۔

سُلطان ٹیپو کی وصیت

تُو رہ نورِ شوق ہے، منزل نہ کر قبول

لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول

اے جوئے آبِ بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز

ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

کھویا نہ جا صنمِ کدہ کائنات میں

محفل گداز! گرمی محفل نہ کر قبول

صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبریل نے

جو عقل کا غلام ہو، وہ دل نہ کر قبول

باطل دُوائی پسند ہے، حق لاشریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول!

سلطان ٹیپو: فتح علی خان ولد حیدر علی، والی میسور (ولادت ۱۷۵۳ء شہادت ۱۷۹۹ء)۔ اپنی دلیری اور سرفروشی کی بنا پر اس نے انگریزوں کا مقابلہ کر کے ایک موقع پر انھیں شکست دی لیکن بعد میں میر صادق جیسے غداروں کی غداری کے نتیجے میں میدان جنگ میں شہید ہوا۔ وصیت: ایسی نصیحت جو کوئی شخص مرتے وقت اپنے عزیزوں کو کرے۔ رہ نور و شوق: عشق کا راستہ طے کرنے والا، مراد جہد و عمل کرنے اور باطل کے خلاف جہاد کرنے والا۔ محفل: کباب، اونٹ کا تودہ جس میں بیٹھ کر پردہ کرنے والی عورتیں سفر کرتی ہیں۔ جوئے آب: پانی کی مدی۔ دریا کے تند و تیز: ٹھاٹھیں یا سوہیں مانا دیا / مستند۔ صنم کدہ: بتوں کا گھر، مراد یہ دنیا جس میں مفادات اور خواہشوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ محفل گداز: مجلس کو پھیلانے والا، اپنے قول و عمل سے دوسروں کو متاثر کرنے والا۔ گرمی محفل: بزم / مجلس کا جوش، مراد دوسروں کا جوش۔ صبح ازل: کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے۔ عقل کا غلام: جو صرف فلسفہ وغیرہ کی بحث کرے لیکن جہد و عمل سے ذور ہے۔ دوئی پسند: دو کو پسند کرنے والا، توحید کا منکر۔ حق: سچ، مراد اللہ شریک: جس کا کوئی ثانی نہ ہو، یعنی صرف وہی عبادت کے لائق ہو۔ میانہ: درمیان، سچ۔

غزل

نہ میں اُجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی
تُو مری نظر میں کافر، میں تری نظر میں کافر
ترا دیں نفس شماری، مرا دیں نفس گدازی
تُو بدل گیا تو بہتر کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ مَدرواں نہیں دینِ شاہبازی
ترے دشت و در میں مجھ کو وہ جنوں نظر نہ آیا
کہ سکھا سکے خرد کو رَہ و رسمِ کارسازی
نہ جدا رہے نواگر تب و تابِ زندگی سے
کہ ہلاکی اُمم ہے یہ طریقِ نئے نوازی

اُجمی: غیر عرب۔ ہندی: ہندوستان کا رہنے والا۔ بے نیازی: بے پروائی، کسی چیز پر توجہ نہ دینا۔ نفس شماری: سانس گننے کا عمل، نندہ رہنے کی آزادی۔ نفس گدازی: سانس پھلانے کا عمل، یعنی عمل اور جہاد کرنے کی بے حد لگن۔ شریعت: مذہب، دین۔ مَدرواں: مَدرو یعنی پھور کی جمع، مراد کمزور قوم۔ دینِ شاہبازی: شاہباز کا سا طور طریقہ، مراد سخت کوشش، دلیری اور جہد و جہد کے انداز۔ دشت و در: جنگل اور میدان۔ رَہ و رسمِ کارسازی: کام بنانے کے طور طریقے، مراد عشقِ حقیقی اور جہد و عمل کے طور طریقے۔ نواگر: نغمہ گانے والا، مراد شاعر۔ تب و تاب: گری اور چمک، جوش و جذبہ۔ ہلاکی اُمم: اُستوں / قوموں کی تباہی۔ طریقِ نئے نوازی: بائسری بنانے کا انداز، مراد شاعری کا انداز، یہ اشارہ ہے ذوقِ غلامی کی اس اردو شاعری کی طرف جس میں صرف نکل و بلبل کی باتیں ہیں اور قوم کے لیے آزادی کی تڑپ اور حرکت و عمل کا کوئی بیجا غم نہیں۔

بیداری

جس بندہ حق میں کی خودی ہو گئی بیدار
شمشیر کی مانند ہے بُرّندہ و بَراق
اُس کی نگہ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
ہر ذرّے میں پوشیدہ ہے جو قوتِ اشراق
اُس مردِ خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو
تُو بندہ آفاق ہے، وہ صاحبِ آفاق
تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی
وہ پاکی فطرت سے ہوا محرمِ اَعماق

حق میں: حق کو دیکھنے والا، مراد عدل و انصاف پر چلنے والا۔ بیدار: جاگنے کی حالت۔ بُرّندہ: کاٹنے والی، بہت تیز۔ بَراق: بہت چمکدار، روشن۔ نگہ شوخ: مراد خیر نگاہ، جو ذرّے تک گہرائی میں بھی دیکھ لے۔ نمودار: ظاہر۔ قوتِ اشراق: روشن اور نمایاں ہونے کی طاقت۔ مردِ خدا: اللہ کا بندہ، مراد مردِ مومن، جو خدا کے سوا دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتا۔ بندہ آفاق: مراد مادی دنیا کا غلام، جو ہر چھوٹی بڑی طاقت سے ڈرتا ہے۔ صاحبِ آفاق: مراد دنیا کا مالک، یعنی دنیا پر حکومت کرنے والا/غلبہ پانے والا۔ طلب: آرزو، تمنا۔ ساحل: مسند کا کنارہ۔ پاکی فطرت: باطن/ضمیر کے ہر طرح کی بُرائی سے پاک ہونے کی حالت۔ محرم: واقف، جاننے والا۔ اَعماق: بھونچ، سمجھنے کی گہرائی کی جمع، مراد زندگی کے گہرے راز، بھید۔

خودی کی تربیت

خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
کہ مُشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز
یہی ہے ہرزِ کلیسی ہر اک زمانے میں
ہوئے دشت و شعیب و شبانی شب و روز!

allurdubooks.blogspot.com

موقوف: بھڑایا گیا یعنی مختصر۔ مُشتِ خاک: مٹی کی مٹی مراد انسان۔ آتشِ ہمہ سوز: سب کو جلا دیے والی آگ، مراد اللہ کے سوا جو کچھ ہے (ما سوا اللہ) اُس سے بے نیاز ہونے کی قوت۔ سرِ کلیسی: کلیم ہونے کا راز، مراد کفر و ظلم کی طاقتوں کے خلاف ڈٹ جانے کے عمل کا راز۔ شعیب: مراد حضرت شعیبؑ، جن کے یہاں حضرت موسیٰؑ نے کچھ عرصہ اُن کی بھیڑوں کی نگاہ بانی کی جس کے عوض انھوں نے حضرت موسیٰؑ سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور پھر اِس واقعے کے بعد حضرت موسیٰؑ کی عداوت ہم کلائی ہوئی۔ شبانی شب و روز: دن رات کی نگاہ بانی، مراد مسلسل محنت، جدوجہد، دہر اور مُرشد کی شب و روز خدمت۔

آزادی فکر

آزادی افکار سے ہے اُن کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبیر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

allurdubooks.blogspot.com

آزادی افکار: کسی مسئلے وغیرہ پر کھل کر بات کرنے، رائے کا اظہار کرنے کی آزادی / صلاحیت۔ فکر و تدبیر: غور اور سوچ، چار کرنے کی حالت۔ سلیقہ: ڈھنگ، تیز خام: کچی، فضول اور بیکار قسم کی فکر۔

خودی کی زندگی

خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی
نہیں ہے سُنجر و طغرل سے کم شکوہ فقیر

خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
خودی ہو زندہ تو گہسار پر نیان و حریر

نہنگ زندہ ہے اپنے محیط میں آزاد
نہنگ مُردہ کو موجِ سراب بھی زنجیر!

فقر: صرف خدا سے وابستگی اور دنیا سے بے تعلق ہونا۔ سُنجر و طغرل: دونوں ایران کے سلطنتی خاندان کے عظیم بادشاہ تھے جنہوں نے چھٹی صدی ہجری اور بعد میں ایران پر حکومت کی۔ مرادشان و شوکت والے حکمران/ بادشاہ۔ شکوہ: شان، دبدبہ، فقیر، محتاج، یہاں مراد صاحبِ فقر۔ دریائے بیکراں: ایسا سمندر جس کا کوئی کنارہ نہ ہو، انتہائی وسیع سمندر، مراد کنھن اور مشکل مرے۔ پایاب: دریا کی سطح کا نیا دہ گہرا نہ ہونا، یعنی آبی آسانی سے اس میں ادھر ادھر چل سکے۔ پر نیان: ریشمی کپڑے کی ایک قسم، مراد نرم حریر۔ ریشمی لباس، یعنی نرم، چمک: نگر، محیط: ماحول، سمندر موجِ سراب: مراد بہت کیلہر۔

حکومت

ہے مُریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
شیخ و مُلا کو بُری لگتی ہے درویش کی بات
قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار
بحث میں آتا ہے جب فلسفہٴ ذات و صفات
گرچہ اس ذہیرِ کُہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
کہ نہیں مے کدہ و ساقی و مینا کو ثبات
قسمتِ بادہ مگر حق ہے اُسی مِلّت کا
انگلیں جس کے جوانوں کو ہے تلخابِ حیات!

متاعِ کردار: عمل کی دولت / پہنچی فلسفہٴ ذات و صفات: اللہ کی ذات و صفات سے متعلق فلسفہ یعنی آیا اللہ کی صفتیں اس کی ذات سے الگ ہیں یا ذات میں شامل ہیں وغیرہ مراد ایسی بحثیں جن کا حاصل کچھ نہ ہو۔ ذہیرِ کُہن: پرانا مندر، یعنی یہ دنیا۔ دستورِ قدیم: پرانا طریقہ، پرانا اصول، پرانی رسم۔ ثبات: برقرار رہنا۔ قسمتِ بادہ: شراب کی تقسیم، شراب بانٹنا یعنی حکومت کرنا۔ انگلیں: شہد۔ تلخابِ حیات: زندگی کا کڑوا پانی، مراد چھ دو عمل میں جو تکالیف اٹھانا پڑتی ہیں۔

۱۔ ریاضِ منزل (دولت کدہ سرداس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

ہندی مکتب

اقبال! یہاں نام نہ لے علم خودی کا
موزوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات
بہتر ہے کہ بچارے مولوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات
آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات!
آزاد کا ہر لحظہ پیامِ ابدیت
محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات
آزاد کا اندیشہ حقیقت سے منور
محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خرافات
محکوم کو پروں کی کرامات کا سودا
ہے بندہ آزاد خود اک زندہ کرامات
محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علم نباتات!

ہندی مکتب: ہندوستان کے مدرسے، موڈوں: مناسب، جو سوج محل کے مطابق ہو۔ مقالات: مقالہ کی جمع، مراد باتیں، مضمون۔ ممولے: چھڑیا کی قسم کے کنزور پندے، مراد کنزور یا غلام قوم، احوال و مقامات: صوفی یعنی مرد مومن / آزاد کے جہد و عمل کی مختلف صورتیں، آن: پل، لحد: گراں سیر: آہستہ چلنے والے، بو بھل لے: جن کا گزرا مشکل ہو، لفظ: گھڑی، پل، لحد: پیام ابدیت: ہمیشہ ہمیش کا پیغام، حیات جاوید کا پیغام، مرگ: مفاسدات: اچانک، مجبوری کی موت، اندیشہ: سوچ، فکر، منور: روشن خرافات: غلط قسم کی اور فضول سی باتیں۔ کرامات: کرامت کی جمع، ایسی بات یا کام جو عام انسان کے بس سے باہر ہو۔ زندہ کرامات: جاندار کرامت، دنیا پر چھا جانے والی قوت، صورت گری: نقاشی کا فن، مصوری: علم نباتات: درختوں، پودوں کا علم، باغی (Botany)۔



تربیت

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے، علم ہے سوزِ دماغ
علم میں دولت بھی ہے، قدرت بھی ہے، لذت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ
اہلِ دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ!
شیخِ مکتب کے طریقوں سے کُشاوِ دل کہاں
کس طرح کبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ!

سوزِ جگر: جگر کی تپش مراد دل کا سوز ہونا، عشق، عمل اور جہد و جہد سے معرفتِ الہی کا حاصل کرنا۔ سوزِ دماغ: دماغ کی تپش، مراد عقل اور علم سے دماغ/ذہن کا روشن ہونا۔ قدرت: طاقت، قوت۔ بُراغ: نشان، پتا۔ اہلِ دانش: علم والے، دانا لوگ۔ کم یاب: کم ملتے ہیں تھوڑے ہیں۔ اہلِ نظر: بصیرت اور معرفت والے لوگ۔ مردانِ مومن: ایاغ: پیالہ۔ شیخِ مکتب: مدرسے کا اُستاد، کالج یا یونیورسٹی کا پروفیسر۔ کُشاوِ دل: دل کا کھلنا، معرفت و عشق سے دل کا پُر ہونا۔ کبریت: گندھک، دیلا سلائی۔

خوب و زشت

ستارگانِ فضا ہائے نیلگوں کی طرح
تخیلات بھی ہیں تابعِ طلوع و غروب
جہاں خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خوب سے ناخوب
نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب!

زشت: بُرا، بُری ستارگان: ستارہ کی جمع فضا ہائے نیلگوں: نیلے رنگ کی فضا میں، آسمان۔ تخیلات: تخیل کی جمع، خیالات۔ تابع: ماتحت، پیرو۔ طلوع و غروب: اُٹھنا اور ڈوبنا، ترقی اور زوال۔ فراز و نشیب: بلندی اور پستی۔ ناخوب: جو اچھا نہ ہو، برا۔ معرکہ آرا: جنگ کرنے والا، لڑنے والا۔ نمود: ظاہر ہونے کی کیفیت۔ فرازِ خودی: خودی کی بلندی۔ قبیح: بُرا۔ نامحبوب: جو محبت کے لائق نہ ہو، ناپسندیدہ۔

مرگِ خودی

خودی کی موت سے مغرب کا اندرُوں بے نور

خودی کی موت سے مشرق ہے بُتلائے جذام

خودی کی موت سے رُوحِ عرب ہے بے تاب

بدنِ عراق و عجم کا ہے بے عُروق و عظام

خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پر

قفس ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام!

خودی کی موت سے پیرِ حرم ہوا مجبور

کہ بیچ کھائے مسلمان کا جامہٴ احرام!

مغرب: مراد یورپ، مغربی ممالک، اندروں: ضمیر، باطن، دل، مشرق: مراد مشرق میں واقع ممالک، رُوحِ عرب: عرب یعنی عرب ملکوں کی رُوح، بے تاب و ناتواں: جوش و جذبہ سے خالی، عراق و عجم: عراق یعنی عرب و غیر عرب ملک، عُروق: رُوح یعنی رگ کی جمع، عظام: جمع عظم یعنی ہڈی، ہڈیاں: شکستہ بال: جن کے پر ٹوٹے ہوں و وہ اڑ نہ سکتے ہوں، مراد غلام، پیرِ حرم: حرم کا شیخ، مسلمان مذہبی رہنما، شیخ: جامہٴ احرام: وہ آن سلا لباس جو حج کے موقع پر پہنتے ہیں، پیرِ حرم اور جامہٴ احرام میں اشارہ ہے شریف، مکہ کی طرف جس نے انگریزوں سے مل کر ترکی کی عثمانیہ خلافت کو ختم کر دیا تھا۔

مہمانِ عزیز

پُر ہے افکار سے ان مدرّے والوں کا ضمیر
خوب و ناخوب کی اس دَور میں ہے کس کو تمیز!

چاہیے خانہ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آ جائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز

افکار: فکر کی جمع، خیالات: ضمیر: باطن، دل: تمیز: سلیقہ، اچھے بُرے کی پہچان: خانہ دل: دل کا گھر، مراد دل کا کوئی کوا: مہمانِ عزیز: قابلِ عزت مہمان، مراد بلند و پاکیزہ خیال۔

عصرِ حاضر

پختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام
مدرسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام
مردہ، لادینی افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطی افکار سے مشرق میں غلام!

پختہ افکار: مضبوط خیالات، ایسے تھوس خیالات جو دوسروں میں بھی جوش و جذبہ پیدا کر دیں۔ خام: کچا، مراد بے فائدہ، بیکار۔ بے ربط و نظام: (ایسے خیالات جن میں) کوئی باہمی تعلیق اور ترتیب نہ ہو، اُلٹے سیدھے۔ لادینی افکار: خیالات میں مذہبی رنگ نہ ہو، کافروں کے سے خیالات، جن سے آدمی مذہب سے دور ہو۔ بے ربطی افکار: خیالات میں باہمی تعلیق نہ ہو، اُلٹے سیدھے خیالات۔ مشرق: مراد شرقی ممالک۔

طالب علم

خدا تجھے کسی طُوفان سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تُو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں!

allurdubooks.blogspot.com

طوفان : سمندر میں موجوں کا بہت بلند ہونا، مراد بلند عجز ہے۔ اضطراب : بے چینی، مراد سمندر میں طوفانی کیفیت، فراغ : فرصت، کتاب خواں : کتاب پڑھنے والا، مراد جو صرف کتابیں پڑھتا ہے لیکن عمل اور جدوجہد نہیں کرتا۔ صاحبِ کتاب : کتاب والا، مراد کتاب یعنی قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا۔

امتحان

کہا پہاڑ کی ندی نے سنک ریزے سے
فتادگی و سراغندگی تری معراج!
ترا یہ حال کہ پامال و دردمند ہے تُو
مری یہ شان کہ دریا بھی ہے مرا محتاج
جہاں میں تُو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تُو ہے سنک خارا یا کہ رُجاج!

سنک ریزہ: پتھر کا ٹکڑا، ٹکڑا، روڑی، فتادگی: اُفتادگی، نیچے گرے رہنے کی حالت، مراد پست ہستی، سراغندگی: سرٹھکائے رہنے کی حالت، مراد پست ہستی، معراج: بلندی، عظمت، پامال: پاؤں کے نیچے روندنا ہوا، مراد ذلیل و خوار و دردمند، دردمندی مصیبت والا، مصیبت میں گرفتار، سنک خارا: سخت پتھر، رُجاج: شیشہ۔

مدرسہ

عصرِ حاضر ملکِ الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی رُوح تری دے کے تجھے فکرِ معاش
دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے، کھودیتی ہے جب ذوقِ خراش
اُس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش
فیضِ فطرت نے تجھے دیدہ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفاش
مدرسے نے تری آنکھوں سے چھپایا جن کو
خلوتِ کوہ و بیاباں میں وہ اُسرار ہیں فاش

عصرِ حاضر: موجودہ دور جس میں مادی زندگی کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ ملکِ الموت: موت کا فرشتہ، عزرائیل۔ رُوح قبض کرنا: رُوح ٹھکانا۔ فکرِ معاش: روزی کی پریشانی۔ حریفانہ کشاکش: باہمی ٹکراؤ اور کھینچ پھینچائی، مراد دکھوں اور مصیبتوں یا سازگاریوں سے ٹکرا جانے کا عمل۔ ذوقِ خراش: پھیلے جانے یا زخمی ہو

جانے کا شوق، یعنی سازگار حالات سے گھبرانے کی بجائے ان پر حاوی ہونے کا جذبہ بیگانہ، ناواقف، حقیقت سے دوری، بہانے تراشنا، بہانے بنانا، مراد کسی بات سے بچنے کے لیے ایسی سیدھی ہانکنا فیض: فائدہ پہنچانے کا عمل، برکت، دید کا شاہین: شاہین کی آنکھ مراد چیز نکاحی، گہری بصیرت، (شاہین اپنا شکار بڑی بلندی اور دوری سے دیکھ لیتا ہے)۔ نگاہ نکھاش: چمکا دین کی نگاہ، آنکھیں نہ کھولنے کا عمل، حالات پر گہری نظر نہ رکھنے کی حالت (چمکا دین کو آنکھ نہیں کھولتی، اندھیرے میں ٹٹکتی ہے)۔ خلوت: تنہائی، مراد غور و فکر کرنے کی جگہ۔ اصرار: سزا بمعنی جہد کی جمع، مراد خدا کی معرفت کی علامتیں۔



حکیم نطشہ

حریفِ نکتہ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہیے اُسرارِ 'لا الہ' کے لیے
خدنگِ سینہ گردوں ہے اُس کا فکرِ بلند
کمند اُس کا تخیل ہے مہر و مہ کے لیے
اگرچہ پاک ہے طینت میں راہی اُس کی
ترس رہی ہے مگر لذتِ گنہ کے لیے

حکیم: فلسفی نطشہ: جرمنی کا مشہور مجذوب فلسفی (ولادت ۱۸۴۴ء، وفات ۱۹۰۰ء) اس کے مطابق زندگی کا اصل اصول اقتدار حاصل کرنے کی آرزو ہے اور صرف وہی انسان زندہ ہے جو مصیبتوں کا مقابلہ کر سکتا ہے اور ایک خیالی دنیا میں پناہ نہیں لیتا۔ حریف: مقابلے پر آنے والا، مد مقابل، نکتہ توحید: اللہ کی وحدت سے متعلق گہری بات۔ لا الہ: یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں۔ خدنگ: تیر گردوں: آسمان۔ کمند: پھندا۔ طینت: فطرت، ہرشت۔ راہی: راہب ہونے کا عمل، ترک دنیا کی کیفیت۔ لذتِ گنہ: گناہ کی لذت، گناہ میں جو مزہ ہے۔ لعلِ بدخشاں: بدخشاں کا لعل، مراد طالب علم، شاگرد۔

اُساتذہ

مقصد ہو اگر تربیتِ لعلِ بدخشاں
بے سود ہے بھٹکے ہوئے خورشید کا پرتو
دُنیا ہے روایات کے پھندوں میں گرفتار
کیا مدرسہ، کیا مدرسے والوں کی تگ و دو!
کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو!

اُساتذہ: اُستاد کی جمع، اُستاد، معلم۔ بے سود: بے فائدہ، بیکار۔ بھٹکا ہوا خورشید: ایسا سورج جو صحیح راہ پر نہ چلے، مراد وہ اُستاد / معلم جو خود مغربی تعلیم کے اثر سے صحیح راہ پر نہ ہو۔ پرتو: پرچھائیں، سایہ، روشنی، کرن، عکس۔ روایات: روایت کی جمع، مراد اُنسی سنائی باتیں جن میں حقیقت نہ ہو یا جن کے بارے میں تحقیق نہ کی گئی ہو۔ تگ و دو: بھاگ دوڑ، مراد کوشش، گھمبہ دماغ: پرانے دماغ والا / والے، حقیقت کی تہہ تک پہنچنے والے / قوت اور اک سے آراستہ استاد، پیرو: پیچھے چلنے والا، دوسروں کی باتوں پر چلنے والا۔

غزل

ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سُراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ
مُیتر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندہ خُر کے لیے جہاں میں فراغ
فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ ’مازاغ‘
وہ بزمِ عیش ہے مہمانِ یک نفسِ دو نفس
چمک رہے ہیں مثالِ ستارہ جس کے آیاغ
کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کورِ ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بُوئے گل کا سُراغ!

منزلِ مقصود: جس منزل/ ٹھکانے یا جگہ کا ارادہ کیا گیا ہو۔ سُراغ: نشان، پتا، فرصت، نہایت، مراد فالتو وقت۔ بندہ خُر: آزاد قوم کا فرد۔ فراغ: فرغت، سکون، فراغت۔ فروغ: چمک، دمک، روشنی مراد تہذیب۔ مغربیاں: اہل مغرب، یورپی تو ہیں۔ خیرہ کرنا: حیر، روشنی کا آنکھوں کو چندھیا دینا۔ صاحبِ ’مازاغ‘: ’مازاغ‘ والا۔ مراد حضور اکرمؐ اس میں اشارہ ہے سورہ النجم کی آیت ۷ کی طرف ’اور نگاہ نہ تو ہنٹی اور نہ آگے بڑھی‘۔ بزمِ عیش: عیش کی محفل، یہ دنیا۔ مہمانِ یک نفسِ دو نفس: دو ایک ٹہل کی مہمان، فانی آیاغ: پیالہ، جام، مراد دل کش دنیاوی چیزیں۔ کورِ ذوق: ذوق کا اندھا، مراد کائنات کی اشیا کو دیکھ کر بھی اُس کے خالق کے وجود سے باخبر نہ ہونے والا۔ صبا: صبح کی ہوا، مراد کائنات کے عناصر۔ بُوئے گل: پھول یا گلاب کی خوشبو، مراد خالق کائنات۔

دین و تعلیم

مجھ کو معلوم ہیں پیرانِ حرم کے انداز
ہو نہ اخلاص تو دعوائے نظر لاف و گزاف
اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف
اُس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
فطرتِ افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

پیرانِ حرم: مسلمان مذہبی رہنما، شیوخ، دعوائے نظر: معرفت کی بصیرت کا زوردار لفظوں میں اظہارِ ایمان
کرنے کا عمل، لاف و گزاف: فضول بات، جس میں کوئی حقیقت نہ ہو، اہلِ کلیسا: مراد انگریز، برصغیر کے
انگریز حکمران، مروت: اخلاق، پاس و راجا: مظلومی، ظلم ہے کی حالت، اغماض: نظر انداز کرنے کی کیفیت،
چشم پوشی:۔

جاوید سے

(۱)

غارت گر دیں ہے یہ زمانہ ہے اس کی نہاد کافرانہ
 دربارِ شہنشاہی سے خوشتر مردانِ خدا کا آستانہ
 لیکن یہ دورِ ساحری ہے انداز ہیں سب کے جاؤوانہ
 سرچشمہٗ زندگی ہوا خشک باقی ہے کہاں سے شبانہ!
 خالی اُن سے ہوا دبستاں تھی جن کی نگاہ تازیانہ
 جس گھر کا مگر چراغ ہے تُو ہے اُس کا مذاق عارفانہ
 جوہر میں ہوا الہ تو کیا خوف تعلیم ہو گو فرنگیانہ
 شاخِ گل پر چمک و لیکن کر اپنی خودی میں آشیانہ!
 وہ بحر ہے آدمی کہ جس کا ہر قطرہ ہے بحرِ بیکرانہ
 دہقان اگر نہ ہوتن آساں ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ

”غافل منشیوں نہ وقتِ بازی ست

☆

وقتِ ہنر است و کار سازی ست“

دیئے والا نہاد: اصل، بنیاد، فطرت۔ دربار شہنشاہی: شہنشاہ کا دربار، مراد دنیاوی شان و شوکت۔ خوشتر: بہتر، زیادہ اچھا۔ مردانِ خدا: اللہ کے مرد، مراد مردانِ مومن جو دنیاوی آلائشوں سے خود کو پاک رکھتے ہیں۔ آستانہ: دایرہ، ٹھکانا، روحانی فیض حاصل کرنے کی جگہ۔ دوسرا حری: چادو کا زمانہ، مراد ظاہری چمک دمک کا زمانہ، جس کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ جس کو بچا ہے۔ سرچشمہ: جاری ہونے / نکلنے کی جگہ۔ عے شبانہ: رات کی شراب، وہ علوم جن سے پہلے مسلمانوں کی مصلحتیں گرم رہتی تھیں۔ دبستان: مدرسہ، نظامِ تعلیم۔ تا زیانہ: چاہک، مراد ذوق و شوق میں اضافہ کرنے والی۔ مذاق: ذوق۔ چراغ: مراد فردِ عارفانہ۔ اللہ کی شناخت / معرفت والا۔ جوہر: اصل، مراد فطرت، خمیر، مرثت۔ لا الہ: مراد اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں فرنگیانہ: انگریزی یا یورپی انداز کی۔ بحرِ بیکرانہ: وسیع سمندر۔ صد ہزار دانہ: لاکھوں دانے۔

☆ غافل مت بیٹھے، یہ کھیل کود کا وقت نہیں ہے بلکہ نر اور عمل سے کام لینے / بنانے کا وقت ہے۔



سینے میں اگر نہ ہو دل گرم
 ٹنچیر اگر ہو زیرک و چست
 رہ جاتی ہے زندگی میں خامی
 آتی نہیں کام کُہنہ دامی
 شرط اس کے لیے ہے تشنہ کامی
 غیرت سے ہے فقر کی تمامی
 شاہیں سے تدرو کی غلامی
 صد انوری و ہزار جامی!
 بس ایک فغانِ زیرِ بامی
 میں چشمِ جہاں میں ہوں گرامی
 میراثِ نہیں بلند نامی
 اپنے نورِ نظر سے کیا خوب
 اللہ کی دین ہے، جسے دے
 فرماتے ہیں حضرت نظامی
 ”جائے کہ بزرگ بایدت بود
 فرزندی من نداردت سود“

دل گرم: جوش و جذبہ سے پر دل خامی: کچا پن، نامکمل رہنا، ٹنچیر: شکار کُہنہ دامی: پرانا دام ہونا، جال بچھانے
 کی مہارت / تجربہ۔ آبِ حیات: وہ روایتی پانی جسے پی کر انسان کو حیاتِ جاوید میسر آتی ہے یعنی وہ قیامت
 تک زندہ رہتا ہے مراد ایسے عمل جن سے صاحبِ عمل کا نام ہمیشہ ہمیش کے لیے زندہ رہتا ہے۔ تشنہ کامی:
 پیاس، مراد جستجو، تلاش۔ طریقتِ حقیقی: صحیح راستہ، مراد شریعتِ اسلامیہ۔ تمامی: تکمیل، مکمل ہونے کی کیفیت۔

جان پر: باپ کی جان، لاڈ اور محبت کے الفاظ ہیں۔ شاہین: باز کی قسم کا پرندہ، مراد مردِ مومن / صاحبِ فقر۔
 تدرؤ: چکوں، مراد کمزور، ناتواں، غلام، نایاب: جو کہیں نہ پایا جائے۔ متاعِ گفتار: باتوں کی دولت، مراد شعر و
 شاعری (انوری اور جاتی کے حوالے سے)۔ انوری: ایران کا مشہور شاعر و جدِ الدین محمد (وفات ۵۸۳ھ /
 ۱۱۸۷ء)۔ یہاں مراد ہر شاعر یا ہر بڑا شاعر جاتی: مشہور فارسی شاعر نور الدین عبدالرحمن جامی (وفات ۸۹۸ھ /
 ۱۴۹۳ء)۔ یہاں مراد کوئی بھی یا ہر شاعر۔ بساط: حیثیت، اہمیت، وقعت، نقانہ زیرِ بامی: چھت کے نیچے آو
 نقانہ کی حالت، مراد ملت کو اس کی حالت پر توجہ دلا کر اسے بیدار کرنے کی کوشش۔ صدقِ مقال: سچی اور کھری
 بات۔ چشمِ جہاں: دنیا کی آنکھ مراد دنیا والوں کی نظر میں گرامی: باعزت، احترام والا۔ دین: عطیہ، انعام
 میراث: بزرگوں کا چھوڑا ہوا سرمایہ جاکدا، جاگیر، بلند نامی: اونچا نام یعنی مشہور ہونے کی حالت۔ حضرت
 نظامی: مراد مشہور فارسی شاعر حکیم ابو محمد الیاس بن یوسف ذکی تخلص نظامی جو اپنی پانچ مثنویوں (ہمسہ نظامی) کی
 وجہ سے مشہور ہیں، کچھ (جو اب روس کی ایک آزاد مسلم ریاست میں واقع ہے) کے رہنے والے تھے (وفات
 ۶۱۵ھ / ۱۲۱۸ء)۔

ہم جس جگہ تھے بڑا اعلیٰ عظیم ہوا چاہیے وہاں تھے میری فرزند کی، (میری بولا دہونے) کا کوئی فائدہ نہ ہوگا،
 مراد ہماری عظمت، تہوارے اپنے کا ناموں کے سبب ہوگی۔

مومن پہ گراں ہیں یہ شب و روز
 ناپید ہے بندہٴ عمل مست
 ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
 اُس فقر سے آدمی میں پیدا
 گنجشک و حمام کے لیے موت
 روشن اُس سے خرد کی آنکھیں
 حاصل اُس کا شکوہ محمود
 تیری دُنیا کا یہ سرائیل
 ہے اس کی نگاہِ عالم آشوب
 یہ فقرِ غیور جس نے پایا
 مومن کی اسی میں ہے امیری
 اللہ سے مانگ یہ فقیری

دین و دولت: مذہب اور دولت، اشارہ ہے دنیا پرست دینی علما کی طرف۔ قمار بازی: جوہ کسی چیز کو داؤ پر لگا دینا یا پید: جو کہیں نہ ملے/پایا جائے۔ بندہٴ عمل مست: ایسا انسان جو جوشِ عمل سے سرشار ہو۔ نفسِ درازی: بے سانس لینے کی کیفیت۔ مرادِ عمل سے خالی طویل زندگی باطل۔ سرچشمہٴ جہ: حجازی: حجاز سے متعلق، مراد جس کا تعلق اسلام سے ہے تو حیدر آبادی۔ شانِ بے نیازی: دنیاوی حرص اور لالچ کو اہمیت نہ دینے کا عمل۔

کجنگ: جڈیا، حمام: کبوتر، شاہبازی: شاہباز ہونا، مراد لیری، مرد سمن ہونے کی کیفیت، بونلی: مراد مشہور فلسفی اور طبیب شیخ الریکس ابوعلی بن حسین سینا (وفات ۴۲۸ھ / ۱۰۳۷ء)، رازی: مشہور فلسفی امام فخر الدین رازی (وفات ۶۰۶ھ / ۱۲۰۹ء)، حاصل: نتیجہ، پھل، فصل، شکوہ محمود: محمود کی شان و شوکت، مراد مشہور سلطان محمود غزنوی (وفات ۴۲۱ھ / ۱۰۳۰ء) یعنی بہت بڑی شان و شوکت، ایازی: یاز ہونا، غلامی، یاز محمود غزنوی کا ایک غلام تھا جس سے محمود کو محبت تھی، سرافیل: اسرائیل، وہ فرشتہ جو قیامت کے روز صور پھونکے گا جس سے مردے قبروں میں سے اٹھ کھڑے ہوں گے، مراد ایسا فقر جو مردہ سوئی ہوئی ملت کو پیدا کر دے ذوق نئے نوازی: بانسری بجانے کا شوق، مراد خالی نعروں کا شوق اور عمل سے دوری، نگاہ عالم آشوب: مراد ایسی نگاہ جو دنیا میں ایک ہنگامہ / عظیم پیدا کرنے والی ہو، درپردہ: کسی چیز کی آڑ میں، کار سازی: کام بنانے کا عمل، سنان: ڈھال، مرد غازی: باطل قوتوں کو شکست دینے والا دلیرا میری: سرداری۔



عورت

allurdubooks.blogspot.com

مردِ فرنگ

ہزار بار حکیموں نے اس کو سلجھایا
مگر یہ مسئلہ زن رہا وہیں کا وہیں
قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں
گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں
فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں

حکیم: دانا، فلسفی: سلجھایا: حل کیا: مسئلہ زن: عورت کا مسئلہ، عورت کا معاملہ، مہ و پرویں: چاند اور ستارے
مراد دنیا، فساد: خرابی، بگاڑ، فرنگی معاشرت: یورپی تہذیب، یورپ کے باہمی زندگی گزارنے کے انداز، ظہور:
ظاہر ہونے کا عمل، سادہ: معمولی سمجھ والا، بھولا بھالا، زن شناس: عورت کی ذات / نفسیات سے پوری طرح
واقف۔

ایک سوال

کوئی پوچھے حکیم یورپ سے
ہند و یوناں ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بے کار و زن تہی آغوش!

پردہ

بہت رنگ بدلے سپہرِ بریں نے
خدایا یہ دُنیا جہاں تھی، وہیں ہے
تفاوت نہ دیکھا زن و شو میں میں نے
وہ خلوت نشیں ہے، یہ خلوت نشیں ہے
ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم
کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے

حکیم یورپ: یورپ کا دلا / فلسفی حلقہ بگوش: جس کے کانوں میں چھل پڑا ہو، مراد غلام محکوم۔ زن: عورت۔
تہی آغوش: جس کی گود خالی ہو، بے اولاد۔

سپہرِ بریں: اونچا آسمان۔ تفاوت: فرق۔ زن و شو: عورت اور خاںد / شوہر۔ خلوت نشیں: تنہائی میں بیٹھے
والا / والی آشکارا: ظاہر۔

خَلَوَت

رُسوا کیا اس دَور کو جَلَوَت کی ہوس نے
روشن ہے بکہ، آئنے دل ہے مُکدّر
بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکارِ پراگندہ و اُتر
آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرہ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر
خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر، و لیکن
خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی مُیتر!

مکدّر: گرد سے بھرا ہوا مراد غلط قسم کے خیالات سے پر۔ ذوقِ نظر: مراد ظاہری سیرتِ شوق / مذاق۔ پراگندہ: بے ترتیب، پھیلے ہوئے۔ اُتر: بہت بُرا نیساں: موسمِ بہار کا دھوا مہینہ جس کی بارش کا کوئی قطرہ پتلی کے مشابہت میں جا کر سوتی بن جاتا ہے۔ خود گیر: اپنے آپ کو پکڑنے والا، اپنی تربیت آپ کرنے والا۔ دیر و حرم: مراد مسلم اور غیر مسلم مذہبی ادارے۔

عورت

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مُشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی دُرج کا دُرِ مکنوں
مکالماتِ افلاطون نہ لکھ سکی، لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطون

وجودِ زن: عورت کی ہستی/ذات۔ تصویرِ کائنات: دنیا کی تصویر، مراد دنیا پر رنگ: مراد رونق، سوزِ دروں: اندر کا سوز، مراد دل میں پیدا ہونے والا سوزِ ثریا: ایک چمچے کی صورت میں چھ ستاروں کا جھرمٹ، مُشتِ خاک: مٹی کی مُٹھی، مراد وجودِ ذات، دُرج: ذریعہ، دُرِ مکنوں: مہیا ہوا سوتی، مکالمات: مکالمہ کی جمع بمعنی باتیں، فلسفیانہ نظریات، شعلہ: آگ کی لپٹ، مراد عورت کا وجود، شرارِ افلاطون: یعنی بڑے بڑے فلسفیوں کا وجود میں آنا۔

آزادی نسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قد
کیا فائدہ، کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند
اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں، معذور ہیں، مردانِ خرد مند
کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادی نسواں کہ زمرد کا گلو بند!

نسواں: عورتیں۔ قد: شکس شیرہ۔ معتب: ڈانٹ ڈپٹ کیا گیا۔ تہذیب کے فرزند: تہذیب کے بیٹے، مراد جو
خود کو بڑے بہڑب سمجھتے ہیں۔ مردانِ خرد مند: دانا لوگ، گہری نظر رکھنے والے۔ زمرد: ہزرنگ کا قیمتی پتھر۔
گلو بند: گلے میں باندھے جانے والا ایک زیور۔

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہاں ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اُس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

مستور: چھپی ہوئی لہو کا سرد ہونا: جذبہ اور ذوق سے خالی ہونا نسوانیتِ زن: عورت کا عورت پن، عورت
کی شرم و حیا: نگہاں: محافظہ خورشید زرد ہونا: سورج ڈوبنا، مراد زوال۔

عورت اور تعلیم

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ اُمومت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نا زن
کہتے ہیں اُسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مَدِ رَسَنہ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

تہذیبِ فرنگی: یورپ کی تہذیب۔ مرگِ اُمومت: ماں بننے کی صلاحیت کی موت۔ ثمر: پھل، نتیجہ۔ نا زن: بانجھ، جس کے اولاد نہ ہو۔ اربابِ نظر: دانا لوگ۔ مَدِ رَسَنہ زن: عورت کا کتب، مراد عورت کی تعلیم و تربیت۔

عورت

جوہرِ مرد عیاں ہوتا ہے بے منتِ غیر
غیر کے ہاتھ میں ہے جوہرِ عورت کی نمود
راز ہے اس کے تپِ غم کا یہی نکتہ شوق
آتشیں، لذتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود
کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اُسرارِ حیات
گرم اسی آگ سے ہے معرکہ بُود و نبود

میں بھی مظلومی نسواں سے ہوں غمِ ناک بہت
نہیں ممکن مگر اس عقدہ مشکل کی کشود!

جوہر: خوبی، صلاحیت، عیاں: ظاہر، نمایاں۔ بے منتِ غیر: کسی دوسرے کے احسان کے بغیر نمود: ظاہر ہونا۔
تپِ غم: مراد جذبے اور لگن کی گری، نکتہ شوق: عشق کی گہری بات۔ آگ والا، پُر حرارت۔ لذتِ
تخلیق: (بچہ) پیدا کرنے کا لطف، اُسرارِ حیات: زندگی کے راز، معرکہ: جھگ، مراد ہنگامہ۔ بُود و نبود: ہونا اور
نہ ہونا، مراد انسان کی دنیا، کائنات۔ مظلومی نسواں: مراد عورتوں پر جو ظلم ہو رہے ہیں۔ غمِ ناک: غم سے بھرا ہوا
عقدہ مشکل: مشکل، مشکل، مسئلہ۔ کشود: کھلنا، کھلنے کی کیفیت۔

ادبیات

فنونِ لطیفہ

allurdubooks.blogspot.com

دین و ہنر

سرود و شعر و سیاست، کتاب و دین و ہنر
گھر ہیں ان کی گرہ میں تمام یک دانہ
ضمیر بندہ خاکی سے ہے نمود ان کی
بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ
اگر خودی کی حفاظت کریں تو عین حیات
نہ کر سکیں تو سراپا فسوں و افسانہ
ہوئی ہے زیرِ فلک اُمتوں کی رسوائی
خودی سے جب ادب و دیں ہوئے ہیں بیگانہ

سرود: نغمہ، موسیقی، گھر: کوہر، سوئی، گرہ: مراد، جیب، دامن، پاس، یک دانہ: بے مثال، قیمتی، ضمیر، باطن، مراد
دل، بندہ خاکی: مراد انسان، کاشانہ: رہنے کی جگہ، ٹھکانا، عین حیات: مکمل زندگی، سراپا: سرنا پاؤں، مراد
مکمل، فسوں: جادو، مراد بے حقیقت کہانی، افسانہ، زیرِ فلک: آسمان کے نیچے مراد دنیا میں۔

تخلیق

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنک و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا
خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آبجو سے کیے بحرِ بے کراں پیدا
وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا
خودی کی موت سے مشرق کی سرزمینوں میں
ہوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا
ہوائے دشت سے بُوئے رفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عنان پیدا

تخلیق: پیدا، ایجاد کرنا۔ جہانِ تازہ: نئی/بدلتی دنیا۔ افکارِ تازہ: نئے نئے افکار، فلسفے، خیالات۔ نمود: ظاہر ہونے کی کیفیت۔ خشت: اینٹ، عزم: ارادہ، قصد، ہمت، جذبہ۔ آبجو: مادی، بحرِ بے کراں: وسیع سمندر جس کا کنارہ نظر نہ آئے۔ گردش: تبدیلی، حالات بدلتے رہنا۔ غالب آنا: قابو پانا۔ ہر نفس: ہر پہل / گھڑی۔ عمرِ جاوداں: ہمیشہ ہمیش کی زندگی۔ رازداں: بھیج جانے والا۔ ہوائے دشت: جنگل کی نضا، مراد قوم کا سوجھ بوجھ۔ بُوئے رفاقت: ساتھ دینے کی خوشیوں ساتھ چلنے کا جذبہ۔ ہم عنان: سفر کے ساتھی۔

جنوں

رُجّاج گر کی دُکاں شاعری و مِلّائی
سُتم ہے، خوار پھرے دشت و در میں دیوانہ!

کسے خبر کہ جنوں میں کمال اور بھی ہیں
کریں اگر اسے کوہ و کمر سے بیگانہ

ہجومِ مدرّسہ بھی سازگار ہے اس کو

کہ اس کے واسطے لازم نہیں ہے ویرانہ

جنوں: دیوانگی، پاگل پن، مراد خودی سے متعلق جہد و عمل۔ رُجّاج گر: شیشے کی چیزیں بنانے والا۔ مِلّائی: مُکّا ہونا، مدرّسے کا استان مراد جہد و عمل سے دور رہنا اور صرف باتوں پر زور۔ دشت و در: جنگل اور بیابان۔ دیوانہ: پاگل مراد عاشقِ حقیقی، جہد و عمل سے سرشار انسان۔ کمال: مکمل ہونے کی حالت، خوبی، بُخر۔ کوہ: پہاڑ۔ کمر: پہاڑ کا درمیانی حصہ۔ ذرّہ: بیگانہ۔ ناواقف، دُور رہنے کا عمل۔ ہجوم: بھیڑ، رش، بہت سے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا۔ سازگار: سوافق، طبیعت کو اس آنے والی۔ ویرانہ: بیابان، غیر آباد جگہ۔

اپنے شعر سے

ہے گلہ مجھ کو تری لذتِ پیدائی کا
تُو ہوا فاش تو ہیں اب مرے اَسرار بھی فاش
شعلے سے ٹوٹ کے مثلِ شرر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینہٴ پُرسوز میں خلوت کی تلاش!

allurdubooks.blogspot.com

لذتِ پیدائی: ظاہر یا نمایاں ہونے کا مزہ/الطف. فاش: ظاہر. اَسرار: سِر بمعنی جھپٹ کی جمع. سینہٴ پُرسوز: ایسا
دل جو جذبوں کی گری سے بھرا ہو. خلوت: تنہائی مراد مرثیہ کرنا.

پیرس کی مسجد

ہری نگاہ کمال ہنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حرم مغربی ہے بیگانہ
حرم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تن حرم میں چھپا دی ہے رُوح بُت خانہ
یہ بُت کدہ انھی غارت گروں کی ہے تعمیر
دُشمن ہاتھ سے جن کے ہوا ہے ویرانہ

پیرس کی مسجد: حکومت فرانس نے مسلمانوں کے لیے ایک بڑی خوبصورت مسجد بنائی تھی، لیکن چونکہ فرانس نے مختلف اسلامی ملکوں پر سختیاں کی تھیں، اس بنا پر اس تعمیر مسجد کے پیچھے فرانس کی جو دلیا کاری تھی، علامہ نے اس سے آگاہ کیا۔ کمال ہنر: فن کی بڑی خوبی۔ حق: حقیقت، عدالتی۔ حرم مغربی: یورپی چار دیواری، مراد پیرس کی مسجد۔ بیگانہ: بے خبر، ناواقف۔ فرنگی کرشمہ باز: مراد یورپ / فرانس کے چال باز۔ رُوح بُت خانہ: مراد ظاہر میں مسجد ہے لیکن جس طرح اسے تعمیر کیا گیا ہے وہ بُت خانے کی صورت ہے۔ بُت کدہ: بتوں کا گھر۔ غارت گروں: تباہ و برباد کرنے والا۔ دُشمن: مسلم ملک شام کا دارالحکومت۔

ادبیات

عشق اب پیروی عقلِ خدا داد کرے
آبرو کوچہِ جاناں میں نہ برباد کرے
گھنہ پیکر میں نئی رُوح کو آباد کرے
یا گھنہ رُوح کو تقلید سے آزاد کرے

allurdubooks.blogspot.com

ادبیات: جمع ادب، علم اور شعرو شاعری اور اس سے متعلق باتیں۔ پیروی: پیچھے چلنا۔ خدا داد: خدا کی دی ہوئی۔ کوچہِ جاناں: مجازی محبوب کی گلی۔ گھنہ پیکر: پرانا جسم، مراد شاعری کا پرانا انداز یا اڑھانچائی۔ رُوح آباد کرنا: مراد نئے حالات کے مطابق قوم کے لیے مفید مضامین پیدا کرنا۔ گھنہ رُوح: پرانی رُوح، مراد شاعری کا پرانا انداز جو قوم کے لیے مفید نہیں۔

نگاہ

بہار و قافلہ لالہ ہائے صحرائی
شباب و مستی و ذوق و سُرور و رعنائی!
اندھیری رات میں یہ چشمکیں ستاروں کی
یہ بحر، یہ فلکِ نیلگوں کی پہنائی!
سفرِ عروسِ قمر کا عماری شب میں
طلوعِ مہر و سکوتِ سپہرِ مینائی!
نگاہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
کہ نیچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی

لالہ ہائے لالہ کی جمع سرخ رنگ کے پھول۔ رعنائی: خود کو جانے / خوبصورت بنانے کی حالت۔ چشمکیں: چمک کی جمع، آنکھوں کے اشارے۔ نیلگوں: نیلا۔ عروسِ قمر: چاند کی ڈھن، یعنی چاندِ عماری: محل، کجلاہ۔ طلوعِ مہر: سورج نکلنا۔ سپہرِ مینائی: مراد ایسا آسمان جس پر جڑاؤ کام (ستارہ وغیرہ) آواہو۔ بہائے نظارہ: دیکھنے کی قیمت۔ نگاہ: یہاں مراد بصیرت۔ جمال: حسنِ زیبائی: خوبصورتی۔

لے دیا ض منزل (دولت کدہ سرداس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

مسجد قوت الاسلام

ہے مرے سینہ بے نور میں اب کیا باقی
'لا الہ' مردہ و افسردہ و بے ذوقِ نمود
چشمِ فطرت بھی نہ پہچان سکے گی مجھ کو
کہ ایازی سے دگرگوں ہے مقامِ محمود
کیوں مسلمان نہ نخل ہو تری سنگینی سے
کہ غلامی سے ہوا مثلِ زجاج اس کا وجود
ہے تری شان کے شایاں اُسی مومن کی نماز
جس کی تکبیر میں ہو معرکہ بُود و نبود
اب کہاں میرے نفس میں وہ حرارت، وہ گداز
بے تب و تابِ دروں میری صلوٰۃ اور درود
ہے مری بانگِ اذّاں میں نہ بلندی، نہ شکوہ
کیا گوارا ہے تجھے ایسے مسلمان کا سجود؟

سُنی۔ آج بھی اس کا ایک مینار برقرار ہے جسے قطب مینار کہتے ہیں۔ سینہ بے نور: وہ دل جو خدا اور رسول کے عشق سے خالی ہو۔ ”لا الہ“ مراد وہ وافر وہ: مراد خدا کی توحید اور حضور اکرم کی رسالت سے متعلق جذبے سرد اور بجھے ہوئے ہیں۔ بے ذوق نمود: اظہار کے جذبوں سے خالی چشم فطرت: قدرت کی آنکھ، یعنی قدرت۔ ایازِی: ایاز ہوا، غلامی، غلامانہ، ایاز محمود غزنوی کا غلام تھا۔ محمود کو اس سے بید محبت تھی۔ دیگر گوں: دوسرے رنگ کا، مراد آٹ پٹ ہوا۔ مقام محمود: محمود (غزنوی) کا مرتب آقا / حاکم کا مرتب۔ تجل: شرمندہ۔ سنگینی: پتھر کا ہونا، مراد مضبوطی، پختگی۔ مثل زجاج: شیشے کی طرح، مراد پاک / کمزور شایاں: شان کے لائق، مناسب۔ تکبیر: اللہ کی بڑائی کا بیان، اللہ اکبر، معرکہ بود و نبود: کائنات / دنیا میں ہونے والے جنگ سے۔ گداز: پھیلنے کی حالت، مراد سوز و جذبہ۔ بے تب و تاب دروں: باطن یعنی دل کی گرمی اور چمک (سوز و گداز) کے بغیر۔ صلوٰۃ: نماز۔ بانگ اذان: اذان کی آواز۔ شکوہ: شان، عظمت۔ گوارا: پسند آنے والا، پسندیدہ۔ محمود: مجدد۔



تِیَٹر

تری خودی سے ہے روشن ترا حریم وجود
حیات کیا ہے، اُسی کا سُرو و سوز و ثبات
بلند تر مہ و پرویں سے ہے اُسی کا مقام
اُسی کے نُور سے پیدا ہیں تیرے ذات و صفات
حریم تیرا، خودی غیر کی! معاذ اللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات
یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تُو نہ رہے
رہا نہ تُو تو نہ سوزِ خودی، نہ سازِ حیات

تِیَٹر: تھیٹر (Theatre)۔ حریم وجود: جسم کی چار دیواری، مراد جسم، سُرو و سُوز: نشہ، سوز، گرمی، حرارت، جذبہ، عشق، مہ و پرویں: چاند ستارے، مراد بہت بلند ذات و صفات: وجود اور خوبیاں / اہلیتیں، حریم: گھر کی چار دیواری، مراد وجود، جسم، معاذ اللہ: خدا کی پناہ، کاروبارِ لات و منات: (لات اور منات عرب کے دو قدیم بت) مراد بتوں یا مادی خواہشات کی پوجا، تمثیل: ڈراما (Acting)، سوزِ خودی: خودی کی حرارت / جذبہ و جوش، سازِ حیات: عظیم زندگی گزارنے کا سامان۔

شعاعِ اُمید

(۱)

سُورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دُنیا ہے عجب چیز، کبھی صبح کبھی شام

مَدّت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بے مہری ایام

نے ریت کے ذروں پہ چمکنے میں ہے راحت
نے مثلِ صبا طوفِ گل و لالہ میں آرام

پھر میرے تجلی کدہ دل میں سما جاؤ
چھوڑو چمنستان و بیابان و در و بام

(۲)

آفاق کے ہر گوشے سے اُٹھتی ہیں شعاعیں
چکھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش

اک شور ہے، مغرب میں اُجالا نہیں ممکن
انرنگ مشینوں کے دُھویں سے ہے سیہ پوش
مشرق نہیں گو لذتِ نظارہ سے محروم
لیکن صفتِ عالمِ لاہوت ہے خاموش
پھر ہم کو اُسی سینہ روشن میں چُھپا لے
اے مہرِ جہاں تاب! نہ کر ہم کو فراموش

(۳)

اک شوخِ کزن، شوخِ مثالی گلہ مُحور
آرام سے فارغ، صفتِ جوہرِ سیماب
بولی کہ مجھے رخصتِ تنویر عطا ہو
جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرہ جہاں تاب
چھوڑوں گی نہ میں ہند کی تاریک فضا کو
جب تک نہ اُٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب
خاور کی اُمیدوں کا یہی خاک ہے مرکز
اقبال کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب

چشمِ مہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن
 یہ خاک کہ ہے جس کا خُزفِ ریزہ دُرِ ناب
 اس خاک سے اُٹھے ہیں وہ غَوَاصِ معانی
 جن کے لیے ہر بحرِ پُر آشوب ہے پایاب
 جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
 محفل کا وہی ساز ہے بیگانہ مِضراب
 بُت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن
 تقدیر کو روتا ہے مسلمان تیرِ محراب
 مشرق سے ہو بیزار، نہ مغرب سے حذر کر
 فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر!

(۱)

شعاع: کرن۔ پہنائے فضا: فضا کا پھیلاؤ/وسعت۔ بے مہر کی ایام: زمانے کا ایسا سلوک جس میں ہمدردی نہ ہو۔ گئے: نہ تھیں۔ راحت: آرام، سکون، صبا: صبح کی ہوا، طوف: کسی چیز کے گرد چکر لگانا، تجلی: کدہ: جلوں کا گھر، سما جانا: گھر کر جانا، جگر پا جانا: چمنستان: جہن کی جگہ، مرادباغ: دروہام: دروازہ اور چھت، مراد: عمارت/عمارشیں۔

(۲)

آفاق: افق کی جمع، ذور کے کنارے، مراد کائنات، گوشہ: کونا، ہم آغوش: بغلیں، سیاہ لباس پہنے

ہوئے، مراد اندھیرے میں محروم: بے نصیب، نا امید، صفت: مانند، عالمِ لائوت: عالمِ بلا، خدا کا عالمِ ذاتِ مہر جہاں تاب: دنیا کو روشن کرنے والا سورج، فراموش: بھولنا، بھلانا۔

(۳)

شوخ: شہر، بے باک، مثال: مانند، نگہِ حور: حور کی نگاہ، قاریغ: مطمئن، جو ہر سیماب: پارے کی دھات، رخصتِ تنویر: روشنی پھیلانے کی اجازت، جہاں تاب: دنیا پر چمکنے والا تاریک فضا: اندھیری فضا، لہی جگہ جہاں جہالت یا غلامی ہو، مردان: مرد کی جمع، لوگ، عوام، گراں خواب: گہری نیند سونے والے، غافل، خاورِ مشرق: میراب: تروتازہ، خنزف ریزہ: ٹھیکری کا ذرہ، دُرُما ب: خالص موتی، غواصِ معانی: حقیقت کے سمندر میں غوطہ لگانے والے، بحرِ پر آشوب: طوفانی سمندر، پایاب: کم گہرا، جس میں سے آسانی سے گزر ا جاسکے، پیگاہِ مضرب: مضرب سے ماواقف (مضرب: ستار بجانے کا آلہ مراد عشق و جذبہ کو ابھارنے والی باتیں)، بحرِ مخراب: مخراب کے نیچے یعنی مسجد میں (مخراب: وہ جگہ جہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا ہے کہ نہ حذر کر: ذورندہ، (یورپ سے) نڈرہ خوف نہ کھا، شب کو سحر کر: مراد تاریکی کو روشنی میں بدل ڈال۔

امید

مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں نے امیرِ جنود
مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود
جہین بندہ حق میں نمود ہے جس کی
اُسی جلال سے لبریز ہے ضمیر و جود
یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
کہ مردِ حق ہو گرفتارِ حاضر و موجود
غمیں نہ ہو کہ بہت دور ہیں ابھی باقی
نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہرِ کبود

امیرِ جنود: فوجوں کا سردار (جنون جمع چند بمعنی فوج) ذکر و فکر: یاد دہانی اور کائنات کے رازوں پر غور۔ جذب: یاد دہانی میں یکتودہی کی حالت۔ سرود: نغمہ مراد دل کو بیدار کرنے والی موسیقی/شاعری۔ جہین: پیشانی، ماتھا۔ نمود: ظاہر ہونے کی کیفیت۔ جلال: رعب، دہد بہ یعنی خدا کی عظمت۔ ضمیر و جود: وجود کا باطن، مراد یہ کائنات۔ گرفتار: الجھا ہوا، پکڑا ہوا۔ حاضر و موجود: مراد اس مادی دنیا کی دلچسپیاں۔ سپہر: آسمان۔ کبود: نیلا۔

۱۔ ریاض منزل (دولت کدہ سرداس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

نگاہِ شوق

یہ کائنات چھپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ دُڑے دُڑے میں ہے ذوقِ آشکارائی

کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ مینائی

اسی نگاہ سے محکوم قوم کے فرزند
ہوئے جہاں میں سزاوارِ کارفرمائی

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جبّاری
اسی نگاہ میں ہے دلبری و رعنائی

اسی نگاہ سے ہر دُڑے کو، بُجنوں میرا
سکھا رہا ہے رہ و رسمِ دشتِ پیائی

نگاہِ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

نگاہ شوق: مراد عشق حقیقی میں ڈوبی ہوئی بھیرت۔ ذوق آشکارائی: خود کو ظاہر / نمایاں کرنے کا جذبہ یا لطف۔
 کاروبار: معاملہ۔ پیائی: بھیرت۔ فرزند: لڑکا، مراد عوام۔ سزاوار: لائق، قائل، مناسب۔ کارفرمائی: سرگرمی
 اور جوش و جذبہ سے کام / حکومت کرنے کا عمل۔ قاہری: باطل قوتوں پر غلبہ، طاقت سے کام لینا۔ جباری: دبدب
 زعب، باطل قوتوں پر سختی۔ رعنائی: نحس، جمال، زیبائی (یہ چاروں لفظ دراصل ایک قرآنی آیت کی طرف
 اشارہ کرتے ہیں۔ سورۃ المائدہ، آیت ۵۴ کا ایک ٹکڑا) جنوں: عشق اور جذبہ۔ دشت پیائی: جنگل میں چلنا
 پھرنا یعنی سخت جدوجہد کرنا۔ قلب و نظر کی رسوائی: جذبوں اور بھیرت کی ذلت، بدنامی۔



اہل ہنر سے

مہر و مہ و مشتری، چند نفس کا فروغ
عشق سے ہے پائدار تیری خودی کا وجود
تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
نگ ہے تیرے لیے سُرخ و سپید و کبود
تیری خودی کا غیاب معرکہ ذکر و فکر
تیری خودی کا حضور عالم شعر و سرود
روح اگر ہے تری رنج غلامی سے زار
تیرے ہنر کا جہاں دیر و طواف و سجود
اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سپہ انس و جن، تو ہے امیر جنود!

اہل ہنر: فن والے یعنی ہنوں گانے والے، شاعر وغیرہ مہر: سورج، مہ: ماہ یعنی چاند مشتری: ایک ستارے کا نام جو چھ آسمان پر ہے۔ چند نفس: چند لمحے، ماضی، وقتی، فروغ: روشنی، حرم کا ضمیر: حرم کا باطن، مراد اسلام کی تعلیمات، احمر: سرخ، کبود: نیلا، غیاب: نظر سے دور ہونا، بچھا ہوا ہونا، معرکہ: ذکر و فکر، مراد کائنات کے جہیدوں پر غور و ران سے اللہ کے وجود کا کمال ہو کر اس کی یاد میں کھو جانے کی حالت، حضور: حاضر ہونا، موجود ہونا، عالم شعر و سرود: شاعری اور موسیقی کی حالت، رنج غلامی: غلامی کا دکھ زار، کنز و ناتواں بذریعہ: مراد غیر اسلامی مذہبی ادارے/عبادت گاہیں، طواف: کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا، شرافت: مراد اللہ کی تمام مخلوق سے افضل ہونا، امیر جنود: فوجوں کا سردار، سپہ سالار۔

غزل

دریا میں موتی، اے موج بے باک
ساحل کی سوغات! خار و خس و خاک

میرے شرر میں بجلی کے جوہر
لیکن نیتاں تیرا ہے نم ناک

تیرا زمانہ، تاثیر تیری
ناداں! نہیں یہ تاثیرِ افلاک

ایسا جنوں بھی دیکھا ہے میں نے
جس نے پسے ہیں تقدیر کے چاک

کامل وہی ہے رندی کے فن میں
مستی ہے جس کی بے منتِ تاک

رکھتا ہے اب تک میخانہ شرق
وہ مے کہ جس سے روشن ہو ادراک

اہلِ نظر ہیں یورپ سے نومید
ان اُمتوں کے باطن نہیں پاک

موج بے باک: بے خوفی، یعنی بہت حیران کن: کاٹنا: خُس: تنکا، مراد بیکار چیز: میسٹاں: بالوں کا جھل: نم
ناک: گیلا، نمی والا: افلاک: نلک کی جمع، آسمان: رندی: مراد عشق یا خودی کی شراب پینے کی حالت: بے
مشت: ناک: مراد شراب کے احسان کے بغیر: میخانہ شرق: مشرق کا شراب خانہ، مراد اسلامی تہذیب و علوم
کے ادارے: ادراک: شعور، عقل، بصیرت، اعلیٰ نظر: بصیرت والے:



allurdubooks.blogspot.com

وُجود

اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شرر تیری نمود
کون سمجھائے تجھے کیا ہیں مقاماتِ وجود!

گر ہنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
وائے صورتِ گری و شاعری و نامے و سرود!

مکتب و مے کدہ جز درسِ نبودن مند ہند
بودن آموز کہ ہم باشی و ہم خواہی بود

☆

زیرِ فلک: آسمان کے نیچے یعنی اس دنیا میں۔ مثلِ شرر: چنگاری کی طرح، مراد ماضی، وقتی۔ وجود: بدن، مراد خودی۔ تعمیرِ خودی: مراد خودی کو ترقی دینے کی کیفیت۔ جوہر: خاصیت، اہلیت، لیاقت۔ صورتِ گری: تصویر بنانے کا فن، مصوری۔ مے و سرود: بانسری اور نغمہ، مراد گانے بجانے کا فن۔

☆ مدرسہ (مغربی تعلیم کے ادارے) اور شراب خانہ سوائے ”نہ ہونے“ (مراد خودی کا نہ ہونا) کے اور کچھ نہیں پڑھائے۔ ”ہونا“ (یعنی خودی پیدا کرنا) سیکھ کہ اس سے تو آج بھی زندہ ہے اور مستقبل میں بھی زندہ رہے گا۔

سرود

آیا کہاں سے نالہ نئے میں سرور سے
اصل اس کی نئے نواز کا دل ہے کہ چوب نئے!
دل کیا ہے، اس کی مستی و ثنوت کہاں سے ہے
کیوں اس کی اک نگاہ اُلٹی ہے تحت کے
کیوں اس کی زندگی سے ہے اقوام میں حیات
کیوں اس کے واردات بدلتے ہیں پے بہ پے
کیا بات ہے کہ صاحبِ دل کی نگاہ میں
چھٹی نہیں ہے سلطنتِ روم و شام و رے
جس روز دل کی رمزِ معنی سمجھ گیا
سمجھو تمام مرحلہ ہائے ہنر ہیں طے

سرود: نغمہ، موسیقی نالہ نئے: بانسری کی آواز، زاری، بانسری کا نغمہ، سرور سے: شراب کا سانپ / مستی، اصل: بنیاد، مراد اصل باعث، نئے نواز: بانسری بجانے والا، چوب نئے: بانس کی ٹکڑی، یعنی بانسری، ثنوت: طاقت، جذبوں کا جوش، تحت کے: اسلام سے پہلے ایران کے بادشاہ کسرو / کیتھاد کا تخت، مراد بڑی اور طاقتور حکومتیں، اقوام: قوم کی جمع، قومیں، حیات: زندگی، مراد جوش و رولولے، واردات: وارد ہونے والی جمع، مراد پیش آنے والے مختلف حالات، پے بہ پے: لگانا مسلسل، صاحبِ دل: دل والا، مراد وہ شخص جو اس فانی دنیا کی حقیقت سے باخبر ہے، چٹا: اہمیت ہونا، سلطنتِ روم و شام و رے: مراد دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں (رے: تہران کا پرانا نام، مراد ایران)، رمز: ہیئت، مراد حقیقت، معنی: گانے والا، مرحلہ ہائے ہنر: فن کی منزلیں۔

نسیم و شبنم

نسیم

انجم کی فضا تک نہ ہوئی میری رسائی
کرتی رہی میں پیرہنِ لالہ و گل چاک
مجبور ہوئی جاتی ہوں میں ترکِ وطن پر
بے ذوق ہیں بلبل کی نوا ہائے طرب ناک
دونوں سے کیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاکِ چمن اچھی کہ سرا پردہٴ افلاک!

allurdubooks.blogspot.com

شبنم

کھینچیں نہ اگر تجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گلشن بھی ہے اک سِرِّ سرا پردہٴ افلاک

نسیم: نزم اور ٹھنڈی ہوا، صبح کی ہوا، شبنم: نرم شب یعنی رات کی ٹہنی، مراد اوس، انجم: جمع نجم، ستارے، رسائی: پہنچ، پیرہن چاک کرنا: گرنا پھاڑنا، مراد کھل کھلانا ترک وطن: وطن چھوڑ دینا، ہجرت کرنا، بے ذوق: جس میں کوئی لطف اور دلچسپی نہ ہو، روکھا پھیکا نواہا: نوا کی جمع، مراد نغمے، چچھے، طرب ناک: جسے / جنہیں سس کر دل خوش ہو، محرم: واقف، باخبر، راز دار، سرا پردہٴ افلاک: آسمانوں کا بہت بڑا خیمہ، مراد آسمانی فضا، خس و خاشاک: نیکے اور گھاس کا نئے وغیرہ سِرِّ: چھپا، راز۔

اَہرامِ مصر

اس دشتِ جگر تاب کی خاموش فضا میں
فطرت نے فقط ریت کے ٹیلے کی تعمیر

اَہرام کی عظمت سے نگوں سار ہیں افلاک
کس ہاتھ نے کینچی ابدیت کی یہ تصویر!

فطرت کی غلامی سے کر آزاد ہنر کو
صیاد ہیں مردانِ ہنرمند کہ نچھیر!

اَہرامِ مصر: مصر کے قدیم بادشاہوں کے وہ اونچے مقبرے جو مصریوں نے قاہرہ کے قریب تعمیر کیے تھے اور جو
آج بھی وہاں موجود ہیں (اَہرام جمع ہرم، مراد بنار کی طرح اونچی چیز)۔ دشت: جنگل۔ جگر تاب: مراد دل کو
ترپانے والا فطرت: قدرت۔ فقط: صرف۔ عظمت: بڑائی۔ شانِ بگوں سار: اکٹا، سر جھکائے ہوئے۔ ابدیت:
ننگلی، ہمیشہ رہنے کی حالت۔ صیاد: شکاری۔ مردانِ ہنرمند: فن والے لوگ، اہل فن۔ نچھیر: شکار۔

مخلوقاتِ ہنر

ہے یہ فردوسِ نظر اہلِ ہنر کی تعمیر
فاش ہے چشمِ تماشا پہ نہاں خانہ ذات
نہ خودی ہے، نہ جہانِ سحر و شام کے دور
زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات
آہ، وہ کافر بیچارہ کہ ہیں اُس کے صنم
عصرِ رفتہ کے وہی ٹوٹے ہوئے لات و منات!
تُو ہے میت، یہ ہنر تیرے جنازے کا امام
نظر آئی جسے مرقد کے شبستاں میں حیات!

مخلوقات: مخلوق بمعنی پیدا کیا گیا کی جمع، مرادفن یا Art کی بنی ہوئی چیزیں۔ فردوسِ نظر: ایسی چیز جو آنکھوں کے لیے جنت کی طرح خوش گوار ہو، بہت دل کش تعمیر۔ مرادفن کے نمونے / چیزیں۔ فاش: ظاہر چشمِ تماشا: ظاہر کرنے یا دیکھنے والی آکھ۔ نہاں خانہ: چھپا ہوا گھر، مراد اندر کی یا راز کی بات۔ ذات: وجہ، سبب، یعنی اہل فن۔ سحر و شام: صبح و شام۔ دور: گردش، چکر۔ حریفانہ دشمنی کی سی کشاکش: کھینچ پھانسی نجات: رہائی۔ کافر بیچارہ: مراد ہندوستان کا فنکار۔ صنم: بہت۔ عصرِ رفتہ: گزرا ہوا زمانہ، ماضی۔ لات و منات: قدیم عرب کے مشہور بت، مرادفن کے وہی پرانے طریقے، جن میں نیا پن نہیں۔ مرقد: آرام کی جگہ، قبر۔ شبستاں: رات کو سونے / رات گزرنے کی جگہ۔

اقبال

فردوس میں رومی سے یہ کہتا تھا سنائی
مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آتش
حلاج کی لیکن یہ روایت ہے کہ آخر
اک مرد قلندر نے کیا رازِ خودی فاش!

allurdubooks.blogspot.com

رومی: مشہور صوفی شاعر مولانا جلال الدین محمد رومی جن کی مثنوی کو فارسی زبان کا قرآن کہا گیا اور جن کا مزار
قونیہ (ترکی) میں ہے (وفات ۶۷۲ھ / ۱۲۷۳ء) سنائی: فارسی کے مشہور شاعر ابوالکجد مجہود بن آدم سنائی
(وفات ۵۳۵ھ / ۱۱۵۰ء)۔ ان کی مثنوی ”حدیثہ الحقیقہ“ بہت مشہور ہے، کاسہ: پیالہ، آتش: شوبہ (وہی کاسہ
وہی آتش: مراد وہی پرانی روش اور اندھی پیروی کی نفا جو پہلے کبھی تھی)، حلاج: اپنے وقت کے بہت بڑے
صوفی حسین بن منصور جھنوں نے ”انا الحق“ کا نعرہ لگایا (یعنی میں خدا ہوں)، جس پر علما نے وقت نے ان پر کفر
کا فتویٰ لگا کر خلیفہ بغداد مقتدر سے انھیں پھانسی دلوادی۔ ان کی ولادت صوبہ فارس کے ایک قصبہ میں تقریباً
۳۳۳ھ / ۸۵۸ء میں اور وفات چوتھی صدی ہجری میں ہوئی۔ مرد قلندر: عشقِ حقیقی کے جذبہ سے سرشار آدمی،
یہاں مراد خواجہ علامہ اقبال ہیں۔

فتون لطیفہ

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خوب ہے لیکن
جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا

مقصودِ ہنر سوزِ حیاتِ ابدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفسِ مثلِ شرر کیا

جس سے دلِ دریا مُتلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نیساں وہ صدف کیا، وہ گہر کیا

شاعر کی نوا ہو کہ مُغنی کا نفس ہو
جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا

بے مُعجزہ دُنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیسی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا!

فتون لطیفہ: عمدہ فن (فتون جمع فن) Fine Arts. ذوقِ نظر: اچھی خوبصورت چیزوں کو دیکھنے کا فطری مذاق. سوزِ حیات: زندگی کی حرارت، جذبوں کا جوش. مثلِ شرر: چنگاری کی مانند، مراد عارضی، وقتی، متلاطم: طوفانی، قطرۂ نیساں: بیمار کی بارش کا وہ قطرہ جو پتلی کے منہ میں پڑ کر موتی بن جاتا ہے، صدف: پتلی، نوا: آواز، مراد شاعری، مُغنی: گانے والا، نفس: سانس، ہوا، بادِ سحر: صبح کی ہوا، معجزہ: مراد انتہائی غیر معمولی و براہِ کام۔ ضربِ کلیسی: حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ نے دیلے نیل پر اپنا عصا مار کر اسے دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر وہ عصا فرعون کے دربار میں جادوگروں کے سانپوں کو اڑا دیا بن کر کھا گیا۔ یہاں مراد معجزے کی قوت۔

صبحِ چمن

پھول

شاید تُو سمجھتی تھی وطن دُور ہے میرا
اے قاصدِ افلاک! نہیں، دُور نہیں ہے

شبِ بنم

ہوتا ہے مگر محنتِ پرواز سے روشن
یہ نکتہ کہ گردوں سے زمیں دُور نہیں ہے

صبح

مانندِ سحرِ صحنِ گلستاں میں قدم رکھ
آئے تیرے پا گوہرِ شبِ بنم تو نہ ٹوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش، لیکن
ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چھوٹے!

قاصدِ افلاک: آسمانوں کا ایلچی، آسمانوں کا پیغام پہنچانے والا۔ نکتہ: حلیف یا گہری بات۔ گردوں: آسمان۔ تیرے پاؤں کے نیچے۔ گوہرِ شبِ بنم: شبِ بنم کا مسوقی، مراد شبِ بنم کا قطرہ۔ بیاباں: ویرانہ، ایسی زمین جہاں پانی اور گھاس وغیرہ نہ ہو۔ ہم آغوش: بغل گیر، گلے ملنے کی حالت۔ دامنِ افلاک: آسمانوں کا پلہ، مراد آسمانی یا بلندی کی فضا۔

خاتانی

وہ صاحبِ تحفۃ العرائین
اربابِ نظر کا تڑپا لعلین
ہے پردہ شگاف اُس کا ادراک
پردے ہیں تمام چاک در چاک
خاموش ہے عالمِ معانی
کہتا نہیں حرفِ 'لن' ترانی!

پوچھ اس سے یہ خاکِ داں ہے کیا چیز
ہنگامہٴ این و آن ہے کیا چیز
وہ محرمِ عالمِ مکافات
اک بات میں کہہ گیا ہے سو بات
”خود بوے چنیں جہاں توں بُرد
کالیس بماند و بوالبشر مُرد!“

☆

ہوا۔ حضور اکرمؐ کی فحشیں بڑی دل سوزی سے لکھی ہیں۔ اسی بنا پر اُسے ”حسن العجم“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ صاحب ”تختہ العراقین“: جس نے مثنوی تحتہ العراقین لکھی۔ مراد خاقانی۔ خاقانی کی اس مثنوی کو بہت شہرت حاصل ہے۔ خاقانی نے ۵۲۹ھ/۳-۴۷۳ء حج کے لیے مکہ کا سفر کیا اور واپسی پر (بعض کے نزدیک مکہ جاتے ہوئے) اس نے یہ مثنوی لکھی۔ اس مثنوی میں خاقانی نے اپنے عراقی عجم و عراقی عرب کے سفر کا حال بیان کیا ہے۔ قرۃ العین: آنکھوں کی ٹھنڈک۔ پردہ شگاف: پردے کو بھاڑنے والا، مراد کائنات کے رازوں کو جاننے اور بتانے والا۔ چاک در چاک: پوری طرح پھٹے ہوئے، مراد کوئی بھی راز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ عالم معانی: حقیقت کی دنیا، آخرت کی دنیا۔ ”لن ترانی“: ”کس ترانی“ (تو مجھے نہیں دیکھ سکتا) اشارہ ہے اس ارشادِ وحدی کی طرف جو حضرت موسیٰؑ کو جواباً فرمایا۔ خاک واں: مٹی کوڑا بھینکنے کی جگہ، مراد دنیا۔ ہنگامہ: شوق، بھیر۔ این و آں: یہ و وہ، یعنی یہ دنیا محرم: رازوں سے واقف۔ عالم مکافات: حقیقتی، حقیقت کی دنیا جہاں ہر انسان کو اس کے عمل کی جزا یا سزا ہوگی۔

☆ اس قسم کی دنیا، جہاں شیطان تو رہ گیا اور آدم مر گیا، کی پوری جاسکتی ہے مراد ایسی دنیا کے رازوں سے واقفیت ضروری ہے جس میں شیطانی کھیل تو جاری ہیں لیکن انسانیت ختم ہو گئی ہے۔

رُومی

غلط نگر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک
ہوا وجود ترے واسطے ہے راز اب تک
ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک
کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک
گُستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک
کہ تُو ہے نغمہ رومی سے بے نیاز اب تک!

رُومی: مولانا جلال الدین رومی (ذکر پہلے آچکا ہے) غلط نگر: غلط دیکھنے والی چشمِ نیم باز: آدھ کلی آنکھ نیاز: ضرورت، مراد بھگوی/ غلامی، آشنا: واقف، جاننے والا/ والی باز: فخر، مراد بے پروائی اور آزادی، قیام: نماز میں کھڑے ہونے کی حالت، گُستہ تار: جس کے تار ٹوٹے ہوئے ہوں نغمہ رومی: مراد رومی کی شاعری۔

جدّت

دیکھے تُو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
افلاک منور ہوں ترے نورِ سحر سے
خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے
دریا متلاطم ہوں تری موجِ گہر سے
شرمندہ ہو فطرت تیرے اعجازِ ہنر سے
اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

جدّت: نیا پن، منور، روشن، نورِ سحر، صبح کی روشنی، کسبِ ضیا: روشنی حاصل کرنے کا عمل، سیمائے قمر: چاند کی پیمانی، متلاطم: طوفانی، موجِ گہر: موتی کی لہر، موتی کی چمک کو موج کہا ہے، اعجاز: کرم، کرامت، معجزہ، اغیار: غیر کی جمع، دوسرے لوگ، دوسری قومیں، تخیل: خیال میں لانا، خیالات، گدائی: بھیک۔

مرزا بیدل

ہے حقیقت یا مری چشم غلط ہیں کا فساد
یہ زمیں، یہ دشت، یہ گہسار، یہ چرخِ کبود
کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی کہتا ہے کہ ہے
کیا خبر، ہے یا نہیں ہے تیری دُنیا کا وجود!
مرزا بیدل نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
اہلِ حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود
”دل اگر میداشت وسعت بے نشان بودایں چمن
رنگِ مے بیرونِ نشست از بسکہ مینا تنگ بود“

☆

بیدل: برصغیر کا مشہور فارسی شاعر میرزا عبدالقادر عظیم آبادی۔ ولادت ۱۰۵۳ھ / ۱۶۴۳ء، وفات دہلی میں ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ء میں ہوئی، جہاں وہ مستقل طور پر آباد ہو گئے تھے۔ غلط ہیں: غلط دیکھنے والی، گہسار: کوہِ سان ایسی جگہ جہاں بہت پہاڑ ہوں۔ چرخِ کبود: نیلا آسمان، اہلِ حکمت: پھل و دانش والے لوگ، کشود: کھلنے کا عمل۔

☆ اگر دل میں وسعت ہوتی تو یہ چمن یعنی دنیا کا کوئی وجود نہ ہوتا، مراحى، یعنی دل، بہت ہی تنگ تھی، جس کے سبب شراب کا رنگ (مراد خدا کی تخلیوں کا مظہر) باہر ہی نمایاں ہو گیا۔

جلال و جمال

مرے لیے ہے فقط زورِ حیدری کافی
ترے نصیب فلاطوں کی تیزیِ ادراک
مری نظر میں یہی ہے جمال و زیبائی
کہ سر بسجود ہیں قوت کے سامنے افلاک
نہ ہو جلال تو حُسن و جمال بے تاثیر
مرا نفس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتشِ ناک
مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شعلہ نہ ہو تند و سرکش و بے باک!

جلال: رعب و دہش، اللہ کی ایک صفت۔ زورِ حیدری: حیدر کراڑ (حضرت علیؓ) کا ساز و راقوت، عظیم قوت جو باطل سے ٹکر کر اسے فنا کر دے۔ تیزیِ ادراک: شعور کی تیزی، مشکل بات کو فوراً سمجھ جانا۔ زیبائی: خوبصورتی، حُسن۔ سر بسجود: سجدے میں سر جھکائے ہوئے۔ بے تاثیر: جس کا کوئی اثر نہ ہو۔ مرا: محض، صرف۔ نفس: سانس، مراد ہوا۔ آتشِ ناک: آگ والا، مراد جو دلوں میں حرارت پیدا کر دے۔ تند: تیز، سخت، سرکش۔ مراد تیز اور اونچا۔ بے باک: بے خوف، شوخ مراد تیز (شعلہ)۔

مُصَوِّر

کس درجہ یہاں عام ہوئی مرگِ تخیل
ہندی بھی فرنگی کا مقلد، عجمی بھی!
مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اس دور کے بہزاد
کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سرورِ اذلی بھی
معلوم ہیں اے مردِ ہنر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی ہے پرانی بھی، نئی بھی
فطرت کو دکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے تُو نے
آئینہ فطرت میں دکھا اپنی خودی بھی!

مرگ: موت۔ تخیل: خیال میں لانا، ذہن میں آئے ہوئے کسی نئے خیال کو لفظوں کی صورت دینا۔ ہندی: ہندوستان کا رہنے والا۔ فرنگی: یورپ کا رہنے والا، انگریز۔ مُقلد: پیروی کرنے والا۔ عجمی: غیر عرب؛ ایران، افغانستان وغیرہ کا آدمی۔ بہزاد: بہ + زاد = اچھی نسل والا مراد مصوِّر یہاں اشارہ ہے ایران کے مشہور مصوِّر اور نقاش کمال الدین بہزاد کی طرف جو تیموری خاندان کے آخری بادشاہ سلطان ابوالحسن غازی کے دربار سے وابستہ تھا، بعد میں وہ صفوی دربار سے وابستہ ہوا۔ وفات مقام تھمز ۱۶ویں صدی عیسوی۔ سرورِ اذلی: ہمیشہ رہنے والی روحانی مسرت / نشرِ مردِ ہنر: فن کا آدمی، فنکار (Artist)۔ آئینہ فطرت: قدرت کا آئینہ، مناظرِ فطرت۔

سرودِ حلال

کھل تو جاتا ہے مُقتی کے ہم و زیر سے دل
نہ رہا زندہ و پائندہ تو کیا دل کی کشود!
ہے ابھی سینہ افلاک میں پنہاں وہ نوا
جس کی گرمی سے پگھل جائے ستاروں کا وجود
جس کی تاثیر سے آدم ہو غم و خوف سے پاک
اور پیدا ہو ایازی سے مقامِ محمود
مہ و انجم کا یہ حیرت کدہ باقی نہ رہے
تُو رہے اور ترا زمزمہ لا موجود
جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی
منتظر ہے کسی مُطرب کا ابھی تک وہ سرود!

سرودِ حلال: ایسا گانا لکھی موسیقی جس کا سنا جائے ہو، یعنی جسے سُن کر روح میں نازگی آئے۔ دل کھل جانا:
ایسی بات جس سے دل میں نازگی پیدا ہو۔ مُقتی: گانے والا، موسیقار۔ ہم و زیر: اونچی اور نیچی کے / سر۔ سینہ
افلاک: آسمانوں کا سینہ، بلند فضاؤں میں نوا: آواز، مراد لغت: ایازی: یعنی غلام ہوا۔ لا محمود غزنوی کا محبوب
غلام تھا۔ مقامِ محمود: محمود کا مرتب، مراد بہت بڑی عظمت۔ حیرت کدہ: حیرت کا گھر، مراد یہ کائنات جس کے
مختلف مظاہر دیکھ کر انسان حیرت میں کھو جاتا ہے۔ زمزمہ ”لاموجود“: ”لا موجود“ کا لغت / گیت، یعنی خدا کے
سوا کوئی موجود نہیں (لا موجود الا اللہ)۔ مشروع: وہ چیز / بات جو شرع کے مطابق جائز ہو۔ فقیہانِ خودی:
خودی کے فاضی (فقیہان جمع فقیر بمعنی فاضی)۔ مُطرب: گانے والا۔ سرود: لغت، گیت، ترانہ۔

سرودِ حرام

نہ میرے ذکر میں ہے صوفیوں کا سوز و سرور
نہ میرا فکر ہے پیمانہ ثواب و عذاب
خدا کرے کہ اُسے اتفاق ہو مجھ سے
فقیر شہر کہ ہے محرم حدیث و کتاب
اگر نوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں نائے و چنگ و رباب!

فوارہ

یہ آبجو کی روانی، یہ ہمکناری خاک
مری نگاہ میں ناخوب ہے یہ نظارہ
ادھر نہ دیکھ، ادھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند زورِ دروں سے ہوا ہے فوارہ

سرودِ حرام: ایسا گانا جسے سن کر دل و روح اُسردہ ہو جائیں۔ ذکر: خدا کی یاد۔ سوز و سرور: عشقِ الہی کا جذبہ اور
نثر: پیمانہ: ناپنے یعنی جانچنے کا آلہ۔ فقیر شہر: شہر کا قاضی۔ حدیث: بات، مراد حضور اکرم کی حدیث کا علم۔
کتاب: مراد قرآن کریم۔ نائے: بانسری۔ چنگ: ایک قسم کا باجا۔ رباب: ایک قسم کی سازگی۔

فوارہ: تالاب میں لگا ہوا اونچا پائپ جس میں سے پانی اوپر کو اچھلتا ہے۔ آبجو: روائی: پانی کے بہنے کی
حالت۔ ہمکناری: بغل گیر ہونے یعنی ساتھ رہنے / چلنے کی حالت۔ ناخوب: جو اچھا نہ ہو، بُرا زورِ دروں:
اند کی قوت۔

شاعر

مشرق کے نیستاں میں ہے محتاجِ نفسِ نئے
شاعر! ترے سینے میں نفس ہے کہ نہیں ہے
تاثیرِ غلامی سے خودی جس کی ہوئی نرم
اچھی نہیں اُس قوم کے حق میں عجمی لے
شیشے کی صراحی ہو کہ مٹی کا سبو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مے
ایسی کوئی دُنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے
ہر لحظہ نیا طور، نئی برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے!

نیستاں: نئے + نستاں = بالس کا جھلجھلکا نفس: جسے سانس/ ہوا کی ضرورت ہو۔ نئے: بانسری، عجمی لے:
مراد ایران کی فارسی شاعری جس میں نگل و بلبل کی اور دوسری فرضی باتیں اور کہانیاں ہیں۔ سبو: پیلہ۔ شمشیر:
تلوار۔ بے معرکہ: جنگ اور لڑائی کے بغیر، مراد سخت جدوجہد کے بغیر۔ ہاتھ آنا: حاصل ہونا، قابو آنا۔ تختِ جم و
کے: جمشید اور کیمر و/ ا کی تہاد کا تخت، مراد زبردست قوت و غلبہ یا عظیم حکومت و سلطنت (جمشید، کے خسرو اور
کی تہاد ایران کے، قبل از اسلام کے عظیم بادشاہ تھے، ویسے ”کے“ سب سے بڑے بادشاہ کا لقب تھا)۔ ہر لحظہ:
ہر پل، ہر لمحہ، ہر وقت۔ طور: وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰؑ کو خدا کا جلوہ نظر آیا تھا۔ برقِ تجلی: خدائی جلوے کی
زوردار چمک جسے دیکھ کر حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے تھے۔ مرحلہ شوق: عشقِ حقیقی کی منزل (مرحلہ کوئی
کرنے کی جگہ)۔

شعرِ عجم

ہے شعرِ عجم گرچہ طربِ ناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز
افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز
وہ ضرب اگر کوہِ شکن بھی ہو تو کیا ہے
جس سے متزلزل نہ ہوئی دولتِ پرویز
اقبال یہ ہے خارہ تراشی کا زمانہ
☆ از ہرچہ بآئینہ نمایند بہ پرہیز

شعرِ عجم: مراد ایرانی/فارسی شاعری۔ طربِ ناک: خوشی اور مسرت سے پر۔ دل آویز: دل کو بھانے والی/والا۔ افسردہ: بچھا ہوا، مراد مر جھایا ہوا مرغِ سحر خیز: صبح اٹھنے یعنی چھپانے والا پردہ کوہِ شکن: پہاڑ توڑ ڈالنے والی، متزلزل: ڈھنگ لے یا ہل جانے والی، دولتِ پرویز: پرویز کی حکومت۔ خسرو پرویز: ایران کا بادشاہ تھا۔ شیریں اس کی بیوی تھی، جس پر فرہاد عاشق تھا۔ فرہاد نے اسی کے کہنے پر کوہِ ہستوں کو کھودا، لیکن شیریں پھر بھی اسے نہ ملی۔ یہاں اسی طرف اشارہ ہے۔ خارہ تراشی: پتھر تراشنے/کاٹنے کا عمل، مراد سخت کوشش، جدوجہد (صحیح اللہ: خارہ)۔

☆ جو کچھ بھی تجھے آئے میں دکھایا جائے اس سے بچ، یعنی حقیقت پر نظر کر / توجہ کر۔

ہنرورانِ ہند

عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیل ان کا
ان کے اندیشہ تاریک میں قوموں کے مزار
موت کی نقش گری ان کے صنم خانوں میں
زندگی سے ہنر ان برہمنوں کا بیزار
چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں رُوح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار
ہند کے شاعر و صورت گر و افسانہ نویس
آہ، پچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار!

ہنروران: ہنر ور کی جمع، فن کار Artist، اندیشہ تاریک: ایسی فکر یا تخیل جس سے جذباتوں میں بیداری نہ آئے۔ نقش گری: نقاشی کا کام یعنی مصوری۔ صنم خانہ: برت خانہ مراد Art House، برہمن: ہندوؤں کا مذہبی پیشوا، مراد مصوّر مقاماتِ بلند: اعلیٰ درجے کے مرتبے، خوابیدہ: سوئی ہوئی، جس میں زندگی نہ ہو۔ بیدار: جاگی ہوئی، صورت گر: تصویر بنانے والا، مصوّر یا عصاب: جمع عصب، پنھے، رگیں۔

مردِ بزرگ

اُس کی نفرت بھی عمیق، اُس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اُس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق
پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
ہے مگر اُس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق
انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اُس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جدا، سب کا رفیق
مثلِ خورشیدِ سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ، معانی میں دقیق
اُس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جدا
اُس کے احوال سے محرم نہیں پیرانِ طریق

مردِ بزرگ: عظیم الٰہ انسان، مراد مردِ مومن، عمیق: گہری، شدید، قہر: سختی، غضب، شفیق: جس میں شفقت ہو، مہربانی کرنے والا، تقلید: پیروی، تخلیق: کوئی نئی بات پیدا کرنا، انجمن: بزم، محفل، خلوت: تنہائی، رفیق: ساتھی، شمعِ محفل: جواگ رہ کر جلتی ہو، محفل کو روشن رکھتی ہے، تابانی: روشنی، چمک، معانی: جمع معنی، مطالب: دقیق: گہرا، باریک، نازک، محرم: واقف حال، پیرانِ طریق: طریقت کے بزرگ / صوفیاء۔

عالمِ نو

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر

اور جب بانگِ ازاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر

بدن اس تازہ جہاں کا ہے اُسی کی کفِ خاک

روح اس تازہ جہاں کی ہے اُسی کی تکبیر

عالمِ نو: نئی دنیا، نئی کائنات۔ ضمیر: باطن، دل۔ بانگ: آواز تازہ جہاں: نئی دنیا۔ کفِ خاک: مراد جسم۔ تکبیر: اللہ کی بڑائی (اللہ اکبر)۔

ایجادِ معانی

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خدا داد
کوشش سے کہاں مردِ ہنرمند ہے آزاد!
خونِ رگِ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر
میخانہ حافظ ہو کہ بتخانہ بہزاد
بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانہ فرہاد!

ایجادِ معانی: شاعری میں نئے مضمون پیدا کرنا خدا داد: خدا کی دی ہوئی ہنرمند فن کار: معمار: بنانے والا، مراد شاعر، منصور: میخانہ حافظ: حافظ شیرازی کی شاعری، ایران کا مشہور شاعر، بتخانہ بہزاد: مراد پرانی منصور بہزاد کی تصویروں کا مجموعہ، محنتِ پیہم: لگاتار محنت، جوہر کھلتا: خوبیاں اور اعلیٰ خفاہر ہونا، شرر: چنگاری، تیشہ: پتھر توڑنے کا ہزار، فرہاد: شیریں کا عاشق جس نے پہاڑ کھودا تھا، غزل سرا: غزل گانے / لکھنے والا۔

موسیقی

وہ نغمہ سردی خونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سُن کے ترا چہرہ تاب ناک نہیں
نوا کو کرتا ہے موجِ نفس سے زہرِ آلود
وہ نئے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں
پھرا میں مشرق و مغرب کے لالہ زاروں میں
کسی چمن میں گریبانِ لالہ چاک نہیں

ذوقِ نظر

خودی بلند تھی اُس خوں گرفتہ چینی کی
کہا غریب نے جلاد سے دمِ تعزیر
ٹھہر ٹھہر کہ بہت دِل کُشا ہے یہ منظر
ذرا میں دیکھ تو لوں تابِ ناکی شمشیر!

سردی خون: جوش و جذبہ کی گرمی سے خالی، موجِ نفس: سانس کی لہر۔ نئے نواز: باسری بجانے والا، ضمیر: باطن، دل، لالہ زار: مراد شہر، لالہ: مراد فن کار۔

ذوقِ نظر: کسی چیز کو دیکھنے کا عمدہ مذاق، خوں گرفتہ چینی: سزا کے طور پر قتل کیے جانے والا چینی۔ غالباً اشارہ ہے چینی شاعر کی کان کی طرف (۳۰۰-۳۰۰ء) جسے نا انصافی کے ساتھ قتل کیا گیا، لیکن اس کا پختہ ارادہ اس سزا کے آگے کمزور نہ ہوا، دمِ تعزیر: سزا کے وقت تابِ ناکی: چمک۔

شعر

میں شعر کے اصرار سے محرم نہیں لیکن
یہ نکتہ ہے، تاریخ اُمم جس کی ہے تفصیل
وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
یا نغمہ جبریل ہے یا بانگِ سرائیل!

رقص و موسیقی

شعر سے روشن ہے جانِ جبریل و اہرمن
رقص و موسیقی سے ہے سوز و سرورِ انجمن
فاش یوں کرتا ہے اک چینی حکیمِ سرائفن
شعر گویا رُوحِ موسیقی ہے، رقص اس کا بدن!

اُصرار: بھید، محرم: واقف، حیاتِ ابدی: ہمیشہ ہمیش کی زندگی، نغمہ: جبریل: حضرت جبریل کا ترانہ/وہی،
بانگِ سرائیل: فرشتہ سرائیل کے صُور پھونکنے کی آواز جس سے مُردے قیامت کے روز زندہ ہوں گے۔
رقص: ناچ، اہرمن: شیطان، فاش: ظاہر، چینی حکیم: چین کا فلسفی، اشارہ ہے کنفیوشس کی طرف جس نے
شاعری، موسیقی و ناچ کے ذریعے چینی عوام کو تعلیم دی۔ ۳۶۹ قبل مسیح میں فوت ہوا، سرائفن: فن کی باریکیاں۔

ضبط

طریقِ اہلِ دُنیا ہے گلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی
یہ نکتہ پیرِ دانا نے مجھے خلوت میں سمجھایا
کہ ہے ضبطِ فُغاں شیری، فُغاں رُوباہی ویشی!

رقص

چھوڑ یورپ کے لیے رقصِ بدن کے خم و پیچ
رُوح کے رقص میں ہے ضربِ کلیمِ الٰہی!
صلہ اُس رقص کا ہے تشنگیِ کام و دہن
صلہ اِس رقص کا درویشی و شاہنشاہی!

طریق: طریقہ۔ ضبطِ فُغاں: آہ و زاری روکنے کی حالت۔ شیری: دلیری۔ فُغاں: آہ و زاری رُوباہی: مکاری ویشی: بزدلی۔

رقصِ بدن: جسم کا ہلنا۔ خم و پیچ: نیزھی سیدھی پال۔ ضربِ کلیمِ الٰہی: حضرت موسیٰؑ کے عصا کی سی چوٹ۔
صلہ: بولہ، انعام۔ تشنگی: پیاس۔ کام و دہن: خلق و حرکت۔

سیاسیاتِ مشرق و مغرب

allurdubooks.blogspot.com

اِشْتِرَاكِیت

قوموں کی رُوش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سُود نہیں رُوس کی یہ گرمی رفتار

اندیشہ ہوا شوخی افکار پہ مجبور
فرسودہ طریقوں سے زمانہ ہوا بیزار

انساں کی ہوس نے جنھیں رکھا تھا چھپا کر
کھلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اُسرار

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

جو حرفِ 'قُلِ الْعَفْوَ' میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار!

اِشْتِرَاكِیت: سوشلزم، اس نظام کے مطابق ملک کی آمدنی میں سب کا برابر کا حصہ ہے۔ رُوش: طور طریقہ۔ بے سُود: بے فائدہ۔ گرمی رفتار: پکے ارادے والا طریقہ۔ اندیشہ: سوچ، فکر، شوخی، افکار، خیالات کی دل کشی۔ فرسودہ: گھسا پٹا، بتدریج: آہستہ آہستہ، غوطہ زن: مراد بہت غور سے پڑھ، جدتِ کردار: عمل اور جدوجہد میں نیا پن۔ "قُلِ الْعَفْوَ": قرآنی آیت کا کُٹرا جس میں حضور اکرمؐ سے فرمایا گیا ہے: لوگ آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کتنا خرچ کریں آپؐ کہہ دیجیے جتنا تمھارا اخراجات سے بچ جائے۔ پوشیدہ: چھپا ہوا، نمودار: ظاہر۔

کارل مارکس کی آواز

یہ علم و حکمت کی مُہرہ بازی، یہ بحث و تکرار کی نمائش
نہیں ہے دُنیا کو اب گوارا پُرانے افکار کی نمائش
تہری کتابوں میں اے حکیم معاش رکھا ہی کیا ہے آخر
خطوطِ خم دار کی نمائش، مریز و کج دار کی نمائش
جہانِ مغرب کے بُت کدوں میں، کلیسیاؤں میں، مدرسوں میں
ہوس کی خوں ریزیاں چھپاتی ہے عقلِ عیار کی نمائش

کارل مارکس: سوشلزم کا بانی، جرمنی کا یہودی سوشلسٹ جس نے ۱۳ مارچ ۱۸۸۳ء میں وفات پائی۔ مُہرہ بازی: مخالف پیدا کرنے والی چالیں۔ گوارا: جو پسند آئے۔ پُرانے افکار: ایسے خیالات جو موجودہ حالات کے لیے مناسب نہیں۔ حکیم معاش: اقتصادی امور سے متعلق علم کا عالم۔ خطوطِ خمدار: مراد وہ نقش جو کسی کام / نظام کی ترقی کا پتا دیتا ہے۔ مریز و کج دار: مراد پروپیگنڈا یہ کہو کہ بہت کچھ دے رہے ہیں لیکن دو کچھ بھی نہیں۔ کلیسا: عیسائی مذہبی ادارہ۔ خون ریزی: خون بہانا۔ عیار: دھوکے باز۔

انقلاب

نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و سازِ حیات
خودی کی موت ہے یہ، اور وہ ضمیر کی موت
دلوں میں ولولہٴ انقلاب ہے پیدا
قریب آگئی شاید جہانِ پیر کی موت!

خوشامد

میں کارِ جہاں سے نہیں آگاہ، لیکن
اربابِ نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز
کرٹو بھی حکومت کے وزیروں کی خوشامد
دستور نیا، اور نئے دور کا آغاز
معلوم نہیں ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی اُلو کو اگر رات کا شہباز!

سوز و سازِ حیات: زندگی کا جوش و جذبہ۔ ولولہ: جوش، جہانِ پیر: بہت قدیم دنیا۔

کارِ جہاں: دنیا کے معاملات، آگاہ: واقف، اربابِ نظر: بھیرت رکھے والے، پوشیدہ: چھپا ہوا، دستور: قانون، طریقہ۔

مناصب

ہوا ہے بندہ مومن فسونی افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نم ناک
ترے بلند مناصب کی خیر ہو، یا رب!
کہ ان کے واسطے تُو نے کیا خودی کو ہلاک
مگر یہ بات چھپائے سے چھپ نہیں سکتی
سمجھ گئی ہے اسے ہر طبیعت چالاک
شریکِ حکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط اُن کا جوہرِ ادراک!

مناصب: منصب کی جمع، مرتبے۔ فسونی افرنگ: انگریزوں کے جاہو کا شکار۔ قلندر: مومن، طبیعت چالاک۔
مراد شعور رکھنے والی طبیعت، شریکِ حکم: مراد حکومت میں ساتھ رکھنا، جوہرِ ادراک: فہم اور بھل کی اہلیت۔

یورپ اور یہود

یہ عیشِ فراواں، یہ حکومت، یہ تجارت
دلِ سینہ بے نور میں محرومِ تسلی
تاریک ہے افرنگِ مشینوں کے دھویں سے
یہ وادیِ اَیمن نہیں شایانِ تجلی
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی مُتولی!

فراواں: بہت۔ مشینوں کا دُھواں: یعنی مادی خواہشات اور ضرورتوں میں کھوئے رہنے کی تاریکی۔ وادیِ اَیمن: وہ پہاڑی جگہ جہاں حضرت موسیٰؑ نے خدا کا جلوہ دیکھا، یہاں یہودیوں کے حوالے سے یورپ کو کہا ہے۔ شایانِ تجلی: جلوے (خدا کے فضل و کرم) کے لائق۔ نزع: مرنے کے قریب کی حالت۔ تہذیبِ جواں مرگ: جوانی ہی میں مرجانے والی تہذیب۔ مُتولی: خانقاہ/ گرجے کا انتظام سنبھالنے والا، گدی نشین۔

نفیاتِ غلامی

شاعر بھی ہیں پیدا، علما بھی، حکما بھی
خالی نہیں قوموں کی غلامی کا زمانہ

مقصد ہے ان اللہ کے بندوں کا مگر ایک
ہر ایک ہے گو شرح معانی میں یگانہ

’بہتر ہے کہ شیروں کو سکھا دیں رم آہو
باقی نہ رہے شیر کی شیر کی فساد

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویل مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

نفیات: مراد ذہنیت۔ علما: جمع عالم، حکما: جمع حکیم، دانا، فلسفی، شرح معانی: معنوں یا حقیقتوں کو کھول کر بیان کرنا۔ یگانہ: بے مثال۔ رم آہو: ہرن کا ڈر کر بھاگنا، مراد بزدلی۔ شیر: مراد آزاد قوم۔ شیر کی شیر: دلیری، آزادی۔ تاویل: اصل مطلب سے ہٹ کر دوسرا اور غلط مطلب لینا، مسائل: جمع مسئلہ۔

بلشویک رُوس

رُوش قضاے الہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیرِ جہاں میں ہے کیا بات
ہوئے ہیں کسرِ چلیپا کے واسطے مامور
وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات
یہ وحیِ دہریتِ رُوس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسیائیوں کے لات و منات!

بلشویک: خدا کے وجود کا منکر، دہریہ، رُوش: طور طریقہ، ضمیر: باطن، کسرِ چلیپا: صلیب یعنی عیسائیت کی توڑ پھوڑ، مامور: حکم دیا گیا، حفظِ چلیپا: عیسائیت کی حفاظت، دہریت: خدا کو نہ ماننے کا عمل، نازل: اتری کلیسیائیوں کے لات و منات: عیسائی مذہب کے دینی و مذہبی ادارے/مذہبی طور طریقے۔

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!

allurdubooks.blogspot.com

خود افروز: اپنے آپ کو روشن کرنے والا یعنی اپنی خودی کو بلند کرنے والا۔ جگر سوز: پیچیدہ و جہد کرنے والا۔
ہنگامہ فردا: مستقبل کی رونق مراد شاید مستقبل۔ امروز: آج یعنی سو جوہ زمانے کے تقاضوں کا احساس اور
ان کے مطابق عمل کرنے کی کیفیت۔

مشرق

مری نوا سے گریبانِ لالہ چاک ہوا
نسیمِ صبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی
نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
کہ رُوحِ شرقِ بدن کی تلاش میں ہے ابھی
مری خودی بھی سزا کی ہے مستحق لیکن
زمانہ دار و رَسَن کی تلاش میں ہے ابھی

allurdubooks.blogspot.com

نوا: مراد شاعری، گریبانِ لالہ: لالہ کا گریبان مراد مسلم قوم پر۔ چاک ہوا: پھٹا، مراد اثر ہوا۔ مصطفیٰ: ترکی کے فرماں روا مصطفیٰ اکا ترک (مصطفیٰ کمال پاشا) جنھوں نے انگریزوں سے ٹکر لے کر انھیں ترکی سے نکال دیا۔
وفات ۱۹۳۸ء رضا شاہ: ایران کے بادشاہ رضا شاہ کبیر جنھوں نے ایران کو یورپ کی غلامی سے نجات دلائی،
لیکن ان دونوں نے قوم کو مادہیت کے چکر سے نہ نکالا۔ رُوحِ شرق: شرق یعنی اہل شرق یا مسلمان کی روحانی تربیت۔ دار و رَسَن: پچانسی اور رتنی، اشارہ ہے منصور صلاح کی طرف جنھیں ”آنا الحق“ کا نعرہ لگانے پر پچانسی دے دی گئی تھی۔

سیاستِ افرنگ

تری حریف ہے یا رب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے پجاری فقط امیر و رئیس
بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تُو نے
بنائے خاک سے اُس نے دو صد ہزار ابلیس!

حریف: مقابلے پر آنے والی۔ سیاستِ افرنگ: یورپ کی سیاست۔ پجاری: پوجا کرنے والا۔ رئیس: سردار۔
بڑے بڑے لوگ۔ دو صد ہزار: مراد لاکھوں۔ ابلیس: مراد شیطان کا م کرنے والے۔

خواجگی

دورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم
اہلِ سجادہ ہیں یا اہلِ سیاست ہیں امام
اس میں پیری کی کرامت ہے نہ میری کا ہے زور
سیکڑوں صدیوں سے خوگر ہیں غلامی کے عوام
خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
پختہ ہو جاتے ہیں جب خوئے غلامی میں غلام!

خواجگی: آقا یا حاکم ہونا۔ دورِ حاضر: آج کا زمانہ۔ عہدِ قدیم: پرانا زمانہ۔ اہلِ سجادہ: مراد پیر اور صوفی۔ اہلِ سیاست: سیاست دان۔ کرامت: پیروں کا ایسا کام جو عام آدمی کے بس کا نہ ہو، مراد غیر معمولی کام۔ پختہ: مضبوط۔ خوئے غلامی: غلامی کی مادہ۔

غلاموں کے لیے

حکمتِ مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر

دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر

حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زیور
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر!

حکمت: دلائل، فلسفہ، اکسیر: بہت فائدہ مند فقر: مادی دنیا کی بجائے روحانی دنیا سے عشق، عقائد: عقیدہ کی جمع، مذہبی یا غیر مذہبی خیالات، حرف: مراد باتیں، بے سوز: جذبوں کی حرارت سے خالی، زار و زیور: ذلیل اور خواہ تہی: خالی۔

اہلِ مصر سے

خود ابوالہول نے یہ نکتہ سکھایا مجھ کو
وہ ابوالہول کہ ہے صاحبِ اسرارِ قدیم
دفعۂ جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ اُمم
ہے وہ قوت کہ حریف اس کی نہیں عقلِ حکیم
ہر زمانے میں دگرگوں ہے طبیعت اس کی
کبھی شمشیرِ محمدؐ ہے، کبھی چوبِ کلیمؑ!

ابوالہول: قدیم زمانے کا ایک مصری بہت جسے پہاڑ کاٹ کر بنایا گیا۔ کوئی آتشی فٹ اونچا اور بڑا ہی ڈراؤنا ہے۔ اس کا جسم شیر کا اور چہرہ انسان کا ہے۔ صاحبِ اسرارِ قدیم: پرانے ہیرو جاننے والا۔ حریف: مقابلہ کرنے والی قوت: مراد جدوجہد اور جدوہوں کی طاقت۔ تقدیرِ اُمم: قوموں کی تقدیر۔ عقلِ حکیم: دانا یا فلسفی کی عقل۔ دگرگوں: الٹ پلٹ۔ شمشیرِ محمدؐ: حضور اکرمؐ کی تلوار مراد حضور اکرمؐ کا لایا ہوا اسلامی انقلاب جس نے باطل قوتوں کو مٹا دیا۔ چوبِ کلیمؑ: حضرت موسیٰؑ کا عصا، جس سے حضرت موسیٰؑ کے معجزے وابستہ ہیں۔

ابی سینیا

(۱۸ اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
ہے کتنی زہرناک ابی سینیا کی لاش
ہونے کو ہے یہ مُردہ دیرینہ قاش قاش!
تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
ہر گرگ کو ہے بڑہ معصوم کی تلاش!
اے وائے آبروئے کلیسا کا آئینہ
رومانے کر دیا سر بازار پاش پاش
پیر کلیسیا! یہ حقیقت ہے لُخراش!

ابی سینیا: ۱۸۔ اگست ۱۹۳۵ء کو اٹلی نے بلا صوبہ جیشہ کے اس شہر پر حملہ کر دیا تھا، جس پر علامہ نے یہ قطعہ کہلا کر گس: جگدھ، مردار کھانے والا پرندہ۔ زہرناک: بہت زہریلی۔ مُردہ دیرینہ: پرانا مردہ، گدھ کے حوالے سے ابی سینیا کو کہلا قاش قاش / پاش پاش: نکوے نکوے۔ گرگ: بھیڑیا، مراد ظالم۔ بڑہ معصوم: بکری کا بے گناہ بچہ، مراد مظلوم یعنی ابی سینیا۔ اے وائے: افسوس ہے۔ آبروئے کلیسا: یعنی عیسائیت کی عزت۔ روم: روم مراد اٹلی۔ سر بازار: بچ بازار یعنی کھلے بازار۔ پیر کلیسیا: عیسائیت کے مذہبی رہنما۔ دل خراش: دل زخمی کرنے والی۔

ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زُتاریوں کو دیر گھن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
رُوحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
انفغانیوں کی غیرتِ دیں کا ہے یہ علاج
مُلا کو اُن کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہلِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو
اُٹھو کو مرغزارِ نُقتن سے نکال دو
اقتبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

فرمان: حکم۔ سیاسی فرزند: یعنی وہ سیاست دان جو شیطان کی سی چالیں چلتے ہیں۔ سیاست کا بیج: سیاست کی ہیرا پھیری، الٹ پھیر۔ یہ یمن: ہندوؤں کا مذہبی رہنما۔ ڈٹماری: مراد کافروں کے سے طور طریقے والا۔ دیر گھسی: پرلا مند۔ فاقہ کش: غریب، مراد مسلمان۔ رُوحِ محمد: مراد حضور اکرم کی محبت اور آپؐ کی تعلیمات کا اثر۔ فکرِ عرب: مراد اسلامی خیالات۔ فرنگی تخیلات: یورپ کے خیالات جن میں مادہ پرستی ہے۔ حجاز و یمن: مراد اسلامی ملک۔ غیرت و یں: اسلامی شریعت کی عزت برقرار رکھنے کا جذبہ۔ کوہ و دُسن: پہاڑ و روادی، پہاڑی علاقے۔ اہلِ حرم: مراد مسلمان۔ روایات: روایت کی جمع، مراد اسلامی طور طریقے جو شروع سے چل رہے ہیں۔ آہو: ہرن، مراد مسلمان۔ مرغزار: جانوروں کے پرنے کی جگہ۔ نقص: ترکستان کا ایک شہر جہاں کے ہرن مشہور ہیں مراد اسلامی ملک۔ نفس: سانس، مراد شاعری لالے کی آگ تیز: مراد مسلمانوں میں جوش و جذبہ چیز کرنے کا عمل۔ غزل سرا: غزل کہنے والا، شاعر۔

۱۔ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

جمعیتِ اقوامِ مشرق^۱

پانی بھی مسخر ہے، ہوا بھی ہے مسخر
کیا ہو جو نگاہِ فلکِ پیر بدل جائے
دیکھا ہے ملوکیتِ افرنگ نے جو خواب
ممکن ہے کہ اُس خواب کی تعبیر بدل جائے
طہران ہو گر عالمِ مشرق کا جینوا
شاید کُڑا ارض کی تقدیر بدل جائے!

جمعیتِ اقوام: قوموں کے ایک جگہ اکٹھے ہونے کا عمل۔ اشارہ ہر لگ آف نیشنز کی طرف۔ ۱۹۱۳ء کی جنگِ عظیم کے بعد یورپ کی قوموں نے دنیا بھر میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر یہ تنظیم قائم کی تھی۔ یہاں مراد مسلمانوں کی ایسی تنظیم: مسخر: قبضے میں ہوا۔ نگاہِ فلکِ پیر: بوڑھے آسمان کی نگاہ، مراد مقتدر ملوکیتِ افرنگ: یورپ والوں کی شہنشاہی / حکومت، تعبیر: کسی خواب کا نتیجہ۔ طہران: ایران کا صدر مقام، عالمِ مشرق: مشرق میں واقع تمام ممالک جینوا: وہ مقام جہاں جمعیتِ اقوام قائم ہوئی تھی، کُڑا ارض: مراد دنیا۔

سُلطانی جاوید

غواص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
لیکن مجھے اعماقِ سیاست سے ہے پرہیز
فطرت کو گوارا نہیں سُلطانی جاوید
ہر چند کہ یہ شعبہ بازی ہے دل آویز
فرہاد کی خارا شگنی زندہ ہے اب تک
باقی نہیں دُنیا میں مملوِ کیتِ پرویز!

سُلطانی جاوید: ہمیشہ ہمیشہ کی سلطنت / حکومت، غواص: غوطہ گانے والا، سمندر میں موتی تلاش کرنے والا۔
اعماق: عمق کی جمع، گہرائیاں، گوارا: پسند، ہر چند: اگرچہ، شعبہ بازی: جادوگری یعنی دھوکے کا کھیل، دل
آویز: دل کو بھانے والی، خارا شگنی: پتھر توڑنا، فریاد نے پہاڑ کھودا تھا شیریں کے عشق میں، مملو کیتِ پرویز:
خسر و پرویز (اسلام سے پہلے ایران کا ایک عظیم بادشاہ) کی بادشاہی۔

جُمہوریت

اس راز کو اک مردِ فرنگی نے کیا فاش
ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے
جُمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں، تو لا نہیں کرتے!

یورپ اور سُوریا

فرنگیوں کو عطا خاکِ سُوریا نے کیا
نبیِ عفت و غم خواری و کم آزاری
صلہ فرنگ سے آیا ہے سُوریا کے لیے
مے و قمار و ہجومِ زنانِ بازاری!

مردِ فرنگی: انگریز آدی مراد آستل دال، فرانسیسی ماول نویس (۱۶۸۳ء-۱۷۴۲ء)، فاش: ظاہر، طرزِ حکومت: حکومت کرنے کا انداز۔

سُوریا: ملکِ شام، نبیِ عفت: پرہیزگاری کے نبی، مراد حضرت عیسیٰؑ، غم خواری: غم باٹنا، غم دور کرنا، کم آزاری: کسی کو تکلیف نہ دینا، قمار: جوا، ہجوم: بھیڑ، زنانِ بازاری: بازاری عورتیں، بد چلن عورتیں۔

مسو لینی

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے نرالا ہے مسو لینی کا جُرم!
بے محل بگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج
میں پھکتا ہوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار! تو چھلنی، میں چھاج
میرے سودائے ملوکیت کو ٹھکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے رُجاج؟
یہ عجائب شعبدے کس کی ملوکیت کے ہیں
راجدھانی ہے، مگر باقی نہ راجا ہے نہ راج
آل۔ سیزر چوبِ نئے کی آبیاری میں رہے
اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!

تم نے لوٹے بے نوا صحرائشینوں کے خیم
 تم نے کوئی رشتہ دہقاں، تم نے لوٹے تخت و تاج
 پردہ تہذیب میں غارت گری، آدم کشی
 کل روا رکھی تھی تم نے، میں روا رکھتا ہوں آج!

مسو لینی: اٹلی کا آمر حکمران۔ ۱۹۳۵ء میں قتل ہوا۔ معصومان یورپ: یورپ کے بے گناہ (طرز کے طور پر کہا ہے) مراد یورپ کی ظالم قومیں۔ چھٹکنا: چھانچ میں غلہ وغیرہ صاف کرنا۔ چھانچ: غلہ صاف کرنے کا اوزار۔ سودائے مملوکیہ: بادشاہت کا ہنوں/پاگل پن۔ ٹھکرا نا: ٹھوکر مارنا، مراد حقارت سے دیکھنا۔ رُجاج: شیشہ۔ عجائب شعبہ: حیران کرنے والی چالیں اور فریب۔ مملوکیہ: بادشاہت۔ راجدھانی: حکومت کا مرکز/مرکزی شہر۔ اشادہ: دہلی کی طرف جو ہندوستان کا مرکزی شہر تھا اور انگریز، برطانیہ میں بیٹھے اس پر حکومت کر رہے تھے۔ آل سیزر: اٹلی کے حکمران کی اولاد۔ چوبائے: مراد بانسوں کا جھل جسے کاٹ کر اٹلی کی حکومت نے آباد کیا تھا۔ آبیاری: کھیت کو پانی دینے کا عمل۔ بجر: ویران زمین جس میں کچھ نہ اگے۔ بے خراج: لگان کے بغیر۔ بے نوا: مفلس، غریب۔ صحرائشین: جنگلوں میں رہنے والے، مراد افریقہ کی خانہ بدوش قومیں۔ خیم: جمع خیمہ، خیمہ کشی: بھگتی، دہقاں: کسان۔ پردہ: مراد بہانہ۔ غارت گری: تباہ کرنا۔ آدم کشی: انسانوں کا قتل، روا رکھنا: جائز سمجھنا۔

گلہ

معلوم کسے ہند کی تقدیر کہ اب تک
بیچارہ کسی تاج کا تابندہ نگیں ہے
دہقاں ہے کسی قبر کا اُگلا ہوا مُردہ
بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیرِ زمیں ہے
جاں بھی گزرو غیر، بدن بھی گزرو غیر
افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے
یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تو
مجھ کو تو گلہ تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے!

تابندہ: چمکتا ہوا نگیں: تاج میں جڑا ہوا قیمتی موتی، اُگلا ہوا: مراد باہر نکالا یا پھینکا ہوا، گرو غیر: دوسروں کے پاس گروی رکھا ہوا، نگیں: مکان میں رہنے والا۔

انتداب

کہاں فرشتہ تہذیب کی ضرورت ہے
نہیں زمانہ حاضر کو اس میں دُشواری
جہاں رقتار نہیں، زن مُتک لباس نہیں
جہاں حرام بتاتے ہیں شغلِ مے خواری
بدن میں گرچہ ہے اک رُوحِ ناٹکیب و عمیق
طریقہ آب و جد سے نہیں ہے بیزاری
جسور و زیرک و پُر دم ہے بچہ بدوی
نہیں ہے فیضِ مکاتب کا چشمہ جاری
نظرو رانِ فرنگی کا ہے یہی فتویٰ
وہ سرزمینِ مدَنیت سے ہے ابھی عاری!

انتداب: نمائندگی، وکالت۔ یہاں مراد انگریزوں کی ایسی چال جس سے وہ کسی ملک کی خیر خواہی کے بہانے اس پر قبضہ جھالٹے ہیں۔ متک لباس: متک لباس والی۔ متک لباس میں اعضا نمایاں ہو جاتے ہیں۔ شغلِ مے خواری: شراب پینے میں مصروف رہنے کا عمل۔ روحِ ناٹکیب: بے چین روحِ عیش: گہری، مراد فکر مند آب و جد: باپ دادا جسور: دلیر، زیرک: سخیل و شعور والا، پُر دم: طاقتور، بچہ بدوی: جنگل میں رہنے والا بچہ، مراد عرب کی جون نسل، یا عرب قوم۔ فیضِ مکاتب: مدرسوں کا فائدہ پہنچانے کا عمل، مراد مغربی اندازِ تعلیم جو مسلم قوم کے لیے نقصان دہ ہے۔ نظرو ران: گہری نظر رکھنے والے فتویٰ، حکم، مذہبی حکم۔ مدَنیت: شہریت، تمدن، تہذیب۔ عاری: خالی۔

دامِ تہذیب

اقبال کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر ملتِ مظلوم کا یورپ ہے خریدار
یہ پیر کلیسا کی کرامت ہے کہ اس نے
بجلی کے چراغوں سے متور کیے افکار
جتنا ہے مگر شام و فلسطیں پہ مرا دل
تدبیر سے کھلتا نہیں یہ عقدہ دُشوار
ترکانِ ’جفا پیشہ‘ کے پنچے سے نکل کر
بیچارے ہیں تہذیب کے پھندے میں گرفتار!

دامِ تہذیب: تہذیب کا جال، اس لکھن میں عربوں کی اس مادانی کی طرف اشارہ ہے کہ انھوں نے ترکوں کے خلاف انگریز کا ساتھ دیا اور پھر خود اس کے جال میں پھنس گئے۔ ملتِ مظلوم: مراد دوسروں کی غلام قوم خریدار: مراد ہمدرد (ظفر کے طور پر)۔ پیر کلیسا: عیسائیوں کا مذہبی پیشوا، پادری، عقدہ دُشوار: مشکل مسئلہ، جتنی، ترکانِ ’جفا پیشہ‘: ظالم ترک (بطور ظفر ظالم کہا گیا)۔ تہذیب کا پھندا: تہذیب کا جال (وہی دامِ تہذیب)۔

نصیحت

اک کر دِ فرنگی نے کہا اپنے پَر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر
بیچارے کے حق میں ہے یہی سب سے بڑا ظلم
بُڑے پہ اگر فاش کریں قاعدہ شیر
سینے میں رہے رازِ ملوکانہ تو بہتر
کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر
تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے، اسے پھیر
تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اک ڈھیر!

اُر دِ فرنگی: انگریز لا رہا۔ آنکھ کا سیر نہ ہونا: بہت زیادہ دیکھنے کے باوجود دیکھنے کی خواہش کا بدستور باقی رہنا۔
بُڑے: بکری یا بھیڑ کا بچہ، مراد غلام۔ فاش: ظاہر۔ قاعدہ شیر: شیر کا طور طریق، مراد حکمران کے طور طریقے۔ راز
ملوکانہ: حکومت کرنے کے جھبھ۔ محکوم: غلام، غلام تو مٹی سے زیر کرنا: تلوار سے کسی کو شکست دینا یا محکوم بنانا۔
ملائم: نرم، اکسیر: فائدہ دینا شفا دینے والی۔ ہمالہ: پہاڑ، مراد بہت ہی سخت چیز، پتھر۔

ایک بحری قزاق اور سکندر

سکندر

صلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے میری
کہ تیری رہزنی سے تنگ ہے دریا کی پہنائی!

قزاق

سکندر! حیف، تُو اس کو جواں مردی سمجھتا ہے
گوارا اس طرح کرتے ہیں ہم چشموں کی رسوائی؟
ترا پیشہ ہے سفاکی، مرا پیشہ ہے سفاکی
کہ ہم قزاق ہیں دونوں، تُو میدانی، میں دریائی!

بحری قزاق: سمندری ڈاکو، سمندری لٹیرا، سکندر: سکندر اعظم، صلہ: بدلہ، انعام، رہزنی: کوٹنے کا عمل، پہنائی: وسعت، پھیلاؤ، حیف: افسوس، جواں مردی: دلیری، گوارا کرنا: برداشت یا پسند کرنا، ہم چشم: مراد ایک جیسا کام کرنے والے، سفاکی: ظلم، مہم: میدانی، مراد جنگی یعنی زمین پر (انسانوں پر ظلم کرنے والا)، دریائی: سمندر میں (کوٹ مار کرنے والا)۔

جمعیتِ اقوام

بیچاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
ڈر ہے خبر بد نہ مرے منہ سے نکل جائے
تقدیر تو مہرم نظر آتی ہے ولیکن
پیرانِ کلیسا کی دعا یہ ہے کہ ٹل جائے
ممکن ہے کہ یہ داشتہ پیرکِ افرنگ
ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے!

جمعیتِ اقوام زیگ آف نیشنز ۱۹۱۳ء کی جنگِ عظیم کے بعد یورپی قوموں نے دنیا بھر میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر یہ تنظیم قائم کی تھی۔ دم توڑنا: مرنا، مرنے کے قریب ہونا، خبر بد، بری خبر، مہرم: قضا، جو آ کے رہے مضبوط ٹل جانا: مصیبت کا دور ہونا، داشتہ: علاج کے بغیر رکھی ہوئی عورت، پیرکِ افرنگ: گھڑیاؤں کا یورپ۔ سنبھل جانا: بچ جانا۔

شام و فلسطین

رِندانِ فرانسیس کا میخانہ سلامت
پُر ہے مے لگرنگ سے ہر شیشہ حلب کا
ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہلِ عرب کا
مقصد ہے ملوکیتِ انگلیس کا کچھ اور
قصہ نہیں نارنج کا یا شہد و رُطب کا

شام و فلسطین: یہ اشارہ ہے انگریزوں کی اس سیاست کی طرف جس کے مطابق انھوں نے فلسطین پر یہودیوں کا حق جتلیا تھا۔ رِندانِ فرانسیس: فرانسیسی شہزادی۔ حکومتِ فرانس نے انگریزوں کے ساتھ مل کر شام پر قبضہ کر لیا تھا اور شراب نوشی اور مغربی تہذیب کی دوسری باتوں کو رواج دیا تھا۔ میخانہ سلامت: شراب خانہ برقرار رہے (طریہ)۔ مے لگرنگ: سرخ رنگ کی شراب۔ حلب: ملکِ شام کا ایک شہر۔ خاکِ فلسطین: فلسطین کی سر زمین / ملک۔ ہسپانیہ: چین، اس ملک پر عربوں نے سات سو برس حکومت کی تھی، بعد میں فرانس نے انگریزوں کے ساتھ مل کر اس پر قبضہ جمایا۔ ملوکیتِ انگلیس: انگریزی شہنشاہیت / حکومتِ نارنج: نارنجی، سنگترے کی ایک قسم۔ رُطب: کھجور

سیاسی پیشوا

اُمید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
یہ خاک باز ہیں، رکھتے ہیں خاک سے پیوند
ہمیشہ مُور و گس پر نگاہ ہے ان کی
جہاں میں ہے صفتِ عنکبوت ان کی کمند
خوشا وہ قافلہ، جس کے امیر کی ہے متاع
تخیلِ ملکوتی و جذبہ ہائے بلند!

خاک باز: مٹی سے کھیلنے والا، مادہ پرست، روحانیت سے دور رہنے والا۔ پیوند: تعلق۔ مُور و گس: بھینس۔ عنکبوت: بکری۔ کمند: رسی کا پھندا۔ خوشا: مبارک ہے بہت اچھا ہے متاع: پونجی، سرمایہ۔ تخیلِ ملکوتی: فرشتوں کی سی سوچ اور فکر۔

نفیاتِ غلامی

سخت باریک ہیں امراضِ اُمم کے اسباب
کھول کر کہیے تو کرتا ہے بیاں کوتاہی

دینِ شیریں میں غلاموں کے امام اور شیوخ
دیکھتے ہیں فقط اک فلسفہ رُوباہی

ہو اگر قوتِ فرعون کی در پردہ مُرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیمِ الٰہی!

نفیات: مخفی حالت، ذہنیت، اسباب: جمع سبب، وجہ کھول کر کہنا: حاف صاف بات کہنا۔ دینِ شیریں: مراد لکیری اور بے غوفی کے اندازِ شیوخ: جمع شیخ، مذہبی رہنما۔ فلسفہ رُوباہی: لومڑی کا فلسفہ، مراد بزدلی، چالاکی اور مکاری کے طور طریقے۔ قوتِ فرعون: مراد ظالم اور جاہل حکمران کی طاقت۔ در پردہ: پردے میں، چھپے ہوئے انداز میں۔ کلیمِ الٰہی: مراد حضرت موسیٰؑ کی سی معجزے والی قوت (فرعون کے حوالے سے یہ ترکیب استعمال کی)۔

غلاموں کی نماز

(شُرکی وفدِ ہلالِ احمر لاہور میں)

کہا مجاہدِ شُرکی نے مجھ سے بعدِ نماز
طویل سجدہ ہیں کیوں اس قدر تمہارے امام
وہ سادہ مردِ مجاہد، وہ مومنِ آزاد
خبر نہ تھی اُسے کیا چیز ہے نمازِ غلام
ہزار کام ہیں مردانِ خُر کو دُنیا میں
انھی کے ذوقِ عمل سے ہیں اُمّتوں کے نظام
بدنِ غلام کا سوزِ عمل سے ہے محروم
کہ ہے مُرور غلاموں کے روز و شب پہ حرام
طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجب ہے
ورائے سجدہ غریبوں کو اور کیا ہے کام
خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملت کی زندگی کا پیام!

ہلالِ احمر: سرخ چاند۔ وہ مسلم تنظیم جو حادثے وغیرہ میں رُخی ہونے والوں کی دیکھ بھال اور علاج سنبھالنے کی ہے۔ مجاہدِ شُرکی: مراد آزاد لک شُرکی کا مسلمان / مومن۔ مردانِ خُر: آزاد لوگ، آزاد قومیں، ذوقِ عمل: جدوجہد سے بچہ دلچسپی، نظام: انتظام، ہندوستان، حکومت کرنے کے طریقے، سوزِ عمل: عمل یا جدوجہد کی تپش / گرمی، مُرور: گزر دہا، گزرنے کی حالت، ورائے سجدہ: سجدے کے علاوہ۔

فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
تری دوا نہ جینوا میں ہے، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجہ یہود میں ہے
سنا ہے میں نے، غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذتِ نمود میں ہے!

وجود: ذات، ہستی، جسم۔ جینوا: وہ مقام جہاں لیگ آف نیشنز قائم ہوئی، مراد یورپی قومیں۔ رگِ جاں: وہ رگ
جس میں جان ہوتی ہے۔ شرِ رگ، مراد جان۔ پنجہ: یہود۔ یہودیوں کا پنجہ، مراد یہودیوں کا غلبہ خودی کی
پرورش: اپنی ننگی قوتوں اور صلاحیتوں کو ترقی دینا۔ لذتِ نمود: ظاہر ہونے کی لذت۔

مشرق و مغرب

یہاں مَرَض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مَرَض کا سبب ہے نظامِ جمہوری
نہ مشرق اس سے بُری ہے، نہ مغرب اس سے بُری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رنجوری

نفسیاتِ حاکمی

(اصلاحات)

یہ مہر ہے بے مہری صیاد کا پردہ
آئی نہ مرے کام مری تازہ صفیری
رکھنے لگا مَر جھائے ہوئے پھولِ قفس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری!

مغرب: مرا یورپ، تقلید: پیروی، کسی کے پیچھے چلنا، نظامِ جمہوری: عوام کی حکومت کا بندوبست / طریقہ۔
بُری: آزاد، بچا ہوا، قلب و نظر کی رنجوری: دل و نظر یعنی جذبوں اور بصیرت کی بیماری / خرابی۔
نفسیات: ذہنی کیفیت، ذہنیت، حاکمی: حکومت، حکمرانی کرنے کا انداز، اصلاحات: جمع اصلاح، بہتری اور
ترقی کے لیے اقدام کرنے کا عمل، مہر: محبت، مہربانی کا سلوک، صیاد: شکاری، پردہ: مراد دھوکا، چال، تازہ
صفیری: آواز و نغمہ کی شروعات کی حالت، مراد احتجاج کا انداز۔

محراب گل افغان

کے

افکار

allurdubooks.blogspot.com

محراب گل افغان کے افکار

(۱)

میرے گھستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے آب و جد کی خاک
روزِ ازل سے ہے تُو منزلِ شاہین و چرخ
لالہ و گل سے تھی، نغمہٴ بلبل سے پاک
تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاکِ تری عنبریں، آبِ ترا تابِ ناک
باز نہ ہوگا کبھی بندہٴ کبک و حمام
حفظِ بدن کے لیے رُوح کو کردوں ہلاک!
اے مرے فقرِ غیور! فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرِ ہن چاک چاک!

محراب گل: ایک فرضی کردار جس کا کوئی وجود نہیں۔ گھستاں: جہاں کئی پہاڑ ہوں، پہاڑی علاقہ۔ آب و جد: باپ دادا۔ روزِ ازل: مراد شروع سے۔ چرخ: باز اور شکرے کی قسم کا ایک شکاری پرندہ۔ تھی: خالی خم و پیچ: اُلٹے سیدھے، مراد پہاڑی راستے جو بھونٹتے ہیں۔ بہشتِ بریں: لوہے کی یعنی آسمانی بہشت، مراد فردوسِ عنبریں: چمکتا ہوا، مراد حُفاف۔ باز: مشہور پرندہ۔ بندہٴ غلام کبک: بچہ کی قسم کا ایک پرندہ، چکور، حمام: کبوتر۔ حفظِ بدن: بدن کی حفاظت۔ فقرِ غیور: غیرت مند فقرہ خلعت: اعلیٰ قسم کا لباس۔ پیرِ ہن چاک چاک: جگہ جگہ سے پھٹا ہوا لباس۔

(۲)

حقیقتِ اِزلی ہے رِقابتِ اقوام
نگاہِ پیرِ فلک میں نہ میں عزیز، نہ تُو
خودی میں دُوب، زمانے سے نا اُمید نہ ہو
کہ اس کا زخم ہے درپردہ اہتمامِ رُفُو
رہے گا تُو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اُتر گیا جو ترے دل میں ’لا شَرِیکَ لَهُ‘

allurdubooks.blogspot.com

حقیقتِ اِزلی: مراد شروع سے چلی آنے والی سچائی۔ رِقابتِ اقوام: قوموں کی آپس کی ضد اور دشمنی۔ پیرِ فلک: آسمان کا بوڑھا، مراد آسمان عزیز: پیارا پسند۔ درپردہ: پیٹھ پیچھے، غائبانہ۔ اہتمام: بندوبست، انتظام۔ رُفُو: سینا، پیوند لگا۔ یگانہ: مراد بے مثل۔ یکتا: بے مثل۔ دل میں اُترنا: دل پر چڑھنا اور اتر کرنا۔ ”لا شَرِیکَ لَهُ“: اُس کا کوئی شَرِیک نہیں یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔ مراد خدا کی توحید۔

(۳)

تری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تُو بدل جائے
تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے
وہی شراب، وہی ہائے و ہو رہے باقی
طریقِ ساقی و رَم کدُو بدل جائے
تری دُعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
مری دُعا ہے تری آرزو بدل جائے!

قضا: خدا کا حکم۔ چار سُو: چار طرف، مراد ماحول۔ ہائے و ہو: شور ہنگامہ، اِس دنیا کی ”نوح“۔ ساقی: شراب
پلانے والا۔ کدُو: بڑا پیالہ جو کدو کے پھل کو شکھا کر بناتے ہیں اور صوفیا وغیرہ اسے پیالے کی جگہ استعمال کرتے
ہیں۔ یہاں مراد شراب کا پیالہ۔

(۴)

کیا چرخ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ
سب راہرو ہیں واماندہ راہ
کڑکا سکندر بجلی کی مانند
تجھ کو خبر ہے اے مرگِ ناگاہ
نادر نے کوئی دلی کی دولت
اک ضربِ شمشیر، افسانہ کوتاہ
افغان باقی، گہسار باقی
اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ! اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ!

حاجت سے مجبور مردانِ آزاد
کرتی ہے حاجت شیروں کو روباہ
محرم خودی سے جس دم ہوا فقر
تو بھی شہنشاہ، میں بھی شہنشاہ!
قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سلطان کی درگاہ

چرخ کج رو: نیز چاہئے والا آسمان، مراد فانی خواہش کے مطابق نہ چلنے والا آسمان، مہر: سورج، ماہ: چاند۔
 راہرو: راستہ چلنے والا، مسافر و اماندہ راہ: راستے میں پیچھے رہ جانے والا کڑکا: گر جا، یعنی غرور کے ساتھ اونچا
 بولا۔ سکندر: مراد سکندر اعظم جسے سکندر مقدونی بھی کہتے ہیں۔ مرگسا گا: اچانک موت۔ ماور: مراد بادشاہ
 جس نے ۱۳۳۹ھ میں دہلی کو لوٹا اور کئی دن تک قتل عام جاری رکھا۔ اس کے تکبر اور سختی کی بنا پر دہلیریوں نے
 اسے ۱۰ اپریل ۱۷۷۱ء کو قتل کر دیا۔ ضرب شمشیر: تلوار کا وار۔ افسانہ کوٹا: مراد بات ختم ہوئی۔ گھسار: پہاڑ
 باقی: پیچھے رہ جانے والا۔ ”الحکم للہ“: حکم صرف اللہ ہی کے لیے ہے یعنی وہی حاکم مطلق ہے۔ روباہ: لومڑی
 محرم: واقف۔ شہنشاہ: شاہان شاہ: یعنی بڑا بادشاہ، عظیم حکمران۔ مردور ویش: اللہ کا فقیر، مرد خدا مست۔ درگا:
 دربار چوکھٹ۔



(۵)

یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے روارو
اس عیشِ فراواں میں ہے ہر لحظہ غمِ نو
وہ علم نہیں، زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جو
ناداں! ادب و فلسفہ کچھ چیز نہیں ہے
اسبابِ ہنر کے لیے لازم ہے تگ و دو
فطرت کے نوا میں پہ غالب ہے ہنرمند
شام اس کی ہے مانندِ سحر صاحبِ پرتو
وہ صاحبِ فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضو!

غوغائے روارو: بھاگ دوڑیا دوڑگانے کا شور و غل جو اکثر تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے۔ عیشِ فراواں: بہت زیادہ عیش، یخچاد آرام کی زندگی۔ ہر لحظہ: ہر گھڑی۔ غمِ نو: نیا غم۔ احرار: خیر کی جمع، آزاد لوگ۔ دو کفِ جو: دو ٹھنڈی جی، مراد معمولی روزی اسبابِ ہنر: فن کے وسیلے / ذریعے۔ تگ و دو: بھاگ دوڑ۔ نوا میں: جمع ماسوس، ٹھپے ہوئے راز، جھید، صاحبِ پرتو: مراد روشنی والی۔ صاحبِ فن: فنکار، مثلاً مصوٰف شاعر وغیرہ۔ بدنِ مہر: سورج کا جسم، مراد سورج۔ ضو: روشنی۔

(۶)

جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ
اُس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
ہے جس کے تصور میں فقط بزمِ شبانہ
لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازہ تجدید
مشرق میں ہے تقلیدِ فرنگی کا بہانہ

عالمِ ایجاد: ایسی دنیا جہاں نئی نئی چیزیں / آرٹ وغیرہ پیدا کی جائیں۔ صاحبِ ایجاد: نئی چیز تخلیق / پیدا کرنے والا۔ طواف: کسی چیز کے گرد چکر کاٹنا۔ کارہ: بیکار۔ جو کسی کام نہ آئے۔ یگانہ: بے مثال، قیمتی۔ تجدید: کوئی کام نئے سرے سے شروع کرنا۔ تصور: کسی چیز کو خیال میں مجسم کرنا۔ بزمِ شبانہ: رات کی محفل، مراد اسلام کا شاندار ماضی۔ آوازہ: بلند آواز اور شہرت۔

(۷)

رُومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندوستان
تُو بھی اے فرزندِ گہستاں! اپنی خودی پہچان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

موسم اچھا، پانی وافر، مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا، وہ کیسا دہقان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

اُونچی جس کی لہر نہیں ہے، وہ کیسا دریاے
جس کی ہوائیں توند نہیں ہیں، وہ کیسا طوفان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

ڈھونڈ کے اپنی خاک میں جس نے پایا اپنا آپ
اُس بندے کی دہقانی پر سلطانی قربان

اپنی خودی پہچان

او غافل افغان!

تیری بے علمی نے رکھ لی بے علموں کی لاج
عالم فاضل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان
اپنی خودی پہچان
او غافل افغان!



رومی: یعنی اٹلی کے رہنے والے شامی: اہل شام، فرزندِ گھستاں: مراد پہاڑ کے رہنے والے، زرخیز: سونا
دینے والی، مراد بہت فصل دینے والی، نہ سینچا: کھیت کو پانی نہ دیا، دہقانی: کھیت ہونے اور کاٹنے وغیرہ کا کام
سلطانی: غلبہ، بادشاہت، بے علمی: علم / تعلیم نہ ہونا، لاج: شرم، عزت، عالم فاضل: بہت پڑھے لکھے لوگ۔

(۸)

زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پر
شہرک کہتی ہے تجھ کو کور چشم و بے ہنر
لیکن اے شہباز! یہ مرغانِ صحرا کے اچھوت
ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خم سے بے خبر
ان کو کیا معلوم اُس طائر کے احوال و مقام
روح ہے جس کی دم پرواز سرتا پانظر!

allurdubooks.blogspot.com

زاغ: کوا، بے ہنر: جسے کوئی فن / کام نہ آتا ہو، ناثر: مرغانِ صحرا: بیابان / ریگستان کے پرندے
اچھوت: بلیڈ، جسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا، احوال و مقام: مرتبے، تصوف کی اصطلاح میں عشق کی مختلف کیفیات
دم پرواز: اڑنے وقت، سرتا پانظر: مکمل نگاہ، مراد جس کی اپنے ماحول پر گہری نظر ہو۔

عشقِ طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہوس
 پر شہباز سے ممکن نہیں پروازِ مگس
 یوں بھی دستورِ نکلتاں کو بدل سکتے ہیں
 کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفس
 سفرِ آمادہ نہیں منتظرِ بانگِ رحیل
 ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جرس!
 گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
 مُردہ ہے، مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس
 پرورشِ دل کی اگر مدِ نظر ہے تجھ کو
 مردِ مومن کی نگاہِ غلط انداز ہے بس!

فرومایہ: گھنیا، پروازِ مگس: بکھی کی اڑن، عنادل: جمع عنذیب، بلبلیں: سفرِ آمادہ: سفر پر چلنے کو تیار، بانگِ رحیل: قافلے کے کوچ کے وقت گھنٹی کی آواز، قافلۂ موج: لہر کا قافلہ، لہریں: جرس: گھنٹی، مکتب: مدرسہ، مراد مغربی طریقہ تعلیم کے ادارے، مُردہ: مراد بے حس، نفس: سانس، دل کی پرورش: مراد دل میں جذبے اور ولولے پیدا کرنا، مدِ نظر: نظر کے سامنے، نگاہِ غلط انداز: سرسری نظر۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
 شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری
 اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
 اگر ہو صلح تو رعنا غزالِ تاتاری
 عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہمہ سوز
 کہ نیتاں کے لیے بس ہے ایک چنگاری
 خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سلطانی
 کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کزاری
 نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو
 یہ بے کلاہ ہے سرمایہ کلمہ داری

آنکھ کا تارا: بہت پیارا شباب: جوانی۔ بے داغ: بڑائیوں سے پاک۔ ضرب: ہواں حملہ کاری: سخت، جس کا پورا پورا اثر ہو۔ شیرانِ غاب: جنگل یا کھجھار کے شیر۔ رعنا: جوان، خوبصورت۔ غزالِ تاتاری: تاتار کے بہرن، تاتار بہرنوں کے لیے مشہور ہے۔ ہمہ سوز: سب کو جلا دینے والا، مراد سب کے دلوں میں عشق کی آگ لگانے والا۔ نیتاں: بالوں کا جنگل۔ بس: کافی ہے۔ شکوہِ سلطانی: بادشاہت کی عظمت، شاعی دبدب۔ حیدری و کزاری: مراد حضرت علیؑ کی قوت اور دبدب۔ بے کلاہی: سر پر ٹوپی نہ ہونا، مراد ظاہری شان و شوکت نہ ہونا۔ بے کلاہ: ٹوپی کے بغیر، ظاہری شان و شوکت کے بغیر۔ کلمہ داری: ٹوپی رکھنا، مراد راج رکھنا یعنی شان، عظمت

جس کے پرتو سے منور رہی تیری شبِ دوش
 پھر بھی ہو سکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش
 مرد بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ
 بندۂ خُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش
 نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جوان
 جو ہوا مالۂ مُرغانِ سحر سے مدہوش
 مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
 اور عتیار ہیں یورپ کے شکر پارہ فروش!

پرتو: روشنی، سایہ منور: روشن۔ شبِ دوش: گزری ہوئی کل رات، مراد اسلام کا تاریک ماضی۔ چراغِ خاموش: بجھا ہوا دیا، مراد جذبہٴ جہاد کا سویا ہوا۔ مرد بے حوصلہ: ہمت سے ماری آدمی۔ بندۂ خُر: آزاد انسان، مراد مردِ مومن۔ نشتر: زخم چیرنے کا آلہ۔ نوش: شہید۔ ہنگامۂ پیکار: مراد یجدد و جہدِ مالہ: مراد چھپانا۔ مُرغانِ سحر: صبح کے پرندے۔ مدہوش: مست، بیہوش۔ طفلانہ: بچوں کی سی۔ عتیار: چالاک، مکار۔ شکر پارہ فروش: شکر پارہ (ایک مٹھلی) بیچنے والا، مراد بچوں کو مٹھلی دے کر بہلانے، مٹھلانے والے۔

لا دینی و لاطینی، کس بیچ میں اُلجھا تو
 وارو ہے ضعیفوں کا 'لَا غَالِبَ إِلَّا هُوَ'

صیادِ معانی کو یورپ سے ہے نو میدی
 دِلش ہے فضا، لیکن بے نافہ تمام آہو

بے اشکِ سحر گاہی تقویمِ خودی مشکل
 یہ لالہ پیکانی خوشتر ہے کنارِ جو

صیاد ہے کافر کا، خنجر ہے مومن کا
 یہ دیرِ گھن یعنی بُتخانہ رنگ و بو

اے شیخ، امیروں کو مسجد سے نکلوا دے
 ہے ان کی نمازوں سے محرابِ ترش ابرو

لا دینی و لاطینی: اشارہ ہے مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان کی طرف جس میں اس نے عوام کو بے دینی کی تہذیب اختیار کرنے اور رسمِ الخدا میں لاطینی (LATIN) حروف استعمال کرنے کی بدولت کی تھی۔ بیچ: چکر، لالہ: غالب، لَا هُوَ: یعنی اللہ کے سوا کوئی غالب یا حاکم نہیں، وہی حاکم مطلق ہے۔ صیادِ معانی: حقیقتوں کا شکاری، مراد حق تلاش کرنے والا۔ نو میدی: باپوی۔ بے نافہ: جس میں نافہ نہ ہو۔ نافہ نمک کی وہ تھیلی جو بہن کی ناف سے نکلتی ہے۔ آہو: بہن۔ اشکِ سحر گاہی: صبح کے وقت اللہ کے حضور عاجزی کرنے اور گرا گزرنے کی حالت۔ تقویمِ خودی: خودی کو قائم کرنا، مراد خودی کی تربیت کرنا۔ لالہ: پیکانی، مراد لالہ کا وہ پھول جو ابھی کھلا نہ ہو۔ خوشتر: بہت اچھا۔ کنارِ جو: ندی کے کنارے۔ خنجر: شکار۔ دیرِ گھن: ہرانا مند، مراد دنیا۔ بتخانہ رنگ و بو: مراد کائنات جس میں کئی رنگ کی مخلوق وغیرہ ہے۔ شیخ: مسلم مذہبی رہنما۔ ترش ابرو: غصے کی حالت۔

مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دگرگوں
 معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا
 ہر سینے میں اک صُبحِ قیامت ہے نمودار
 افکارِ جوانوں کے ہوئے زیر و زبر کیا
 کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلانی
 اے چہرِ حرمِ تیری مناجاتِ سحر کیا
 ممکن نہیں تخلیقِ خودی خاتہوں سے
 اس شعلہٴ نم خوردہ سے ٹوٹے گا شرر کیا!

زیر و زبر: نیچے اوپر، مراد اُلٹ پلٹ۔ بے معرکہ: ہنگامے یعنی جدوجہد کے بغیر۔ پیرِ حرم: مراد مولا، مذہبی رہنما۔
 مناجاتِ سحر: صبح کے وقت اللہ کے حضور دعا و عبادت۔ تخلیقِ خودی: خودی پیدا کرنے کی حالت۔ شعلہٴ نم
 خوردہ: ایسا شعلہ جس میں کچھ گیلا پن آگیا ہو۔ شرر ٹوٹنا: چنگاری نکلنا۔

بے جُرأتِ رندانہ ہر عشق ہے رُوباہی
 بازو ہے قوی جس کا، وہ عشق یدِ الٰہی
 جو سختی منزل کو سامانِ سفر سمجھے
 اے وائے تن آسانی! ناپید ہے وہ راہی
 وحشت نہ سمجھ اس کو اے مُردکِ میدانی!
 گھسار کی خلوت ہے تعلیمِ خود آگاہی
 دُنیا ہے روایاتی، عُقبیٰ ہے مُناجاتی
 در باز دو عالم را، این است شہنشاہی!

☆

جُرأتِ رندانہ: مراد عاشق یا آزاد کی سی دلیری، روباہی: مکاری، چالاکی، یدِ الٰہی: اللہ کے ہاتھ والا، مراد
 عبادتی قوت والا، اے وائے: افسوس ہے، راہی: مسافر، وحشت: مراد گھبراہٹ یا پاگل پن، مُردکِ میدانی:
 میدانی علاقے کا رہنے والا آدمی، گھسار: پہاڑ، خود آگاہی: اپنی خودی سے پوری طرح باخبر ہونا، روایاتی: رسم /
 گھیسے پٹے رواج پر چلنے والی، عُقبیٰ: آخرت، مُناجاتی: صرف اللہ کی طرف رجوع اور اس کی عبادت کرنے والا۔

☆ تو دونوں دنیاؤں سے ہاتھ اٹھالے یعنی ان سے بے نیاز ہو جا کر حقیقی بادشاہت / عظمت یہی ہے۔

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
 مشکل نہیں اے سالکِ رہ! علمِ فقیری
 فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
 پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری
 خوددار نہ ہو فقر تو ہے قہرِ الہی
 ہو صاحبِ غیرت تو ہے تمہیدِ امیری
 افرنگ زخود بے خبرت کرد و گرنہ
 اے بندۂ مومن! تو بشیری، تو نذیری!

☆

آدم: انسان سالکِ رہ: راستے پر چلنے والا، صوفی، علمِ فقیری: درویشی یعنی مادی دنیا سے بے نیازی اور عشقِ حقیقی کا علم، فولاد: سخت قسم کا لوہا، حریری: ریشم کی طرح نرم، خوددار: غیرت والا، فقر: درویشی، مادی دنیا سے بے نیازی، تمہید: مراد آغاز۔

☆ یورپ نے تجھے تیری ذات یعنی خودی سے بے خبر کر دیا ورنہ (حقیقت یہ ہے کہ) اے مردِ مومن تو ہی ایسا انسان ہے جو (جنت کی) خوشخبری دے کر عذابی عذاب سے ڈرانے والا ہے۔

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جدائی
ہو صاحبِ مرکز تو خودی کیا ہے، خدائی!

جو فقر ہوا تلخیِ دوراں کا گلہ مند
اُس فقر میں باقی ہے ابھی بوئے گدائی

اس دور میں بھی مردِ خدا کو ہے میسر
جو معجزہ پر بت کو بنا سکتا ہے رائی

درِ معرکہ بے سوز تو ذوقِ نتواں یافت
اے بندہٴ مومن ٹوٹ جائی، ٹوٹ جائی

خورشید! سراپردہٴ مشرق سے نکل کر
پہنا مرے گہسار کو ملبوسِ حنائی

☆

صاحبِ مرکز: مرکز والی تلخیِ دوراں: زمانے کی تلخی/ سختی۔ گلہ مند: شکایت کرنے والا۔ بوئے گدائی: بھیک مانگنے کی بو، بھک منگوں کا سانس از میسر: ہاتھ آنا، حاصل ہونا۔ پر بت: پہاڑ رانی: سرسوں کی قسم کا ایک چھوٹا سا دانہ خورشید: سورج، مراد مردِ مومن۔ سراپردہٴ مشرق: مشرق کا شاعی خیم، مراد مشرقِ ملبوسِ حنائی: سرخ لباس، مراد جذبہٴ یوں کی روشنی پھیلا دے۔

☆ جہادِ جدوجہد کے معرکہ میں تیرے جذبہٴ کی حرارت و گرمی کے بغیر (دوسروں میں) کوئی بھی شوق و جذبہٴ نہیں پایا جاسکتا۔ اے مردِ مومن تو کہاں ہے؟ تو کہاں ہے؟ یعنی اللہ کرے کوئی مومن پیدا ہو جائے۔

آگ اس کی پھونک دیتی ہے بُرنا و پیر کو
 لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقین
 ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
 وہ مرد جس کا فقر خُزف کو کرے نگیں
 تُو اپنی سرِ نوشت اب اپنے قلم سے لکھ
 خالی رکھی ہے خامہٴ حق نے تری جبین
 یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں
 ہمت ہو پُر گشا تو حقیقت میں کچھ نہیں
 بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں
 زیرِ پُر آ گیا تو یہی آسماں، زمیں!

پھونک دیتی ہے: جلا دیتی ہے، برنا: جوان، پیر: بوڑھا، صاحبِ یقین: یقین والا، مراد مرچسمن، مضبوط
 خودی والا، دشت: جنگل، بیاباں خُزف: بھیکری، نگیں: نگ، قیمتی پتھر، سرِ نوشت: تقدیر کا لکھا، تقدیر: خامہٴ
 حق: مراد خدا تعالیٰ، جبین: ماتھا، نیلگوں: نیلی، فضا: زمین سے آسمان تک کی خالی جگہ، پُر گشا: اُڑنے والی،
 بالائے سر: سر کے اوپر، زیرِ پُر: پروں کے نیچے، مراد بلند اُڑان۔

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سُوری نے
 کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری
 عزیز ہے انھیں نامِ وزیری و محسود
 ابھی یہ خلعتِ افغانیت سے ہیں عاری
 ہزار پارہ ہے گہسار کی مسلمانی
 کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بُتوں کا زُناری
 وہی حرم ہے، وہی اعتبارِ لات و منات
 خُدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

نکتہ: گہری اور باریک بات۔ شیر شاہ سُوری: ہمایوں کو شکست دے کر ہندوستان پر سولھویں صدی عیسوی کے آغاز میں قابض ہوا۔ اس نے اپنے بھائیوں کو چھوٹے چھوٹے قبیلوں میں بٹنے سے بچنے کی تلقین کی تھی، امتیازِ قبائل: ایک قبیلے کی بجائے مختلف قبیلوں میں بٹے ہونے کی حالت، قبیلوں کی تفریق، وزیری و محسود: قبیلوں کے نام، خلعتِ افغانیت: افغان ہونے کی خلعت، مراد مختلف قبیلوں میں بٹے ہونے کی بجائے ایک قوم / ملت ہونا، عاری: خالی، محروم، ہزار پارہ: ہزار ٹکڑے، مراد کئی ٹکڑوں یا قبیلوں میں بٹی ہوئی، مسلمانی: مراد مسلمان قوم، اُمتِ مسلمہ، زُناری: بہت پرست، بہت پوجنے والا، حرم: چار دیواری، مرکز اسلام یعنی کعبہ، اعتبارِ لات و منات: لات و رمنات (عرب کے مشہور قدیم بت) مراد مختلف صورتوں یعنی قبیلہ اور رنگ و نسل کے بتوں کی عزت۔

نگاہ وہ نہیں جو سُرخ و زرد پہچانے
 نگاہ وہ ہے کہ محتاجِ مہر و ماہ نہیں
 فرنگ سے بہت آگے ہے منزلِ مومن
 قدم اٹھا! یہ مقام انتہائے راہ نہیں
 کھلے ہیں سب کے لیے غریبوں کے میخانے
 علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
 اسی سُرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
 ترے بدن میں اگر سوزِ "لا اِلهَ" نہیں
 سنیں گے میری صدا خانزادگانِ کبیر؟
 گلیم پوش ہوں میں صاحبِ کُلاہ نہیں!

سُرخ و زرد پہچاننا: مراد ظاہری چیزوں میں فرق جاننا۔ مہر: سورج۔ ماہ: چاند۔ فرنگ: انگریز، یورپ۔ انتہائے راہ: راستہ ختم ہونے کی جگہ۔ غریبوں کے میخانے: مغرب والوں کے شراب خانے، مراد جدید سائنسی اور مغربی علوم کے ادارے۔ علومِ تازہ: مراد سائنسی علوم، جدید علوم، سرمستیاں: مراد زور و شور یا رونقیں۔ سُرور: مسرتی، نشہ۔ پوشیدہ: چھپی ہوئی۔ سوزِ "لا اِلهَ": لا اِلهَ (خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) کی حرارت و گرمی۔ خانزادگانِ کبیر: مراد قبیلوں کے سرداروں کے بڑے بڑے فرزند یا اثر اولاد۔ گلیم پوش: گذری پہنے ہوئے، درویش، فقیر۔ صاحبِ کُلاہ: ٹوپی والا، مراد بادشاہ یا بہت مہر کبیر۔

یا بندہ صحرائی یا مرد گہستانی
 دنیا میں محاسب ہے تہذیبِ فسوں گر کا
 ہے اس کی فقیری میں سرمایہ سلطانی
 یہ حُسن و لطافت کیوں، وہ قُوت و شوکت کیوں
 بلبل چمنستانی، شہباز بیابانی!
 اے شیخ! بہت اچھی مکتب کی فضا، لیکن
 بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی
 صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
 تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!

بندہ صحرائی: ریگستانی علاقے کا رہنے والا۔ مرد گہستانی: پہاڑی علاقے کا رہنے والا۔ محاسب: پوچھ گچھ کرنے والا، مراد روکنے والا۔ تہذیبِ فسوں گر: جادوگر تہذیب، مراد مغربی تہذیب۔ فقیری: فقیر ہوا، مراد جذبہ عشق سے مرثا ہونے کی حالت۔ سرمایہ سلطانی: بادشاہت کی پونجی / دولت۔ لطافت: نزاکت، پاکیزگی۔ قوت و شوکت: طاقت اور شان۔ چمنستانی: چمن کی رہنے والی، مراد ازک، کمزور۔ بیابانی: بیابان یعنی صحرا / دشت کا رہنے والا، مراد سخت جان، تکلیفوں مصیبتوں سے نکر جانے والا۔ فاروقی: فاروق سے تعلق رکھنے والا ہوا، یعنی حضرت عمر فاروقؓ کی مانند بہترین حکمران، مدبر، منتظم، سیاست دان اور زیر دست فاتح ہونے کی حالت۔ سلمانی: سلمان سے تعلق ہوا، مراد حضرت سلمان فارسیؓ کی مانند اسلام اور حضور اکرمؐ سے بیحد عشق، فیاضی، رحمتی اور علم و معرفت جیسی خصوصیات رکھنا۔ صہبائے مسلمانی: اسلام کی شرب، مراد اسلام کا جوش و جذبہ۔